১৪২

১০০ পৃষ্ঠা ১৫০ টাকা

100 years old book

φ 1819

Cat

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

الحمد للہ والمنت کہ دریں ایام فرخندگی فرجام کتاب نایاب المسمی بہ

کلیات میران شاہ

حصہ اول دوم

از تصانیف عمدۃ العرفا زبدۃ الکملا حضرت سید میران شاہ صاحب جالندھری

در مطبع مجتبائی واقع لاہور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاالہی کھولدے عقدہ میرا / ازبرائے حضرت شاہ ہدا
توسمیع اور بصیر ہے علیم / بس سوا تیرے نہیں ہے دوسرا
ذات ہے مطلق تیری پروردگار / شاد رکھ مجھکو طفیل مصطفی
اے مرے معبود عالم بے نیاز / کر عنایت اب مجھے صبر و رضا
خاتمہ بالخیر ہواے ذوالمنن / تب کروں میں شکر کا سجدہ ادا
ہے تیری درگاہ میں یہ التجا / کر میرے دل کو محبت سے صفا
ازطفیل حضرت احمد نبی / قید ہستی سے مجھے کردے رہا
اے کریم ذات پاک ذوالجلال / داخل جنت ہو میرا پیشوا
اے علیم ذات اللہ الصمد / ہو مرے سر پر تیرا سایہ سدا
آرزو کر اپنی رحمت سے قبول / عشق میں تیرے میری جان ہو فدا

میراں شاہ کو کر عطائے بے خودی
دین و دنیا میں رہے سودا تیرا

اے شہ لولاک نور کبریا / اے شفیق یا محمد مصطفی
یاشفیع المذنبین خیر الوریٰ / اے رفیق بادشاہ انبیا
ساکن ملک عرب عرش نشین / حق نے اپنے نور سے پیدا کیا
ہیں خفی اسرار سب تم پر عیاں / مخبر صادق ہو ختم الانبیا
دین و دنیا کی ہو حاصل آبرو / کر عطا اے شافع روز جزا
روضۂ انور کی ہو زیارت نصیب / ہے یہی خواہش میرے دل کی سدا
فخر انسان مالک جن و ملک / سرور پیغمبران حق نے کیا
پیشواے مرسلان مختار دین / دو جہاں کے ہادی راہ ہدا

میراں شاہ جنکو کہے محبوب حق
اس سے آگے کیا کروں صفت و ثنا

یا پیر غوث اعظم سرتاج اولیا ترا — محبوب ہو الٰہی الفت کرو گدا را

جو آپ کا ہو طالب کیا خوف روز محشر — و مریدی لا تخاف ہے آپ سے اشارا

تم ہو غریب پرور میں ہوں غریب تیرا — دونو جہان میں تم بن کوئی نہیں سہارا

دولی کا وہم دل سے بہر خدا اٹھا دو — دیکھوں جمال تیرا پنہاں و آشکارا

تیر آل مصطفے ہو اولاد مرتضے ہو — دلبند ہو حسن کے زہرا کے جگر پارا

دریائے فکر و غم میں لاچار ہو رہا ہوں..

دکھلاؤ میران شاہ کو دیدار کا نظارہ

ہر زمان فیض عام ہے خواجگان چشت کا — ہو سکے اوصاف کیا امکان نشان چشت کا

روضہ ہند الولی ہے ثانی عرش علا — سجدہ گاہ انس و جان ہے آستان چشت کا

کچھ نہیں نسبت قدم سے کرسی و محفوظ کو — بے نشان ہے فی الحقیقت خود نشان چشت کا

کثرت و وحدت بھی احدیت ہے اک ادنے مقام — ساکنان انتہا ہے لامکان چشت کا

راز پنہانی سے محرم کیوں نہو شایق حضور — سب پہ ہے غالب ستارا خاندان چشت کا

جسکو ہو جائے حضوری وہ ہوا فوراً عظیم — کس طرح رہ جائے خالی عاشقان چشت کا

دیکھے سر سر خفی ملتا ہے اس دربار سے — کیا ہوا سودا عجب یارو دکان چشت کا

نیستی ہستی کا مطلق کچھ نہیں فکر و الم — ماسوائے حق نہیں ذکر و بیان چشت کا

میران شاہ ہو جائے ہی فی الفور ہاں نظر عطا

جو ہوا مشتاق از دل جان جان چشت کا

صحیح عاشق سدا ہوں میں معین الدین چشتی کا — دل و جان سے فدا ہوں میں معین الدین چشتی کا

مریض عشق ہوں مطلق نہیں پرسان کوئی میرا — بامید دوا ہوں میں معین الدین چشتی کا

بہر مظہر بہر صورت عیاں ہے آپ کا جلوہ — جو مشتاق لقا ہوں میں معین الدین چشتی کا

کروں میں کیا ثنا لکھے کرے جو وصف حق انکا — گدا اون کا گدا ہوں میں معین الدین چشتی کا

مجھے کیا خوف ہے یارو لگا ہوں آپکے دامن — بری روز جزا ہوں میں معین الدین چشتی کا

مجھے جنت ہمہ فردوس رضوان آب کوثر ہیں — تجلی دیکھتا ہوں میں معین الدین چشتی کا

رہے ورد زبان نام معظم میران شاہ اپنے

جو مرشد سے پڑھا ہوں میں معین الدین چشتی کا

ساقیا مئے آتشی ہے وہم ہستی کا جلا — ایک قطرہ سے مجھکو مست اور بیخود بنا

نہ خبر اپنی نہ عالم کی رہی جز ذات حق — وصل ہے اور ہجر صنم کا نہ رہے مطلق پتا

عشق ہو سب جسم و جان اور عشق ہو باطن عیان
نیستی ہستی کا جانوں فکر کیا اور خوف کیا

کچھ رہی ہیں تو نہ باقی ماسوائے ذات ہو
جز جمال جان جانان میں کہوں میں کیا ہوا

ایک دیکھوں ایک بولوں ایک جانوں ایک ہوں
کفر اور اسلام سے فارغ تو کر دیکھوں بھلا

کر عطا نظر عطا سے صبر و تسلیم و رضا
بے خطر ہوں موت سے اور زندگی سے بی جزا

میران شاہ کر خاکساری کوچہ صابر علی
واصلان حق ہے وہاں طیور خود دربار کا

اے حبیب ذات اکرم یا محمد مصطفے
اے شہنشاہ دو عالم رہنمائے ہر گدا

محرم راز الٰہی پیشوائے مرسلان
شافع روز جزا ہو مظہر نور خدا

ہیں تمہارے نور سے روشن ہوئے شمس و قمر
بخشیئے دل کو ضیا اے مرشد صدق و صفا

جز تمہارے زیر دامن بس نہیں مجکو پناہ
ہو جمال روئے اطہر یا نبی بہر خدا

عاجزوں کی مونس و غمخوار ہو ہر آن میں..
کیجئے مجکو بری عصیان سے با نظر عطا

صاحب لولاک ہو فخر ملائک انس و جان
اے قسیم جام وحدت مالک جود و سخا

گر ملے ایک قطرۂ دریائے وحدت سے مجھے
صاف محویت میں ہو مجھکو تصور آپ کا

آستان ہیں آپکے روح الامین دربان ہے
سجدہ گاہ ہر نبی و ہر ولی و اولیا

اول و آخر وصی اور ظاہر و باطن وصی
خوب سمجھا ہے تمہاری ذات ہی ذات خدا

میران شاہ مسکین عاجز پر خطا اور پر گناہ
ہو زیارت یا محمد یا طفیل مرتضے

سدا دل میں تصور ہے علاؤالدین صابر کا
وظائف نام بہتر ہے علاؤالدین صابر کا

کمال حسن نورانی جمال جلوہ رحمانی
مثال ماہ انور ہے علاؤالدین صابر کا

شفیق اول و آخر رفیق باطن و ظاہر
سہارا روز محشر ہے علاؤالدین صابر کا

کوئی پوچھے کہاں کعبہ تو اسکو پھر بتاؤ میں
شہر پیران کلیر ہے علاؤالدین صابر کا..

جسے خواہش ہو قرب وصل حق ذات معلی کی
چلا جائے کھلا در ہے علاؤالدین صابر کا

مریض ناتوان ہوں مونس و ہمدم نہیں کوئی
دو عالم میں وہی گھر ہے علاؤالدین صابر کا

سگ دربار عاجز بیکس و رنجور **میران شاہ**
سدا ساکن جلن در ہے علاؤالدین صابر کا

خیال خام ہے اے دل تجھے میری جوانی کا
بنجبر دیدار جانان کے مزا کیا زندگانی کا

نہ خواہش حور و جنت کی نہ کچھ خوف دوزخ کا
بھروسا چاہیے ہردم خدا کی مہربانی کا

گذر تو اپنی ہستی سے بری ہو وہم دوری سے
کہا ہے لامکان جسکو مکان ہے لامکانی کا

وہی احد وہی احمد وہی مولے وہی حامد
بتاؤ مجھکو اے یارو جہا نہیں اسکی ثانی کا

سمجھایا جسکو مرشد نے ہے الآن کما کان
اٹھایا بھرم دوئی کا وہم باطل ہے فانی کا

نہو نازان محبت میں بجز عجز و نیاز اے دل
محمدؐ کے نواسہ کو ملا قطرہ نہ پانی کا

رضائے جان جانان پر تو کر تسلیم **میراں شاہ**
ازل سے تا ابد چرچا رہے شیرین زبانی کا

وقت رحلت کی کسی کو جو خدا یاد آیا
عمر غفلت میں گئی آیا تو کیا یاد آیا

وصل میں ناز جو معشوق کسی نے دیکھا
ہائے فرقت میں اوسے نظر عطا یاد آیا

روز محشر کو عدالت میں جو نکلی توبہ
ہائے کس وقت کیا اپنا خطا یاد آیا

عیش و عشرت میں عمر اپنی بسر ضایع کی
شکر للہ کسی دم نہ ذرا یاد آیا

ہوئے خاموش لحد میں جو ملائک پہنچے
کہا مردے نے مجھے راہ نما یاد آیا

کیوں نہو عقدہ کشائی جو تیری **میراں شاہ**
جب تیرے دل میں علی شیر خدا یاد آیا

عشق میں یار کے ہمنے نہیں کیا کیا دیکھا
حسن دلدار کو دیدار خدا کا دیکھا

وہم دوری کا اٹھا راز حقیقت سمجھا
صاف الطاف و کرم راہنما کا دیکھا

جب کھلی آنکھ کھلی دل کی تو ہیں تو نہ رہا
ہمنے اس دل کو میان خانہ خدا کا دیکھا

جام مے صاف سے بیخود کیا ساقی نے مجھے
یہ طلسمات عجب نظر عطا کا دیکھا

شب معراج ہے دلبر کے قدم کا سایہ
ہمنے سایہ کو میان عرش علا کا دیکھا

خوش نصیب اپنا ہوا دامن چشتی حاصل
واہ کیا سلسلہ تسلیم و رضا کا رکھا

اپنے ہونے سے فنا پہلے ہوا **میراں شاہ**
خود فنا ہو کے مزا ذات بقا کا دیکھا

ساقی پلادے جام وصال شراب کا
مطلق رہے نہ نام و نشان تک حجاب کا

میخانہ ایک جام سے ہوتا نہیں ہے کم
دیگا صلہ خدا تجھے کار ثواب کا

عاشق ازل سے یار کے حسن ازل کا ہوا
محتاج ہو رہا ہوں سوال و جواب کا

غالب ہے تشنگی مجھے فرقت میں یار کی
ہے گرد گان دل میرا جلکر کباب کا

پایا نہیں کسی نے ہی مطلب سحاب کا
دریا رواں ہے بس میری چشم پر آب کا

لے لو خبر خدا کے لئے خواجگان چشت
معلوم تمکو حال ہے خانہ خراب کا

چل اب معین الدین سے کہدی تو میران شاہ
دربار ہے سخی شہِ عالی جناب کا..

اے صنم تو نے ستایا کیا ہوئی میری خطا
کس لئے مکھڑا چھپایا کیا ہوئی میری خطا

عشق کی آتش نے پھونکا ہے میرا تن من بھی
اپ بھی دل سے بھلایا کیا ہوئی میری خطا

رب ارنی کا وظیفہ ہو رہا ہے دمبدم
نا کبھی جلوہ دکھایا کیا ہوئی میری خطا

کردیا مجنون و شیدا ہائے آوارہ وطن
دربدر تو نے رلایا کیا ہوئی میری خطا

اے سجن بہر خدا اب تو اٹھا مکھ سے نقاب
اے میرے ماہ لقا یا کیا ہوئی میری خطا

سینہ بریان چشم گریان جان بلب فرقت کا غم
ہے یہی دل میں سمایا کیا ہوئی میری خطا

یا علاؤالدین صابر میران شاہ فریاد کو..
آپکے دربار آیا کیا ہوئی میری خطا

سجن مجھکو جمال اپنا دکھادوگے تو کیا ہوگا
ذرا بہر خدا پردہ اٹھا دوگے تو کیا ہوگا

تڑپتا ہون میرے ہمدم مسیحائے خبر میری
بالطاف سخن شیرین سنا دوگے تو کیا ہوگا

شراب شوق سے اک جام ای ساقی عطا کردی
رہی ہیں تو نہ کچھ باقی پلا دوگے تو کیا ہوگا

علی شیر خدا مشکل کشا للہ مدد کیجو
میرا مقصود یا مولا دلا دوگے تو کیا ہوگا

بھروسا کچھ نہیں مجھکو سوا ذات مقدس کے
قیامت میں مجھے تم آسرا دوگے تو کیا ہوگا

جناب خواجۂ ہند الولی چشتی شہ عرفان
بس اب وہم دوئی دل سے مٹا دوگے تو کیا ہوگا

یہی ہے دل میں حسرت میرانشاہ مسکین عاجز کی
مجھے تم قید ہستی سے چھڑا دوگے تو کیا ہوگا

تیرے کوچے میں صنم طالب دیدار آیا
لیکے ہاتھون پہ نذر سر سر بازار آیا

دل میں تھا شوق لقا کا جو بلایا زخمیں
تو تو آیا نہ نظر میں بدل زار آیا

پئے تسلیم جھکا میں تیرے قدمونکی طرف
تو تو بیرحم پکڑ ہاتھون میں تلوار آیا

بے خبر در پہ تڑپتا ہوں مسیحا میرے
سر کے بل وصل کی خاطر ترا بیمار آیا

غمزدہ کشتہ دل ٹھوکرین کھاتے کھاتے
دیدہ بازی کے لیے اے میرے دلدار آیا

ہوگیا ہائے فنا عشق میں تیرے ساجن
اتنا افسوس ہے مجھ پر نہ تیرا پیار آیا

اے ولی احمد مخدوم علی میران شاہ
عقدۂ دل کے لیے آپ کے دربار آیا

اے میرے ساجن بہر خدا پردہ اٹھا کی جلوہ دکھا
فرقت غم سے نکل ہوں آگ ہجر نے پھوک دیا

دل بھی دیا اور جان بھی دی تیرے لئے بدنام ہوا
بے سر و ساماں ہو کے تجھے ڈھونڈتا ہوں آوارہ وطن
آنکھ لگی ہے تیری طرف چین نہیں مجھ دن اور رات
عشق کیا بیمار ہے مجھے اب تو دکھا دیدار سب مجھے
کشتہ دل کیلئے اے یار تیغ و تبر ہے تیری نگاہ

اٹھ ری صنم اب کیا ہی کروں کون خطا سے تو نما
اٹھو سجن لے میری خبر عشق میں تیری مر ہی گیا
دیر ہوئی اب جانے دی آ رے سجن لوں تیری بلا
گلے لگا لے یا مجھے وصل تیرا ہے میری دوا
ایک نظر سے کیا فنا واہ رے ساجن صل علےٰ

آہ و فغاں سے میراں شاہ دل سے ذکر کر صابر کا
شاہ شہاں ہیں کلیر کے لینگے تجھے دامن میں لگا

ساقیا نام خدا جام محبت کا پلا
جسکے پینے سے مٹے سب کثرت وہم دوئی
ایسا ہوں بیخود ولیکن ماسوائے ذات حق
کر عیاں وحدت کے سارے جو ہیں اسرار نہاں
محو ہو جاؤں میں ایسا ہی خیال یار میں
ہو ہوا ہستی کی ہستی پر خزاں جبتک نہ ہو
لامکاں کی آرزو ہیں کیا مکاں سے ہے غرض

جان ملب ہوں تشنگی سے اور پریشاں ہو رہا
کشتۂ خنجر کا صدقہ کر عطا صبر و رضا
الجھ رہی ہیں تو نہ باقی جز لقا لیئے مدعا
وصل میں غالب ہوں ایسا نہ رہی اپنا پتا
نہ رہے مطلق خبر اپنی جو کیا تھا کیا ہوا
جب نہ دیکھا جان جاناں کیا ہوا اور کیا جیا
ہو کے ویرانے کا مجھکو سیر ہو نظر عطا

بس عقل جب جا نہ پہونچے فکر وہاں کیا میراں شاہ
قطرہ دریا میں ملا جب وہ بھی دریا ہو گیا

اے عشق عجب تو نے مزا آن دکھایا
کیا لطف و کرم ہمنے تیرے آنے میں دیکھا
جب کچھ بھی نہ تھا یار و بھلا بولو تو کیا تھا
اے عشق محبت ہم تیری دامن میں پھنسی ہیں
کثرت سے اٹھا کر تو نے اک جوش میں آ کر
وہ صل علے کیسا تیرا آنا ہوا بہتر

آوارہ وطن بے سر و ساماں بنایا
پل میں میری ہستی کا گلستاں جلایا
وہ نور خفی حضرت انساں میں آیا
آباد سے کھو کر تو نے ویران بنایا
وحدت کا جو رستہ تھا وہ آسان بتایا
دلدار کو دل میں تو نے اعیان دکھایا

میراں شاہ تجھے عشق نے سرشار کیا ہے
جب حضرت شاہ بھیکھ نے دامان لگایا

عشق نے یار کے ہمیں کیا ہی مزا دکھایا
حضرت عشق نے کرم جب سے کیا ہی آنکھ
استادِ عشق نے مجھے تلقین بیخودی کیا

جو دل میں غیر تھا خیال ہستی کا سب مٹلو دیا
پردہ اٹھا کے وہم کا دل میں صنم بٹھا دیا
اک الف کے سوا سبھی علم و عمل بھلا دیا

اس عشق مین مقام جزو ذات محمدی کا ہے
مرشدِ کامل نے مجھے مسئلہ صحیح بتلا دیا

شکر خدا ہے **میران شاہ** جسکو وصال یار ہو
ساقی نے تجھکو جام میں بھر کے نشہ پلا دیا

طماچہ عشق کا یارو اگر جسکو لگا ہوگا
وہ آہ سرد چشم نم کمر خم دل جلا ہوگا

سنایا عشق نے یارو مجھے اس ماہ تاباں کی
نہیں مطلق کہیں ایسا کوئی دیکھا سنا ہوگا

میرا دل سے فدا ہونا صنم کا بیوفا ہونا
یہ سارا فیصلہ روز جزا پیش خدا ہوگا

نکل پردہ سے اے سلجن ذرا بہر خدا جلدی
تیری قدموں پہ یہ عاشق بجان و دل فدا ہوگا

اے قاصد میرا پیغام دلبر کو سنا دینا
جناب کبریا سرکار میں تیرا بھلا ہوگا

میں جب آیا تو تھا جیتا و لیکن نیم بسمل تھا
بس اب اُمید ہے مجھکو کہیں مر کر پڑا ہوگا

نکر خوف و خطر روز حشر کا دلمیں **میران شاہ**
شفیع تیرا معین الدین چشتی راہ نما ہوگا

پہوکا ہے میاں دل تیری الفت نی ہمارا
بدنام ہوا عشق میں بدنام تمہارا

اک جام محبت کا مجھے بھر کے پلا دے
روشن ہے تیرے فیض کا عالم میں ستارا

باطن میں تصور ہے تو ظاہر میں جدائی
واللہ تیرے اس ناز و ادا نے مجھے مارا

دیدار تمہارا ہمیں رویت ہے خدا کی
دکھلا دے عیاں راز نہانی سے نظارا

یا حضرت مخدوم علی احمد صابر
ہے کون بجز آپ کوئی اور سہارا

نا طالب دنیا ہوں نہ عقبےٰ کی ہوس ہے
بس عشق سلامت رہے مطلب ہے یہ سارا

میران شاہ سدا آپکا مشتاق لقا ہے
ہر آن یہی آپ کے دربار پکارا ہے

عشق نے کیا ہی ہمیں رنگ دکھایا واہ واہ
وہم دل غیر خدا دل میں بہلایا واہ واہ

کیا عجب لطف اٹھایا ہے فنا ہونے میں
حرف آلآن کما کان سمجھایا واہ واہ

غرق دریا میں ہوئے جس کا کنارہ ہی نہیں
اوسمیں کیا گوہر نایاب ہے پایا واہ واہ

جب کھلی آنکھ تو دیکھا شمع ساں روئے صنم
مجھکو پروانے کی مانند جلایا واہ واہ

جان جانان کی محبت میں عجب محو ہوئے
جسکو بھولے تھے وہی یاد میں آیا واہ واہ

ساقی پیر مغاں کا ہوا الطاف و کرم
بیخودی کا مجھے اک جام پلایا واہ واہ

کر ادا شکر خدا دل سے سدا **میران شاہ**
تجھکو صابر نے غلام اپنا بنایا واہ واہ

تیرے عشق نے بُتِ مہ لقا،
مجھے بے خبر کو جگا دیا

کیا ایک دم میں طلسم کیا
خواب عدم سے جگا دیا

تیرے وصل کی امید میں
وہ تو جہان کو بھلا دیا

تیری یاد بن نہیں ایک دم
میرے دل میں کیا یہ سما دیا

لاھوت سے ناسوت میں
گیا تھا جو گیا نہ دکھا دیا

تیرے کوچہ میں ہے عجب مزا
گیا جو کوئی تو رُلا دیا

صحرا و ملک و دیار میں
وحشی بنا کے پھرا دیا

مجھے جام مست شراب کا
نظر عطا سے پلا دیا

مشکل ہے راز یہ میران شاہ
پیر مغان نے بتا دیا

ہے جب سے تشریف عشق لایا
مجنونِ وحشی مجھے بنایا

گیا جو کثرت سے سوے وحدت
وہ کون جانے وہاں جو پایا

ہوئی جو مرشد کی نظر رحمت
کہوں میں کس کو جو کیا سمجھایا

شراب گلگوں سے جام بھر کر
کرم سے ساقی مجھے پلایا

کیا جو کلمہ سے صاف دل کو
جمال جانان نے تب دکھایا

رہا نہ مطلق جو فکر محشر
ہوا جو صابر کا سر پہ سایا

فاینما جو خوب سوچا
نہ غیر کوئی نظر میں آیا

جو لامکاں کا مکان دیکھا
تو بیچ دل کے سجن سمایا

اونہایا میران شاہ دہم ودلی.
جو پیر چشتی کمال پایا

دلدار نے جب جلوہ پر نور دکھایا
پھر چشم دکھا وصل کا دستور دکھایا

آگاہ کیا یار نے جب لطف و کرم سے
در ہر دو جہان صاحب مغفور دکھایا

ساقی نے مجھے جام پلا کر کیا سرشار
ہر ایک نشہ اپنے سے معمور دکھایا

خود ہوک نما ہمنے کیا سنگ دوئی کو
موسیٰ کو وہاں زلزلہ کوہ طور دکھایا

جب سیر کیا عشق کے میدان کا ہمنے
سولی پہ چڑھا حضرت منصور دکھایا

فقل ہیں وفی انفسکم حق ہے فرمان
اقرار کرے جسنے خدا و در دکھایا

میران شاہ اداشکر خدا چاہیے ہردم
مرشد بھی مجھے صاحب مقدور دکھایا

جب یار نے جلوہ دکھا ہی دیا
ہستی کے چمن کو جلا ہی دیا

اک بادہ گلگون جام پلا
مجھے بیخود و مست بنا ہی دیا

جب یار نے اپنا یار کیا
بھی خوف حشر کا مٹا ہی دیا

جب حضرت عشق نے کرم کیا
دلدار کو دل مین لبھا ہی دیا

یا بھیکہ ہے آپ کی نظر عطا
میرے دل سے حجاب اوٹھا ہی دیا

ہر مظہر جلوہ نور خدا
تونے اپنے ہی بیچ دکھا ہی دیا

صد شکر خدا سے میران شاہ
تجھے عشق نے یار ملا ہی دیا

ہم نے تو دلربا پہ میاں دل فدا کیا
چاہیئے وہ اس مین سمجھ بھلا یا برا کیا

اس دل کے یار و مالک مختار ہم نہ تھے
شکر خدا کہ مال امانت ادا کیا

اس دل پہ منحصر نہیں دونو جہان تلک
ایمان و جان دل کو بھلا کب روا کیا

ہم کچھ نہیں تو کچھ ہے تو مطلق ہے دلربا
ناموت کا ہے نار کہ ہمکو سوا کیا

بیہوش ہیں خبر نہ سر و پا کی ہے ہمیں
ساقی نے جب سے بادۂ نظر عطا کیا

بہر خدا تو آ، تو صنم میرے سامنے
ہم نے تمہارا کیا ہے گناہ او خطا کیا

میراں شاہ انی چشم پر آلی ہے کسلئے
منظور خاندان اگر چشتیا کیا

اے سجن نام خدا دل مت ستا
عشق مین رنج و الم کیا کیا سہا

ہو گیا حال جنون شیدا اے عشق
آتش فرقت سے تن من جلگیا

بس ہوا بے بس صنم اب کیا کرون
دل تیری زلف سیاہ میں جا پھنسا

نا خبر اپنی نہ عالم کی رہی
مست دیوانہ مین ایسا بن گیا

ہو کے حیران و پریشان کو بکوہ
ڈھونڈھتا پھرتا ہوں تجھ کو جا بجا

کس لیے اتنا تقاضا وصل کا
میں فنا بالنفس تو حی البقا

میران شاہ بس طول ہے پیر اصل
خوش بگو یا مرتضے شیر خدا

اے یار مجھے عشق کا آزار ہے تیرا
نسخہ میرے آزار کا دیدار ہے تیرا

اک بار سجن بہر خدا میری خبر لے
فرقت سے شب و روز یہ بیمار ہے تیرا

بسمل سا تڑپتا ہوں صنم تیری گلی میں
پر وہ نکل دیکھ طلبگار ہے تیرا

یہ ہجر تیرا مجھکو قیامت ہے غضب ہے
اس عشق کے بیمار کو دیدار دکھا دے
یا رب میرا مقصود دلا اپنے کرم سے

کرتا ہوں ہو کر ہے کہ سزاوار ہے تیرا
ایمان دل و جان سے بیمار ہے تیرا
یہ بندۂ ناچیز گنہگار ہے تیرا

میران بشاہ نہ کر دل میں خطر رنج و الم کا
جب حضرت شہ بھیکہ مددگار ہے تیرا

عشق میں جاناں کے جو مشتاق مائل ہو رہا
کوچہ جاناں میں ہو جسکا گذر بہر لقا
حال فرقت بس وہ جانے جسکو ہو ہجر صنم
یار کے قدموں پہ سر رکھ کر کئے شکر خدا

مثل بلبل حسن گل دلبر کا سائل ہو رہا
شعلۂ تیغ نگہ کو دیکھ گھائل ہو رہا
پھر کہے عاشق تیرا کیوں زنگ زائل ہو رہا
مذہب رندوں میں یہ قطع مسائل ہو رہا

خاندان چشت میں داخل ہوا میران شاہ
حضرت شاہ بھیکہ کا دل سے وہ قائل ہو رہا

صنم کے کوچے میں اے دل ذرا سنبھل جانا
صنم کا رخ تو مثال شمع کے روشن ہے
کمان ابرو میں جوڑا ہے تیر مژگان کا
جمال کرنے سے عاشق جو مست ہوتے ہیں
وہاں تو مرتبہ صبر و رضا کا حاصل ہے

چمک کو دیکھ کہیں پاؤں نہ پھسل جانا
اگر طلب ہے تو پروانہ بن کے جلجانا
جو خاک تو وہ بناوے کہیں نہ ٹل جانا
یہی بتوں کی ادا ہے نظر میں چل جانا
قبول ہے تو مبارک ہے باعقل جانا

اک اور پندو نصیحت میری ہے میران شاہ
جو شاہ بھیکہ بلادیں تو سر کے بل جانا

اے عشق تو نے کیا ہی تماشا دکھا دیا
سالک ہوں مست ہوں کبھی حالات رند ہوں
اے عشق کیا کہوں تیرا ایسا ہی جوش ہے
اے عشق میں سدا تیرا احسانمند ہوں
اے عشق کیا عجب تیرا لطف و کرم ہوا

اک پل میں مجھکو بے سر و ساماں بنا دیا
دلدار کی تلاش میں در در پھرا دیا
شعلہ سا تن کے دل کو بھڑک کر جلا دیا
حسن و جمال یار کا دل میں دکھا دیا
وہم و خیال ہستی کا دل سے اوٹھا دیا

میران شاہ شکر اب تجھے لازم ہے عشق کا
تجھ کو جناب چشت کے دامن لگا دیا

خبر لو یا علاؤ الدین خدارا
دو عالم میں بجز تو ذات عالی

تمہارا ہے میں تمہارا ہوں تمہارا
نہ مونس ہے نہ صاحب ہے ہمارا

بھلا میں کس طرح مدنظر ہوں | نکارا ہوں نکارا ہوں نکارا
پڑا پھرتا ہوں حیران حال مجنون | آوارہ ہوں آوارہ ہوں آوارا
سدا ہوں آستاں بوسی کا مشتاق | ندا نم غیر صبا بر ما سوا را
زمین کلیر کی ہے عرش الٰہی | تیرا روضہ مبارک ہے شفا را
رواں ہے فیض کا دریا جہان مین | نہین مطلق کہیں جسکا کنارا
کرو غربت نوازی ہر بلا مین | بیچارہ ہوں بیچارہ ہوں بیچارا

دکھلا وے میران شاہ کو راہ وحدت
طفیل مصطفےٰ و مرتضےٰ را

اب تو دیکھا دیدار پیا تیرے ناز و ادا نے مار لیا | زلف تیری نے مار کے بل میرے دلکو صنم نے بند کیا
بے سر و ساماں ہوکے تجھے ڈھونڈھتا ہوں ناتواں | بہر خدا اے جان جہان پردہ اوٹھا کے مکھ دکھلا
وصل ملے اے روئے قمر تیرے ہجر نے ہوکا جان و جگر | اپنو بلا سے جانبدے اے ماہ لقا یہ جور و جفا
لطف و کرم سے آرے صنم بدنام ہوا ہیں تیرے لئے | اب بھی پلا دے جام وصل تو ن شاہ شہاں مین حال گدا
دل کی حقیقت کسی کہوں میں اے بت کافر بے پروا | عشق مین تیرے ہوا فنا اے میرے پیارے ساتوریا
فرقت غم سے بیکل ہوں اب تو دکھا دے حسن ازل | وصل خدا ہے وصل تیرا اے مہ تابان جلوہ دکھا

میران شاہ یہ آہ و فغاں چپ صابر کر دیگی بیاباں
وہاں سے ملیگی داد تجھے ذات نے انکی جو سمجھا

جب سے دلبر کا آستانہ دیکھا | تھا جو دشمن وہ مہربان دیکھا
جس نے اس در کی خاکساری کی | اس گدا کو شہ زمان دیکھا
جب سے دیکھا مقام وحدت کو | نہ دوئی کا کہین نشان دیکھا
کیا کہوں عشق کا ہین لطف و کرم | دل مین دلبر کو بے گمان دیکھا
جسکو کہتے ہیں صورت انسان | لامکان کا وہی مکان دیکھا
کیا ہیں دلبر کے خوب ناز و ادا | کہین ظاہر کہین نہان دیکھا

میران شاہ کی طبع رسائی کا
اس جہاں مین نہ قدر دان دیکھا

جلوہ دکھا کے یار وہ بیزار ہو گیا | میں اس ادا کے ناز سے بیمار ہو گیا
فرصت کہاں جو میری مصیبت کو سن سکے | صد ناتواں اس صنم کا خریدار ہو گیا
کیسی ستم ہے کہوں مین اسکی محبت کے راز کو | کتنا چھپا یہ لائق گفتار ہو گیا

اسلام کفر چھوڑ دیا اُس کی دید میں
دل جا پھنسا جو یار کی زلف سیاہ میں
صورت جو اُس صنم کی جو ہو آپ سے فنا

یکساں مجھے یہ تسبیح و زنار ہو گیا
میں اپنے اختیار سے لاچار ہو گیا
وہ رفتہ رفتہ محرم اسرار ہو گیا

میران شاہ ہو کے سوئے نجف یوں پکار دے
مشکل کشا کے نام پہ بلہار ہو گیا

عجب تو نے نینوں سے گھونگٹ اوٹھایا
کہیں ہو کے ساقی دیا جام بھر کر
نشاں بے نشاں اور مکان لامکاں ہے
کہیں ہو کے مجنوں کہیں حسن لیلے
بجز تیری ہستی کہوں کیا وہ کیا ہے
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر توں ہی پیارے

کہ ہر رنگ میں اپنا جلوہ دکھایا
کہیں آپ کو مست بیخود ہے بنایا
کہیں شکل انسان میں آدم بنایا
کہیں عشق ہو کر کے تن من جلایا
کہیں تجھ سوا اور نہ دیکھا نہ پایا
نظر میں نظر کوئی تجھ بن نہ آیا

تو کر فکر میران شاہ ہر دم ہمارے
تجھے پیر چشتی نے دامن لگایا

صابر تمہارے قدموں پہ سر کو فدا کیا
معراج عرش کی مجھے کلیر کی خاک ہے
آتی ہے بوئے خلد تیرے آستان سے
مخدوم ہو جہان کے میں خادم ہوں آپ کا
ہے کوئی قطب غوث ولی کوئی اولیا
دنیا و دین میں لاج و شرم ہے میری تجھے

فرماؤ کس گناہ سے مجھکو بھلا دیا
جب سے خیال خام کو دل سے اوٹھا دیا
اُس بوئے خوش نما نے مجھے کیا سجھا دیا
کیوں آتش فراق سے ہمکو جلا دیا
ہمنے تو عشق آپ کا پانا تھا پا لیا
سب در کو چھوڑ آپ کا دربار آ لیا

روز حشر کا خوف اسے کیا ہے میران شاہ
صابر نے جسکو سائے میں اپنے چھپا لیا

اے میرے مہ لقا اے محبوب پیارے آجا
حق نے بخشا تجھے لولاک لما کا رتبہ
زہے قسمت جو مدینہ کی زیارت ہو وے
عشق کی آتش سوزاں نے جلایا تن من
ہادی راہ تھا مرشد مولا میرے
علم ظاہر میں محمد ہو تو باطن میں خدا

مظہر نور خدا عرش سے تا سبے آجا
روز محشر ہے غریبوں کے سہارے آجا
خود کر دل جا کے میں آنکھوں سے نظارے آجا
اٹھتے ہیں دل سے جو آہوں کے شرارے آجا
بحر غم سے میرے کرنے کو کنارے آجا
کیا سمجھا کے اُٹھا یہ امت کو اشارے آجا

میراں شاہ خادم درگاہ معلے ہے غریب
دمبدم آپ کے دربار پکارے آجا

ارے عاشق تو ذرا عشق کمایا ہوتا — حسن محبوب میں دل اپنا جلایا ہوتا
گرچہ تجھکو طلب عالم یکتائی کی — پردہ ہستی موہوم اٹھایا ہوتا
عشق بازی میں اری ہمت عالی تیری — مژدہ وصل کو کسی نے نہ سنایا ہوتا
راز مخفی کے عیاں کرنے سے منصور ہوا — آپ کو ہستی خالق نے چھپایا ہوتا
اے واعظ تجھے کیا پند و نصیحت سے حصول — عشق بازی میں ذرا دل تو لگایا ہوتا
کفر و اسلام کے جھگڑے سے ہیں بیزار زاہد — مشرب حالت رندانہ بنایا ہوتا

میراں شاہ شکر ہوا اس حقیقت کو حاصل
ہو سکے اجمیر ذرا سر کو جھکایا ہوتا

حسن مظہر کو حق نما دیکھا — جلوہ دیدار جا بجا دیکھا
جب سے پردہ نہاں کھلا دل میں — اپنی ہستی کو نا روا دیکھا
جام ساقی سے جب سے نوش کیا — بس اسے ہم نے بے ریا دیکھا
جب کہ وہم و خودی کی بو نہ رہی — آپ کو آپ میں خدا دیکھا
احد احمد سے جب کیا ثابت — دل سے دوئی کو جب اٹھا دیکھا
نحن اقرب سے جب ہوئے ماہر — نا کہیں حق کو ماسوائے دیکھا

میراں شاہ کیا تیری رسائی ہوئی
پیر کامل جو چشتیا دیکھا

اے عشق تو نے کیا ہی تماشا دکھا دیا — وہم و خیال ہستی کا دل سے مٹا دیا
جس دل میں لو لگی ہے صنم کے وصال کی — غیر از خدا لباس تعین جلا دیا
اب ہے عشق کیا کہوں ہیں جو احسان ہیں تیرا — جو کچھ کہ مجھ میں گم تھا مجھ میں بسا دیا
بس اب تو میں نہیں ہوں بجز شوخ دلربا — روح و مثال جسم میں جو تھا سمجھا دیا
غالب ہوا جو عشق جناب امیر کا — سر اپنا ہم نے سوئے نجف کو جھکا دیا
صل علی شراب محبت کے جام نے — پیتے ہی اپنے آپ سے فوراً بھلا دیا

میراں پیر چشتی کے در کا غلام ہوں
کیا کیا دکھایا اور مجھے کیا کیا سنا دیا

اے میرے رہبر بقا میں تیرا طالب ہو — اپنا دیدار دکھا

غمِ فرقت سے شب و روز دل افگار ہوا
بے خبر ہیں تو تیرے ہجر میں بیمار ہوا
نہ کبھی لطف و کرم سے میرا غمخوار ہوا
کوچہ و شہر بیابان پھرایا ہے مجھے
عشق کی آتش سوزان نے جلایا ہے مجھے
دل گیا ہاتھوں سے واللہ کچھ انکار نہیں
اتنا افسوس ہے اتبک تو خبردار نہیں
دل میرا لیکے سجن تو نے عجب کام کیا
دل ستانے کے لئے کیا ہی مرا انجام کیا
عشق میں تیرے سہا ہیگا بہت رنج و الم
اب بھی اے نام خدا مجھ پہ نہ کر اتنا ستم
میراں شاہ سید شاہ بھیکھ کو کر حال بیان
بر و رکھ دے میری بھر خدا ہر دو جہان

کر عطا بہر خدا
سخت آزار ہوا
واہ قسمت کا لکھا
کیا ستایا ہے مجھے
تجھ سوا کچھ نہ رہا
اسمیں تکرار نہیں
انپو کر غور ذرا
مفت بدنام کیا
ہے یہی میری سزا
اے میری پیاری صنم
عفو کر میری خطا
حسرتیں دل کی عیان
مدعا دل کا دلا

صنم نے عشق سے مجھکو ستایا
نہ خط بھیجا نہ خود تشریف لائے
ہیں ہم مشتاق دیدار و لقا کا
نہ شب کو نیند نہ آرام دن کو
نہیں دیکھا کوئی آزاد ایسا
مرا جو آگئے اس مونہ سے یا

ہجر کی آگ نے تن من جلا دیا
خدا جانے یہ کیا دل میں سمایا
نہ عاجز کو جمال اپنا دکھایا
مثال مست گلیوں میں پھرایا
نہ آپ آئے نہ مجھکو وہاں بلایا
اسے دیدار جانان نے دکھایا

تصدق پیر کا جو میراں شاہ نے
کفر اسلام کا جھگڑا مٹایا

سجن تمہارے عشق میں عجب یہ مزا دیکھا
میں جان بلب ہوں دیکھئے تجھے قسم خدا کی
ملک زمین میں دیکھ کر دیکھا ہے آسمان پر
صنم ذرا نقاب کو اٹھا کے ٹک دکھا مجھے

ایمان جان و تن دیا پھر بھی جفا دیکھا
یہ دیکھی ہی آپکے قدم پر پڑا دیکھا
مریض عشق یار کی گلی میں رلا دیکھا
کسی نے ایسے یاد کو ہمیشہ چھپا دیکھا

میراں شاہ سجن پیا کی یاد میں ہمیشہ رہو
دیدار لیا موسے نے کوہ طور جلا دیکھا

قسم خدا کی جن کا ملنا بہت ہی مشکل محال دیکھا
نکلے مستی ہی ہو کے بیخود مثال مجنوں وصال دیکھا

پلایا ساقی نے جام وحدت کا ہاتھ ہی سے جسکو یارو
تمام عالم کا پیر و مرشد نظر میں اپنے کمال دیکھا

صنم کا دیدار جسنے دیکھا دوئی کا پردہ اٹھا کے یارو
تو غیر بولو بھلا کہاں ہے کہ جسنے جز حق جمال دیکھا

کیا ہے پیدا کہ جسکی خاطر اُسی کا جلوہ ہر طرف میں
بتاؤ یارو بھلا کسی نے کہیں نبی کی مثال دیکھا

کیا ہے قربان اپنا تن من ولی محمد میران شاہ نے
ہوا جو عاشق کوئی صنم کا تو اسنے رنج و ملال دیکھا

کیا صنم نے تماشہ مچایا
جو نہ تھا سو کر دکھایا

عشق نے جب کہ کن پکارا
پل میں یہ سب کچھ بنایا

جو کہ تھا اسرار نہاں
آشکارا کر دکھایا

جب کیا آدم کو موجود
تھا عدم وہم میں سمایا

کیا عجب ناز و ادا سے
حضرت انساں میں آیا

صورت یوسف میں چھپکر
کیا زلیخا کو رجھایا

کر ہمیں مجنون و شیدا
در بدر کیسا کبھی رلایا

خود انا الحق آپ بولا
امر سولی کا سنایا

تھا وہی سب کچھ وہی ہے
احد احمد بن کے آیا

کیا محبت نے طلب میں
سارے عالم کو سمجھایا

اٹھ گیا جب وہم دوئی
دل میں بس دلدار پایا

میران شاہ دربار اپنے
تجھ کو صابر نے بلایا

ہمنے دلبر کو میاں دل ہی میں بس جان لیا
خوب پہچان لیا

عشق نے جب سے عطا القطرہ عرفان کیا
کیا ہی احسان کیا

پھونک ڈالا ہے تعین کا محبت نے لباس
ہوئی کثرت وحدت

وہم دوری نے تو کیا مجھکو پریشان دیکھا
سخت حیران کیا

جام مئے صاف سے ساقی نے عطا فرمایا
کیا ہستی نے خروج

دیکھو بے نام و نشان بیخود سرشار کیا
غیر ویران کیا

بت پرستی جسے کہتے ہیں نہیں اسمیں غلط
حق پرستی ہے وہی

اپنے ہونے سے میاں آپکو جب خاک کیا
خوب فرمان کیا

میراں شاہ راز نہاں کر دی سو کیا تجھکو حصول
بس نکرو دلکو ملول
پیر چشتی نے عطا مسئلہ عرفان کیا
کیا تجھے دان کیا
ایسے گئے ہم یار و کسی کے بھی رہے نا
ہم کہنے سے چھوٹے کوئی ہم کو بھی کہے نا
جب سے کہ ہوا عشق حقیقت کا ٹھکانا
نا یار پرانے رہے اور آ گئے نئے نا
جب چشم کھلی دلکی تو پہچان میں آیا
خبر مرشد کامل کہیں آئے گئے نا
بازار محبت میں بکے بے زر و قیمت
محبوب سوا اور کوئی کوڑی کو لئے نا
دریائے فکر و ہم سے ہو پار گئے ہم
صدمے ہی سہے ایسے کوئی اور سہے نا
نہ خواہش جنت ہے نہ دوزخ کا حذر ہے
اس جا نہ کھڑے ہونگے جہاں یار کہے نا۔

میراں شاہ عجب نازک جا ہے قدم اپنا
پہنچے نہ وہاں جن و ملک شمس و سمے نا

دل زلف دلربا میں گرفتار ہو گیا
رسوا خراب کوچہ و بازار ہو گیا
اے دل سنبھل کہ عشق کی باریک راہ ہے
پھسلا کوئی تو داخل فی النار ہو گیا
کس سے کہوں میں دل کی جو کچھ ہیلیں ہے غیر
بیہر نہان بیان سے دشوار ہو گیا
دل میں پڑا جو عکس رخ پاک یار کا
حل علے کہ مطلع انوار ہو گیا
جب سے خباب عشق کا دلمیں اثر ہوا
ہستی کے وہم غیر سے بیزار ہو گیا
اے دل ہزار شکر کہ ناچیز تھا و لے
قسمت میں تیری صابری دربار ہو گیا

لازم ہر ایک دل کی ہے تعظیم میراں شاہ
تو تو خباب چشت پہ بلہار ہو گیا

اے یار تیری عشق نے حیران بنا دیا
آباد سے نکال کے ویران بنا دیا
بہاتی نہیں ہے مجھکو جدائی صنم تیری
زلف سیاہ دکھا کے پریشان بنا دیا
کوچہ تیری میں بھول کے اے جان آ گئی
مژگاں کا تیر مار کے بے جان بنا دیا
تاثیر کیا عجب ہے تیری عشق میں صنم
رسوا خراب خستہ میری جان بنا دیا

یوسف کی طرح رات کو خواب وصل میں آہ
اب میراں شاہ کو مثل زلیخا بنا دیا

یار کی زلف سیاہ میں جو گرفتار ہوا
بس اسے جلوۂ حق یار کا دیدار ہوا
ہو گئے حال کی سبھی اب دور خیال باطل
ایک دم میں بت کافر سے جدو چار ہوا
جان دی بیچنی خرید بس جا ہیں جنہیں یار و
اپنے یوسف کا وہی عین خریدار ہوا

خویش و بیگانے ہیں کیا فرق وہ سمجھیں یارو
پیتے ہی جام محبت کا جو سرشار ہوا

شرک ہے اسمیں جو کچھ آپکو سمجھے ہیں ہمن
غیر حق گذرا جو اکدم تو گنہگار ہوا

جسکے آئینہ میں کثرت و وحدت دیکھا
ہمہ صورت ہمہ تن واصل دلدار ہوا

میراں شاہ محرم اسرار ہیں واللہ وہی
سرنگوں جا کے وہ صابر کے جو دربار ہوا

مدت ہوئی ابتک وہ میرا یار نہ آیا
دل لیگیا پر دینے کو دیدار نہ آیا

کافر بھی ہوئے اس بت کافر کیلئے ہم
ڈالا ہے گلے عشق کا زنار نہ آیا

دیوانہ ہوں میں حال جنوں بے سر و سامان
لو کر گے مجھے ہجر کا بیمار نہ آیا

ایمان دل و جان تاک کر دیا قربان
پر مونس و ہمدم میرا غمخوار نہ آیا

اے باد صبا تو میرا احوال کر اظہار
افسوس کہ وہ محرم اسرار نہ آیا

مشتاق سدا ہم تو ہیں اس حسن ازل کے
وہ شوخ نظر ثانی تلوار نہ آیا

میراں شاہ تو اب حضرت صابر کو سنا دے
مفلس ہوں بہت اس لئے دربار نہ آیا

ساقی پلا دے جام شراب طہور کا
معلوم فیض عام ہو نام غفور کا

پینے سے جسکے صاف ہو دل وہم غیر سے
جز نور دل سے دور ہو عالم ظہور کا

محو جمال یار سے حاصل ہو بیخودی
مٹ جائے دل سے نقش خودی اور غرور کا

پھونکا ہے مجھکو ہجر کی آتش نے برملا
ملتا ہے یہ سزا مجھے اپنے قصور کا

من عرف نفسہ کی مجھے رمز ہو حصول
باقی رہے نہ دل میں میرے وہم دور کا

میراں شاہ جلد تر سوئے اجمیر ہو رواں
لے دیکھ جا کے روضۂ انور حضور کا

ردیف ب

کیا جانئے کہ وہ میرے ہمدم ملینگے کب
آواز آرہی ہے کہ جیتے مرینگے جب

ہوش و حواس اڑ گیا فرقت میں یار کی
کس طور سے سکوں کوئی آتا نہیں ہے ڈھب

یارب ہے سب ترے کرم سے نہ خورشید ہو غروب
امید وصل یار میں مشکل کٹے ہے شب

ہمنے جو عشق یار میں رنج و الم سہے
جن و ملک بھی سکے وہ ہوتے ہیں مضطرب

آتی ہے دل میں کوچۂ جاناں میں جان دیں
آ جائیگی تن میں جان وہ جب کھولینگے لب

وہ دلربا حشر کو حسن جب دکھائینگے
مردے کہ تمام صلِّ علیٰ بول اٹھینگے سب

خواہش حور کی ہے نہ جنت کی میرانشاہ
ہے خاک اسکے کوچہ کی تن کو ملیں گے تب

مشکل تمام رنج سے ہے عشق کا عذاب
عاشق ہے تن برہنہ تو معشوق بانقاب

معشوق مست چشم تو مسند نشین ہے
عاشق بیچارہ ٹھوکریں کھا کر ہوا خراب

عاشق کا دمبدم پئے دیدار ہے سوال
معشوق اپنے رو سے اٹھاتا نہیں حجاب

اگر صنم جو لطف و کرم سے ملے ہمیں
شکر خدا کریں جو دعا ہو یہ مستجاب

گر نام اُس صنم کا زبان سے جو لے کوئی
صد بار دھوئے اپنے دہن کو وہ با گلاب

وہ شوخ اپنا حسن ازل ہی کہیں دکھائے
خورشید ہو سیاہ تو شرمندہ ماہتاب

میراں شاہ اب روانہ نجف کی طرف ہو تو
حامی ہیں تیرے میر عرب ابن بو تراب

دل بن فراق یار میں جل کر ہوا کباب
کیونکر جلے نہ آتش ہجراں ہے بیحساب

ایمان جان و تن بھی فدا دل فدا کیا
افسوس ہے کبھی نہ اٹھایا ذرا نقاب

اک پل میں اس صنم سے پلک اڑ گئی میری
اس ماہ رو نے رخ پہ اسی دم لیا حجاب

کوچے میں اس صنم کی ہوا جو کوئی شہید
دہ جانے اسکے خنجر مژگان کی آب و تاب

پیغام وصل یار کا کہدے اگر کوئی ..
جا گئے میر النصیب خدا دے اسے ثواب

گلزار رخ صنم کی کھلی ہو لفت کی کلی
لو لگ گئی وہ جسکو تو مطلق رہے نہ تاب

میراں شاہ وصل یار کا ہے مجھکو عین عید
اگر منھ دکھائے اپنا صنم مثل ماہتاب

اے عشق تو نے مجھکو ستایا یہ کیا سبب
ہر کوچہ شہر میں ہے رلایا یہ کیا سبب

لگتے ہی آنکھ ہمنے سہے سینکڑوں الم
پھر آتش ہجر میں جلایا یہ کیا سبب

بس اب تو اس صنم سے یہ اپنی ہے آرزو
اپنا بنا کے دل سے بھلایا یہ کیا سبب

دکھلا کے جلوہ ایک پری رو جمال کا
دنیا و دین سے تو نے اٹھایا یہ کیا سبب

اسلام و کفر چھوڑ لیا ہے تمہارا در
شکوہ جو کچھ ہے من میں سمایا یہ کیا سبب

میراں شاہ تجھکو دیکھ کے سب لوگ کہتے ہیں
آنکھوں سے اتنا خون بہایا یہ کیا سبب

عشق نے کیا ہی دکھلائے ہیں مقامات عجب
کیا کہوں کیا ہی سجھائی مجھے اک بات عجب

ہیں نہیں حسن ازل یار کا ہر جا ہے ظہور
عشق بازی میں یہ کافی ہے کرامات عجب

حضرت عشق کا کیا وصف قلم سے ہو رقم ۔ وہم ہستی کے ہر جانے کی علامات عجب
دل و جان تن کے جلاتے ہیں نہیں اسکو حذر ۔ دیکھو کیا طور ہے کیا نان ہے کیا گہات عجب
عشق میں آب و غذا خون جگر ہے یارو ۔ بیخودی میں جو بسر ہو تو ہے اوقات عجب
عشق ساقی ہو کرے جام جسے نظر عطا ۔ کون جانے ہے کہ ہیں مستون کی حالات عجب

میراں شاہ کر تو ثنا دل سے جناب چشتی
یہی کافی ہے مدح اور مناجات عجب

ردیف ت

ہے دل میں لکھوں احمد مرسل کی مناجات ۔ سب تن کو زبان سے کہیں صلوات پہ صلوات
انا احمدؐ بلا میم ہے اک حرف کی فرقت ۔ وہ حرف اٹھا دیکھو تو اک ذات ہے اک ذات
جب عرش خدا پر گئے احمد پئے معراج ۔ کیا خوب ملاقات ہوئی یارو ملاقات
بس اوّل و آخر ہے وہی ظاہر و باطن ۔ بولو تو بھلا یارو یہ کیا بات ہے کیا بات
جس رات ہوئی ذات محمدؐ کی حضوری ۔ وہ صلّ علےٰ رات وہ کیا رات ہے کیا رات
حضرت کی جدائی سے تو جینا ہوا مشکل ۔ یارب کہیں آجائے میری مرگ مفاجات
اقرار دیا بخشش اُمت کا خدا سے ۔ کیا لطف و کرم کی ہے عنایت کا مقامات
ہیں نبندہ ناچیز ہوں عاجز وہ ہے معبود ۔ واللہ یہی اپنی ہے ہو بات کی اک بات

میراں شاہ رہے دلمیں صبر کلمہ زباں پر
صابر کے گھر آئینگے یہ اوقات ہر اوقات

کہوں میں کس کسے در اپنی حقیقت ۔ دکہائی عشق نے جو جو مصیبت
یہ بازی عشق کی ہے جان بازی ۔ کوئی مرد خدا کھیلے یہ ہمت
کوئی پوچھے مزا کیا عشق میں ہے ۔ کہوں یارو اذیت ہے اذیت
ہوا جب عشق آکر دل میں داخل ۔ رہی ظاہر نہ وہ میری حثیت
جناب حضرت شاہ کھڑا ہے ۔ کرینگے آکے وہ میری حمیت

ملی ہے عشق بازی میراں شاہ کو
یہی ہے ذات باری کی مروت

اس عشق میں کیا خوب یہ ظاہر ہے کرامت ۔ دم سرد بدن زرد اور آنکھوں میں تراوت
اس عشق میں ہفتاد مراتب بکیے مولے ۔ اس عشق میں ہو ذکر و سے فرزند سخاوت
اس عشق میں یعقوبؑ کی نالہ و زاری ۔ اس عشق میں یوسف کو ملی چاہ میں راحت

اس عشق کی حالت کوئی منصور سے پوچھے
سولی پہ ادا شوق سے کی حق کی عبادت

اس عشق کا انجام کوئی گر مجھے پوچھے
شمشیر نے در کربلا وہ بلا پائی شہادت

ایران میں تھا قیس ہوا عشق میں مجنون
لیلی کی ہوئی عشق میں برباد شرافت

اس عشق نے اسرار خفی کردیے ظاہر
اس عشق میں ہوتی ہے محمد کی زیارت

اس عشق میں صابر ہے ہو جس شخص کو الفت
دوئی کا او بھے وہم خدا سے ہو رفاقت

ثابت جو رہا عشق میں وہ مرد خدا ہے
میران شاہ دکھا تو بھی ذرا اپنی شجاعت

امید وصل جانان میں کٹی کیوں دلفدا کی رات
قضا سے طول ہو جاتی ہے ہجر آشنا کی رات

مریض عشق کا دارو نہیں ہے جز جمال یار
شفائی الفور ہے بس خاص وصل دلربا کی رات

چڑھا کر تیوری سا جن گئے مجلس رقیبو میں
ہمارا آسرا ہے فقط واحد خدا کی ذات

دکھا کر پیٹ الٹ گھونگٹ نے مستانہ کیا مجھکو
رہا میں کروٹیں لیتا کہ جیسے ہو قضا کی رات

ہوا کیوں مان چار دن کی زندگانی پر سجن نازان
سروں پر موت پھرتی ہے سدا اپنی لگائی گھات

غضب اول کہوں میں قبر میں منکر نکیروں سے
ٹھہر جاؤ یہی ہے آمد ماہ لقا کی رات

ہوئی خورشید کی آمد ہو بس خاموش میران شاہ
صنم کی انتظاری آہ و زاری میں ادا کی رات

بہاتی ہے میرے دل کو سدا یار کی صورت
بس قابل دیدار ہے دلدار کی صورت

فرقت میں بھی ہوش و ہوا اڑ گئے یارو
دیکھو تو کوئی آن کے بیمار کی صورت

کس طور میں لوں یار کے قدمونکی بلائیں
ہوں اتنے گناہوں سے شرمسار کی صورت

غلطان ہوں تیری چاہ میں اے میرے یوسف
ہے ہجر ترا دل میں میرے خار کی صورت

میں تو تیرے کوچہ کی سدا خاک ہے چھانی
پھر مجھکو نظر آئے نہ کچھ پیار کی صورت

جینے کا ذرا کچھ نہیں جز وصل صنم کے
آئے ملک الموت تو غم خوار کی صورت

میران شاہ نواب حضرت شاہ بھیکھ سے کہدے
آیا تیرے دربار ہوں لاچار کی صورت

ردیف ث

مجھے ہے ہر دو عالم میں تمہارا آسرا یا غوث
کیا ہے جنے تمہارے نام پر تن من فدا یا غوث

تمہاری ذات عالی کے سوا حامی نہیں کوئی
ہے بس دل کی یہی حسرت کرو نظر عطا یا غوث

مدد یا قطب ربانی مدد محبوب سبحانی
مدد کر بحر حقانی طفیل مصطفے یا غوث

مدد یا پیر پیرانی مدد یا شاہ جیلانی
کرو مشکل کو آسانی جگت کے پیشوا یا غوث

مجھے تم بحر عصیاں سے نکالو بہر یزدانی
کرو بخشش مریدانی ہمیں بہر خدا یا غوث

ملایک جن و انساں ہیں نہیں کوئی تیری ثانی
دیکھاؤ حسن نورانی میرے ماہ لقا یا غوث

مریدی لاتخف اللہ ربی ہے کہا تم نے
نہیں کچھ خوف محشر کا ہو مشکلکشا یا غوث

تمامی مدعا میری تیری رحمت سے بر آوین
کرو زنگ دوئی سے آئینہ دل کا صفا یا غوث

سدا امید رکھتا ہے تمہارے در پہ **میر انشاہ**
کرو مقصود دل حاصل سمجھ اپنا گدا یا غوث

مجھے اتنا ستاتے ہو بھلا اے یار کیا باعث
نہیں تم عمر بھر میری ہوئے غمخوار کیا باعث

کمان ابروئے خم دم سے چلایا تیر مژگان کا
بنایا خاک تو وہ دل کو اے دلدار کیا باعث

نہیں دلمیں قرار اپنے زبان سے آہ و زاری سے
تجھے کیوں شہر ساری ہی بتا یکبار کیا باعث

تیرے کوچہ میں آتا ہوں کبھی دیدار کی خاطر
جھڑکتے ہو مجھے تم دیکھ کر سو بار کیا باعث

جگا کر کے عدم سے مجھکو پینے کا شور ہستی میں
سنائی بھی نہیں دیتی تیری رفتار کیا باعث

سمجھکر مجھکو بیگانہ ملے تم تو رقیبوں سے
مثال برق چمکے ہے زلف کے تار کیا باعث

نہ شب کو نیند آتی ہے نہ دن کو چین ہی مجھکو
تجھے الفت نہ دلداری نہ کچھ گفتار کیا باعث

مریض ناتواں ہوں میں محبت ہی طبیب اپنا
دوا دیتے نہیں یارو مجھے عطار کیا باعث

بجان و دل سے **میر انشاہ** کیا کر نام صابر کا
کیا دربار میں جا کر نہیں اظہار کیا باعث

ردیف ج

اے یار تو نے مجھکو ستایا تمہاری موج
اوس آتش ہجر میں جلایا تمہاری موج

اے جان تیرے فراق میں صدمے سہی بہت
اسپر بھی ہم نے لب نہ ہلایا تمہاری موج

ہیں تو تمہاری عشق میں دیوانہ بن گیا
بازار ہر گلی میں رلایا تمہاری موج

کس جرم میں یہ چاند سا مکھڑا چھپا لیا
اندھیر میری آنکھوں میں چھایا تمہاری موج

جانا گناہگار کی شاید سزا ہے یہ
دنیا و دین سے مجھکو اٹھایا تمہاری موج

فرقت سے غم الم کو سناؤں بھلا کسے
جز آپ کے کسی کو نہ پایا تمہاری موج

امیران شاہ کس زبان سے گلا کر سکے بھلا
کیا جانوں کیا ہے جی میں سمایا تمہاری موج

شکر خدا کہ دلبر تشریف لائے آج
کیا شاد دل کیا ہے بیٹھے بٹھائے آج

مدت سے لگ رہی تھی دل کو لگن سجن کی
اس عشق میں وہ دلبر دل میں لبھائے آج

فرقت میں اس صنم کے تو کیا کیا ستم اُٹھائے
کیا ہجر کی ہے طاقت گر منھ دکھائے آج

اس جلوہ گر صنم کی عجب ہے چمک دمک
سو لے تو کیا ہے جرأت جو تاب لائے آج

دلبر کی جو ادائیں دل میں سما رہی تھیں
وہ ناز سب خدا نے آنکھوں دکھائے آج

از فرش تا بعرش ہے سب سیرگاہ اپنی
اس عشق سے یہ کہدو اب گھر کو جائے آج

دوئی کا وہم دل سے جب سے اٹھا یا یارو
ممکن نہیں جو جسم میں تنکا سمائے آج

ساقی نے صاف جسکو مے بیخودی پلائی
کیا خوب لن ترانی مضطرب بجلائے آج

وصل صنم کی خواہش میراں شاہ جسکو ہووے
ہند الولی کے فوراً دربار جائے آج

وہی ظاہر میں ولی ہے وہی پنہاں کی بیچ
وہی آباد میں خوش ہے وہی ویران کے بیچ

کیا لاہوت سے ناسوت میں گیا اپنا نزول
آیا کس طور سے وہ صورت انسان کے بیچ

دیکھو قرآن میں وفی انفسکم صاف رقم
گوش میں ناک و لب و دیدہ و دہان کے بیچ

سنگ میں بحر میں اور خار میں ذرہ میں محیط
گل و گلزار میں اور سنبل و ریحان کے بیچ

اٹھ گیا نام و نشان اپنا تو مطلق ہے وہی
جب کھلی چشم تو دیکھا وہی ہر شان کے بیچ

وہم دوری کا اٹھے اور ہو ہستی سے بری
نحن اقرب ہی لکھا حضرت قرآن کے بیچ

قادری چشتی نظامی کہیں صابر مخدوم
میراں شاہ ہے وہی ہر طور سے ہر آن کے بیچ

ردیف ح

عشق نے دل کو جلایا تن بچاؤں کسطرح
لگ گئی سر پا تلک یارو بجھاؤں کس طرح

شعلۂ غیبی نے یارو کیا اثر دل میں کیا
جب رہا میں تو نہ باقی اب بتاؤں کس طرح

جب اٹھے ہم آپ سے اور خویش و بیگانے سے کیا
ہو گیا راز نہاں ظاہر چھپاؤں کس طرح

عشق سے پایا خدا کو بیخودی میں آپ کو
جسکا یہ احسان ہوا اسکو بھلاؤں کس طرح

عشق کی جب راہ میں ہم کر چکے سر کو فدا
ہے رضا تسلیم لازم بلبلاؤں کس طرح

عشق کا ہے فرش سے لے عرش تک یارو ظہور
جسم اور جان میں سمایا سر ہلاؤں کس طرح

میراں شاہ یہ فیض ہے درگاہ عالی چشت کا
سید شاہ بھیک کے اب در نہ جاؤں کس طرح

ردیف خ

مجھ دل جلے کو یارو پھر کیوں ستائے چرخ	کہدے کوئی نہ مطلق ہمکو رلائے چرخ
ہجر و فراق ہمکو تو خود رنج دے رہا ہے	گر کچھ رہا ہو باقی کیا ہی دکھائے چرخ
ہم تو برائے گردش پیدا ہوئے ہیں یارو	تو خود ہی مر رہے ہیں پھر کیوں کھپائے چرخ
بہر جمال جانان کرتے ہیں خاکساری	پھر ہم سے وہ خفا ہے آ کر منائے چرخ
کیا جانوں کس خطا سے جور و ستم ہے اتنا	طاقت بھی کچھ نہیں ہے آ ملائے چرخ
فرمان نحن اقرب محفوظ کی ندا ہے	پھر کس لئے وہ ہمکو در در پھرائے چرخ

میراں شاہ گر عطا سے بخشیں جو صب حساب
جو کچھ کیا سو وہ کرتا ہے جائے چرخ

ردیف د

یارب تو دکھا دے مجھے دربار محمدؐ	ہو جائے جو مشتاق کو دیدار محمدؐ
خارج ہے وہاں عقل طبیبوں کی سراسر	جس دل میں سرایت ہوا آزار محمدؐ
اے ساقیا اک بادۂ وحدت کا عطا کر	کھل جائے کہیں قلب میں اسرار محمدؐ
رہتے ہیں سدا در پہ ملایک پئے تسلیم	ہے عرش سے اعلے در و دیوار محمدؐ
کچھ خوف نہیں روز حشر کا اسے مطلق	پہنچا جو کوئی شوق سے زوار محمدؐ
پہنچائے خدا شہر مدینہ میں جو مجھکو	ہو جاؤں دل و جان سے بلہار محمدؐ

میراں شاہ وسیلہ ہے علی شیر خدا کا
دکھلائیں گے وہ لطف سے گلزار محمد

اے یار مجھکو شام و سحر ہی تمہاری یاد	کچھ سوجھتا نہیں ہے مگر ہے تمہاری یاد
جنت کی بس طلب ہے نہ حور و قصور کی	دوزخ کا کچھ نہیں ہے حذر ہے تمہاری یاد
مثل حباب کے مجھے نابود بود ہے	آدم سے تا بروز حشر ہے تمہاری یاد
فی الارض والسماء میں سمائے بھلا کہاں	واللہ جسم و جان و جگر ہے تمہاری یاد
پوچھیں گے کیا وہ ہم سے نکیرین قبر میں	واہ رے صنم بے خوف و خطر ہے تمہاری یاد
بے یاد آپکے تو سروکار کچھ نہیں	لا علم و عقل اور نہ ہنر ہے تمہاری یاد

میراں شاہ کیا زباں سے بھلا میں ثنا کروں
ہر دم جناب چشت کے در سے تمہاری یاد

اس عشق نے عالم میں مجھے کر دیا برباد	مشتاق میں ہوں جسکا وہ ملتا نہیں فریاد

اب کیا ہی کروں کس سے کہوں حال دل اپنا
بے میری خبر یار کوئی دم کا ہوں مہمان
دل لیکے بھی افسوس نہ سلجن ہوا اپنا

بیداد ہے بیداد ہے بیداد ہے بیداد
ایسا تو نہیں کوئی سدا جسکی ہے بنیاد
ایسا تو وہ عالم میں کوئی بھی نہیں آزاد

میراں شاہ ہو دلمیں تو حیران و پریشان
کردینگے ابھی حضرت صابر تیری امداد

روئت نما خدا ہیں شاہ ولی محمدؒ
آگاہ سر مخفی دریا رفیض عرفان
قرب حضور عالی آن ذات لایزالی
اوصاف لابیان ہیں قاصر میری زبان ہی
عصیان سے پاک کردیں دیکھیں جو یک نظر سے
صورت میں ماہ انور طاقت میں شیر صفدر

ہادی رہ نما ہیں شاہ ولی محمدؒ
منشا دل کشا ہیں شاہ ولی محمدؒ
مقبول مصطفے ہیں شاہ ولی محمدؒ
خواجہ ہیں پارسا ہیں شاہ ولی محمدؒ
ایسے ہی باسخا ہیں شاہ ولی محمدؒ
منظور مرتضے ہیں شاہ ولی محمدؒ

میراں شاہ خاص قبلہ و کعبہ ہیں علین تیرے
محبوب چشتیا ہیں شاہ ولی محمد

ردیف را

اے میرے صابر پیارے بے خبر
درد دل کس سے کہوں ہیں تم سوا
ہجر نے پھونکا ہے میرا تن بدن
فقر ہے تم سے جہاں میں جلوہ گر
یا علاؤالدین تم بن کون ہے
فرقت و غم نے رلایا ہے مجھے
کیا تمہاری خاکساری ہے مجھے
بحر عصیاں میں ہوں ڈوبا راتدن

آپڑا ہوں در تمہارے بے خبر
دین و دنیا کے سہارے بے خبر
اٹھتے ہیں دل سے شرارے بے خبر
دین احمدؐ کے ستارے بے خبر
ہادی و مولے ہمارے بے خبر
کوچہ و بازار سارے بے خبر
علین وحدت کے اسارے بے خبر
اب کرو جلدی کنارے بے خبر

میراں شاہ عاجز بیچارہ ناتوان
کس کے در جا کر پکارے بے خبر

شکر صد شکر کہوں دل ہے فدائے صابر
کسطرح جلوہ صنم ماہ لقا کا دیکھوں
راز پنہاں جو حقیقت کی عیاں ہو ان سے

خاکسار و سگ دربار و گدائے صابر
صاف ہو دل جو مگر پردہ اٹھائے صابر
اپنا گر لطف سے دیدار دکھائے صابر

اکدم یاد سو ا پیٹے میں آتا ہی نہیں
خاص کلیر ہے مجھے حضرت خانہ کعبہ
جائی مردہ جو حضوری میں تو دینی میں جلا

یاد صابر ہے وہ یاد خدا ہے صابر
کھول لپیاں تجھے وضے یہ بلائے صابر
قم باذن اللہ ہے واللہ ندائے صابر

کچھ نہیں خوف و خطر حشر کا میراں شاہ ہے مجھے
اپنی رحمت سے جو دامن میں لگا ئے صابر

مدینہ لے کے مجھی مجھکو دلا دے صابر
شربت وصل بالطاف و کرم ای شاہان
دور ہو دل سے دوئی اور خیال باطل
کیجیے راز حقیقت سے مجھی محرم راز
اپنے دربار معلےٰ میں بلا لو مجھکو
جان و تن ہے تیرے نام پہ قربان کیا

اب تو مشتاق کو دیدار دکھا دی صابر
نظر رحمت سے تو اک جام پلا دی صابر
میری ہستی کا بھی رخت جلادی صابر
کر کے بیخود بدم مست بنا دے صابر
خواب غفلت سے بھلا تو جگا دی صابر
رنج فرقت کا میری دل سے اٹھا دو صابر

لو خبر ہے سگ دربار سدا میراں شاہ
زیر دامن تو مجھے اپنے لگا دے صابر

یارب کہیں آجائے مجھے جسکا ہے آزار
ہے سخت زبون یار کی فرقت کا تقاضا
وہ حسن ہیں یوسف سے مثال مہ انور
کیا وقت تھا جس وقت ہوا عشق صنم کا
سب کچھ ہے دیا ہائے ولیکن وہ خفا ہے
اے باد صبا لادے پتا مجھ سے پیا ہے

میں ہوں متلاشی ہمہ دم بر سر بازار
ہوں رات کو بیدار تو دن کو بدل زار
میں غرق ہوا چاہ میں اسکی پئے دیدار
آواز الستم کی نہ کن سے تھا سروکار
ایماں دل و جان تلک اور مئی اسرار
رخ اسکا ہے والشمس و قمر زلف ہے خمدار

میراں شاہ تو کر عرض وہ ہے شاہ نجف سے
حامی ہیں تیرے شیر خدا حیدر کرار

مجھے ورد زباں ہے شام و سحر یا گنج شکر یا گنج شکر
ہے دم میں بھی اور تن میں بھی ہر آن وظائف میں بھی
ہے علم و عمل بیجا ل ہو نمیں ہی رمل و جفر ہی فال معنمیٰ
جب روشن نام عزیز ہوا مخفی و جلی کا دیدہ ہوا
محبوب خدا یا گنج شکر تم بہر خدا لو میری خبر
گیا اک پٹن ہو تمہارا وطن ہر دل کو لگی ہو تمہاری لگن

اگر رکھتے ہے صفا پیدل کو ذکر یا گنج شکر یا گنج شکر
غافل نہ ہوا ہوں کبھی دم بھر یا گنج شکر یا گنج شکر
پیشہ ہے میرا اور خاص ہنر یا گنج شکر یا گنج شکر
ہے کون دوکان میں فیض کا در یا گنج شکر یا گنج شکر
اب آن پڑا ہوں آپکے در یا گنج شکر یا گنج شکر
ہے عین کرامت کا ہی اثر یا گنج شکر یا گنج شکر

بس میران شاہ کر غزل ختم چلتا نہیں آگے میرا قلم
بلہار کر اپنا جان و جگر یا گنج شکر یا گنج شکر

مجھے اپنا پاک جمال دکھا یا حضرت بابا گنج شکر
ہیں آپکے در پر آن پڑا یا حضرت بابا گنج شکر

اے مظہر نور ذات خدا ای قطب ربانی روز جزا
مجھے اپنے دامن بیچ لگا یا حضرت بابا گنج شکر

جو آپکے در پر آتا ہے سبھی مقصد دل لیجاتا ہے
وہ قرب حضوری پاتا ہے یا حضرت بابا گنج شکر

جو آپکے در سے پار ہوا وہ محرم حق اسرار ہوا
پی جام وصل سرشار ہوا یا حضرت بابا گنج شکر

اے مرشد عین علاؤ الدین ای ناز نیاز علاؤ الدین
اے چشتی چراغ نور یقین یا حضرت بابا گنج شکر

تم شاہنشاہ پٹن کی ہو مالک ہر ملک وطن کے ہو
مختار بہشت عدن کی ہو یا حضرت بابا گنج شکر

بس میراں شاہ کر بند زبان کیا وصف کرونگی زبانی عیاں
خود آپ خدا ہی کرتے ہی بیاں یا حضرت بابا گنج شکر

دنیا و دین کیا ہی ہم ہیں فدائے صابر
راضی ہیں ہم تو اسمیں جو ہی رضائے صابر

ہستی و وہم باطل مطلق رہے نہ باقی
اک جام گر عطا ہے ہمکو پلائے صابر

حور و قصور کا ہوں طالب نہ حرص جنت
سایہ ہے میری سر پہ سایہ ہمائے صابر

دیکھا تو ہر طرف ہیں جلوہ ہی خاص چشتی
اگر غور دل میں دیکھو نور لقائے صابر

ظاہر ہیں عین باطن باطن ہیں عین ظاہر
ہے ابتدائے صابر اور انتہائے صابر

حاصل ہوا ایک پل میں اسرار لایزالی
مشتاق ہوکے دل سی دربار جائیے صابر

میراں شاہ تجھکو ہیبت ہے کیا خوف روز محشر
جیسا ہو کہ میں ولیکن ہوں خاک پائے صابر

عشق نے مجھکو ستایا میری پیاری صابر
فرقت غم نے جلایا میرے پیارے صابر

واسطے گنج شکر پیر کا لو جلد خبر
حال دل تجھکو سنایا میرے پیارے صابر

تیری دربار کی ہے خاک مجھے خاک شفا
ہے یہی دل میں سمایا میرے پیارے صابر

اے میرے عقدہ کشا ای میرے کلیر والے
کیوں مجھے اتنا رلایا میری پیاری صابر

دین و دنیا کی ہوس چھوڑ رہا حال جنون
سر باز ار پھرایا میرے پیارے صابر

عرش اعلیٰ سے تو آگے ہی ہوا اسکا مقام
جسکو دامن میں لگایا میری پیاری صابر

میراں شاہ تو ہے طالب قرب حضوری ہو سدا
اسلئے ملکھڑا چھپایا میرے پیارے صابر

کیوں خفا ہم سے ہو میرے دلدار
کسی جملے کروں حال دل اظہار

ناسوا تیرے دل ربا میرے	دین و دنیا میں کون ہے غمخوار
فرقت غم سے مر گیا ہوں میں	مجھکو بہر خدا اب دکھا دیدار
تم تو خوب اچھے پردہ دل میں	جستجو میں ہوئے سینکڑوں بیمار
کر دیا ہمنے جان و دل قربان	اے میری پیارے مظہر الاسرار
آگ ہجراں میں جل گیا ہوں میں	ہجر وحدت کی اب دکھا گلزار

میراں شاہ جلدی اب تو چل پیارے
خواجہ پیر ولی ہند کے دربار۔۔

کس گھات سے نکلا ہے تو اے شوخ ستمگر	سب دیکھنے والوں کے ہوئے صف ہمہ تن
شعلے میں بھبوکے ہیں میاں تیری ادائیں	عاشق کو فراموش ہوا خاک کا بستر
جس دل کی ہوا سامنے آکر جو تیرا عشق	لغزش نہ ہوئی اُسکو ذرا دار پہ چڑھ کر
بے وصف کرشمہ ہے تیرے ناز میں پیارے	شرمندہ ہیں افلاک پہ شمس و مہ و اختر
بو حضرت انساں کی ہے تیری لبوں میں	اُس بو سے ہوا عارفوں کا سینہ معطر
چالاکیٔ رفتار کے قرباں ہوں میں تو	یا عرش پہ یا عالمِ ناسوت میں اکثر

میراں شاہ نہیں اور ہے کچھ طور ہے یارو
یہ لطف و عنایات ہے بس حیدرِ صفدر

خاص محبوب خدا پیرانِ پیر	مرشدِ اہل صفا پیران پیر
بادشاہ دو جہاں مختار دین	گمرہوں کے رہنما پیران پیر
دستگیر بیکساں آرام دل	ہر مرض کے ہیں دوا پیران پیر
غوث صمدانی شفیق انس و جان	ہادیٔ شاہ و گدا پیران پیر
محرم راز الٰہی حق نما	ساکنِ عرش علا پیران پیر
شاہ شاہان قطب عالم فخر دین	فیض بخش با سخا پیران پیر
عالم علم حقیقت احمدی	بحر عرفان اولیا پیران پیر
یا محی الدین لو میری خبر	ہوں تیرے در کا گدا پیران پیر
عاجزوں کے مونس و غمخوار ہو	مدعا دل کا دلا پیران پیر
از طفیل مرتضےٰ و مصطفےٰ	کر مدد اس وقت یا پیران پیر

میراں شاہ کی عرض ہے یہ دم بدم
دے مجھے اپنا لقا پیران پیر

ردیف ز

عشق پنہاں جس دل کو لگا کون ہے دل سے محرم راز ... جو گذرا سو دل نے سہا کون ہے دل سے محرم راز
دل کی لگی جس دل کو لگی وہ دل پھر غیر نہیں ... آپ ہیں اپنا یار ہوا کون ہے دل سے محرم راز
دل ہی کرے دل کو عیاں دل ہی میں ہے اسرار نہاں ... آئینے میں دل کو عرش خدا کون ہے دل سے محرم راز
دل میں سبھی ہے نور و ظہور علم صفات سے ہے معمور ... دل ہے آئینہ روئے نما کون ہے دل سے محرم راز
دل میں یقین اور دین نبی دل میں فخر الفقر علی ... دل میں صبر تسلیم و رضا کون ہے دل سے محرم راز
دل میں جناب معین الدین قطب الدین فرید الدین ... دل میں نظام الدین کی جا کون ہے دل سے محرم راز

دل ہی میں ہے مخدوم علی صابر پیر خدا کے ولی
میراں شاہ ہو دل سے فدا کون ہے دل سے محرم راز

ردیف س

دل ستانا چھوڑ دے بہر خدا اے یار بس ... وصل کا ہم سے تقاضا بس نہ کر ہر بار بس
جل گیا ہے آتش سوزاں میں دل اے گلبدن ... کیوں نہیں دیتے ہو تم اپنا مجھے دیدار بس
سخت حیراں ہو رہا ہوں فرقت غم سے صنم ... جلوہ حسن ازل دکھلا مجھے دلدار بس
اے میرے ہمدم مسیحا لے خبر ہوں جاں بلب ... انتظاری میں ہوا ہوں میں ترا بیمار بس
یا علاؤ الدین تم بن کون ہے حامی میرا ... کیوں نہیں لیتے خبر اے محرم اسرار بس

میراں شاہ کی التجا ہے عقدہ دل ہو کشا
اے میرے مونس نگہبان اے میرے غمخوار بس

ردیف ش

سدا ہے دل کو اے پیارے تیری دیدار کی خواہش ... کفر اسلام اور تسبیح نہ ہے زنار کی خواہش
نہ ہوش اپنا رہا مطلق بجز مخفی تصور کے ... مقام غور ہے بس عشق کے بیمار کی خواہش
فنا کر آپ کو دیکھا بہر مظہر توئی ہیں تو ... ولیکن دل میں رہتی ہے تیری رفتار کی خواہش
میاں بحر وحدت میں ہوا جو غرق با معنی ... تکلف جب ہوا غالب اسی کیا یار کی خواہش
پکارا جب انا الحق تو کہاں منصور تھا یارو ... نہیں ہے جبکہ غیر اللہ تو پھر کیا دار کی خواہش
ہے شمع روئے جاناں پر جلا جو مثل پروانہ ... ہو یار دو کہاں پھر اسکو پانچ اور چار کی خواہش

ولی ہند اجمیری سے ہے فریاد میراں شاہ
یہی ہے جستجو ہر دم تیرے دربار کی خواہش

ردیف ص

صنم مجھکو تیری ہی ہے یاد خالص — ولیکن ہیں تو ہوں بے یاد خالص
ہوا ہے جب سے مجھکو عشق دیدار — تمہارے در پہ ہے فریاد خالص
نہیں حامی کوئی غمخوار و مونس — مگر ہے آپ کی بیداد خالص
اگر نفرت ہے دیدار لقا سے — کوئی ہیجو یہاں جلاد خالص
پھروں بن بن مثل مجنوں وحشی — بر دلے کی طرح برباد خالص
سخن شیرین کبھی کیجے زبان سے — ہیں ہوں مشتاق چون فرہاد خالص

بس اب تو میراں شاہ کر تو غزل ختم
ردیف خاص ہے یہ صاد خالص

ردیف ض

یا بھیکھ مجھکو آپ سے ہر بار ہے غرض — فیض عام دو جہاں ہیں یہ دربار ہی غرض
کیا فکر و غم گناہ صغیر و کبیر کا — مشکل کشا جو آپ کی سرکار ہے غرض
روشن جناب چشت کے گھر کا چراغ ہو — مخفی جلی سب آپ پہ اظہار ہے غرض
ممکن نہیں جو عقدہ کشائی نہ ہو سکے — جو آپ سا ہو محرم اسرار ہے غرض
دنیا و دین کی مجھکو بس اب کچھ ہوس نہیں — گر ہے تو مجھکو عشق کا آزار ہے غرض
دوزخ بہشت سے مجھے راحت نہ رنج ہے — بندہ فقط یہ طالب دیدار ہے غرض

یا بھیکھ میراں شاہ کو عطا ہو شراب شوق
جز ذات غیر سے نہ سروکار ہے غرض

ردیف غ

دل لیگیا ہمارا دل دار بیدریغ — مطلق نہ پھر دکھایا دیدار بیدریغ
گھایل کیا ہے اسکی ترچھی نگاہ نے یارو — ہے دمبدم چمکتی تلوار بیدریغ
دکھلا کے ناز اپنا کھینچا ہے طرف اپنی — ہوا ہے مجھکو یار و گھر بار بیدریغ
مشتاق ہوں میں اسکی زلف سیاہ کے خم کا — شاید وہ اس لیئے ہے بیزار بیدریغ
عاشق خراب خستہ کے جل جانیکے لیئے — ہوتی ہے آگ عشق کی ہشیار بیدریغ
جلوہ بتوں کا دیکھ فضا ہوتی ہے نماز — برہمن نے توڑ ڈالی ہے زنار بیدریغ

میراں شاہ اپنے دل کی تو سب آرزو سنا
چلکر جناب چشت کے دربار بے دریغ

ردیف ف

کیا عجب چشم ہی معشوق کی تیر بہدف
کر لیا صاف نشانہ دل عاشق کا بانف

کیا ہی اسرار نہاں عاشق و معشوق میں ہے
سبھی مشتاق رہا اسکے رسولان سلف

سہ گئی جور و جفا سر پہ جو امت کے لئے
ہائے احمدؐ کے نواسے جو علیؓ کے ہیں خلف

کیوں نہوں بحر کرم کی وہ گہر پاک لطیف
جنکی ماں فاطمہؓ خاتون قیامت ہو صدف

ہوئی معراج محمدؐ کو تو بر عرش برین
پئے تعظیم ملائک تھی کھڑی باندہ کی صف

اے دلا تو نہو مغموم برائے حاجات
پیشوا خود ہیں تیرے ہر دو جہان شاہ نجف

میراں شاہ فارسی عربی نہ پنجابی کی خبر
ذات حسنی کے سوا مجھکو نہیں یاد حرف

ردیف ق

الحمد و لاسید ابرار کا ہے عشق
کر شکر خدا احمد مختار کا ہی عشق

کعبہ ہیں ہوا پشت محمدؐ پہ جو اسوار
اس شیر خدا حیدر کرار کا ہے عشق

و لبند علیؓ فاطمہ اظہار کے فرزند
اک شاہ حسنؑ حامی غمخوار کا ہے عشق

خنجر کے تلے جسنے نماز عصر ادا کی
شاہ شہداس سر انوار کا ہے عشق

سقا سکینہ جو ہوا نہر پہ مقتول
اس حضرت عباس علمدار کا ہے عشق

اونٹوں کی رسن ہاتھ رہ شام روانہ
اس شاہ ہدا عابد بیمار کا ہے عشق

کیا عشق خدا جسمیں ہوئے قتل بہتر
وہ صلّ علیٰ حرؑ وفادار کا ہے عشق

یاران کی مدد اور مع چاردہ معصوم
جو خان خدا چشت کے دربار کا ہی عشق

میراں شاہ تیرا مرشد و مولے وہی ہادی
سید حسنی محرم اسرار کا ہے عشق ..

ردیف ک

در ہر دو جہاں عشق کا آزار ہے بیشک
دیکھو جسے اچھا وہ ہی بیمار ہے بیشک

کیا جانے کوئی دل کی حقیقت کو بجز دل
موسیٰ کی طرح طالب دیدار ہے بیشک

واقف نہ کوئی ہے کسی دوزخ کسی جنت
سب مستعد رحمت غفار ہے بیشک

جس دلمیں میاں ہجر ہی یوسف کی تمنا
جاتا وہ سدا بر سر بازار ہے بیشک

صحرا میں اگر وصل صنم ہو گیا حاصل
فردوس ہے جنت ہی وہ گلزار ہے بیشک

عاشق کو بہشتوں میں نہو یار کا دیدار
دوزخ ہے جہنم ہے وہی نار ہے بیشک

عاشق ہوا اگر کوچۂ دلدار میں بیجان
بس عشق کے میدان میں ہشیار ہے بیشک

میراں شاہ تجھے کیا ہے گناہوں سے سروکار
شافع حشر احمد مختار ہے بیشک

فرقت میں مصطفےٰ کی یارو سدا ہوں غمناک
ہے ورد مدام وظیفہ یا بادشاہِ لولاک

جبریل جسکے در کا خادم ہے خاص دربان
ہے منتظر جن و ملائک سب ساکنان افلاک

وہ سید البشر ہے ہیں شافع روز محشر
نور ظہور انکا تحقیق خاص املاک

دھوئے زبان عطر سے تب نام لے محمد
حاصل ہو شاخ طوبےٰ کرے وہ نہیں مسواک

ہے دل میں شوق ہر دم دیکھوں جمال احمد
ہو جلد میراں شاہ تو ہوشیار اور چالاک

تعریف مصطفےٰ کی لکھوں میں کہاں تلک
سب علمائے کا شور ہے کرو بیان تلک

لولاک کا چھتر سر پہ نور رب جلیل ہے
طاقت کہاں جو وصف میں لاؤں زبان تلک

اسرار احمدی کا جلوہ ہے ہر دو عالم
روشن ہے نور فرش سے تا آسمان تلک

روح الامیں ہے خادم دربان حضور کا
باطل کیا ہے کفر کو نام و نشان تلک

ہے آرزو سلطے دل کہ مدینہ کو سر کے بل
امداد ہو حضور کی پہنچوں انکے صحن تلک

بس اور طہٰ لقب ہیں حضور کے
پوچھو ذرا یہ حافظ قرآن خوان تلک

یارب جو میراں شاہ کو زیارت ہو نصیب
عاجز کی التجا ہے فقط خواجگان تلک

سر خفائی میرے مخدوم پاک
گنج عرفانی میرے مخدوم پاک

محو ہیں بحر حقیقت دم بدم
اعظم الشانی میرے مخدوم پاک

آپ ہیں عرش و سما میں جلوہ گر
روئے سبحانی میرے مخدوم پاک

خاص ہیں اولاد نور العین میں
شاہِ جیلانی میرے مخدوم پاک

مظہر نور الٰہی بے مثل
رتبہ لاثانی میرے مخدوم پاک

سالکم مجذوب کامل ہو گئے
ستر پنہانی میرے مخدوم پاک

جو گیا کلیر میں اس کو دیتے ہیں
فیض روحانی میرے مخدوم پاک

لیتے ہیں دامن میں زائر کو چھپا
ذات رحمانی میرے مخدوم پاک

میراں شاہ کیا وصف صابر کر سکوں
نور نورانی میرے مخدوم پاک

ردیف ہ

ردیف لام

پوچھے کوئی گر ہم سے ہے کیا عشق کی منزل
ثابت کرے منصور سے جا عشق کی منزل

تبریز نے خود عشق میں آ کھال اتاری
کیا خوب ہوئی دل سے ادا عشق کی منزل

سرمد نے دیا سر پئے خوشنودئ معبود
کہتے ہیں اسے مرد خدا عشق کی منزل

کیا جانے کوئی لیلی و مجنوں کی حقیقت
پیشانی پہ تھا ان کی لکھا عشق کی منزل

کیا عشق میں سر کر دئے قربان بہتر
سطے کر گئے شاہ شہدا عشق کی منزل

کیا عشق سے ہے نفس پرستوں کو سروکار
بس جانتے ہیں مرد خدا عشق کی منزل

میراں شاہ ہوا عشق میں گھر عشق کا روشن
شاہ بھیکھ سے تو مانگ سدا عشق کی منزل

محبت میں ہے کیا حاصل / بتا دیوے کوئی کامل
تڑپنا خاک ہو جانا / چہ نادان اور کیا عاقل
سدا دل میں پریشانی / جدائی دم بدم شامل
ملامت اور بدنامی / دل سوزاں جگر گھایل
دلا دربار جاناں میں / نہ پرسش نہ کوئی عادل
پئے دیدار دلبر کے / ہوا حیران و جگر مائل
تصور ہے **میراں شاہ** / کبھی یک دم نہ ہو غافل

ستایا دلبر نے دل ہمارا کہیں کسیکو تو کیا ہی حاصل
رہا نہ مطلق کچھ اپنا چارا کہیں کسیکو تو کیا ہی حاصل

یہی ہے ناز و ادا بتوں کا دکھا کے چھلبل بنا نہ بسمل
نہ کچھ عدالت نہ کچھ سہارا کہیں کسیکو تو کیا ہی حاصل

ہوئیں صنم سے جو چار آنکھیں تو ابرو کمانکو کھینچا
جگر میں مژگان کا تیر مارا کہیں کسیکو تو کیا ہی حاصل

ہے عشقبازی میں جانبازی لکھا پڑا ہے بہت سراکجا
اب ایسیں شکوہ غلط ہے سارا کہیں کسیکو تو کیا ہی حاصل

جو اسمیں راز نہاں ہے یارو نہیں ملا تک بھلے اس سے آگاہ
بس اب لازم ہے آشکارا کہیں کسیکو تو کیا ہی حاصل

نہ دل ہے اپنا صنم کا دل ہے وہی ہے مختار جان و تن کا
اب اپنی ہستی ہے ہی کنارا کہیں کسیکو تو کیا ہی حاصل

جب ایسا **میراں شاہ** سر کامل ہے پیر چشتی ولی محمد
اسی کا آنکھوں میں ہے نظارا کہیں کسیکو تو کیا ہی حاصل

دلا یاد خدا سے ہو نہ غافل
تو اپنے مدعا سے ہو نہ غافل
شہ لولاک احمد فخر انسان
محمد مصطفی سے ہو نہ غافل

ابو بکرؓ و عمرؓ عثمان عفان
امام ہر دو عالم سرو قامت
بلا و شمن سے جسکو آب خنجر
جناب حضرت سجاد عالی
رہ اسلام کے ہادی ہیں جعفر
شہ عرفان محرم راز پنہان
امام باکرم باقرؓ جو امداد
تقی تکیہ ؛ تقوے غیر معبود
نقی کا نام ہر دل پر رقم ہے
امام المتقین موسیٰؑ کاظم
امام عسکری حامی ہیں تیرے
امام مہدی آخر زمان ہیں
جناب غوث اعظم شاہ جیلان
معین الدین اجمیری شہ ہند

علی مشکل کشا ہے ہو نہ غافل
تو حسنؓ مجتبیٰ سے ہو نہ غافل
شہید کربلا سے ہو نہ غافل
کبھی زین العبا سے ہو نہ غافل
سدا صادق صفا سے ہو نہ غافل
علی موسے رضا سے ہو نہ غافل
کریں نظر عطا سے ہو نہ غافل
تو اوس ماہ لقا سے ہو نہ غافل
صحیح صاحب حیا سے ہو نہ غافل
مرض دل کی دوا سے ہو نہ غافل
وصی شاہ دوسرا سے ہو نہ غافل
شہ ارض و سما سے ہو نہ غافل
تو محبوب خدا سے ہو نہ غافل
معلے چشتیا سے ہو نہ غافل

فدا کر جان و دل میران شاہ ہر دم
تو اپنے پیشوا سے ہو نہ غافل

در کلیر سے فیض عام ہوا مخدوم علی صابر کامل
ہے مظہر نور خدا صابر اور ہادی راہ نما صابر
ہیں مالک ملک ولایت کی مختار ہیں راہ ہدایت کے
کہتے ہیں جسے سب عرش بریں ہے خاص یہی کلیر کی زمین
اے محرم راز نہاں و عیاں کیا وصف کروں نہیں تاب بیاں
ہو صاف جو دل ہر رنگ دوئی بطفیل جناب گنج شکر

مشہور جہان میں نام ہوا مخدوم علی صابر کامل
مقبول ہوا جس نام لیا مخدوم علی صابر کامل
مجھے ورد صبح اور شام ہوا مخدوم علی صابر کامل
وہی قاب قوسین مقام ہوا مخدوم علی صابر کامل
عاجز سخن میں غلام ہوا مخدوم علی صابر کامل
یہی دل میں وظیفہ مُنوا مخدوم علی صابر کامل

کر شکر خدا کہ تسکین ہوئی تجھے میر الشاہ
بانظر عطا انعام ہوا مخدوم علی صابر کامل

ردیف م

جس طرف مشکل کشا ہے کیا ہے غم
جسکو اسد اللہ حق نے خود کہا

اسم اعظم مرتضیٰ ہے کیا ہے غم
رحمت شیر خدا ہے کیا ہے غم

بحکم نبی محمد نے کہا ۔ داد خواہ انبیا ہے کیا ہے غم
محرم راز نہان و ہم عیان ۔ سر عرش کی وہ دولت کیا ہے غم
مرتبہ الفقر فخری کا ملا ۔ ساکن عرش علا ہے کیا ہے غم
دیکھئے قرآن میں سورہ ہل اتی ۔ خود خدا کرتا ثنا ہے کیا ہے غم
ہے علیؓ بیشک وصی دوجہان ۔ شافع روز جزا ہے کیا ہے غم
خود ہے حضرت نے کہا اپنا وصی ۔ ہر دو عالم رہنما ہے کیا ہے غم
ہے امام شاہ ولایت راہ دین ۔ جب کہ ایسا پیشوا ہے کیا ہے غم
ہفت زن خیبر شکن اور بت شکن ۔ فیض بخش اولیا ہے کیا ہے غم
نعمت راہ خدا خود نان جو ۔ وارث صبر و رضا ہے کیا ہے غم
کر مدد اے مددیاد شاہ لافتیٰ ۔ آپ کے در التجا ہے کیا ہے غم
دشمنوں کے فتنہ و شر سے دی امان ۔ بس وسیلہ آپ کا ہے کیا ہے غم
یا علیؓ بھر حسنؓ بھر حسینؓ ۔ اب طلب نظر عطا ہے کیا ہے غم

میران شاہ کیا حال دل ظاہر کرے
آپ کا سب آسرا ہے کیا ہے غم

در روز ازل عشق کے بیمار ہوئے ہم ۔ لو قالو بلیٰ کہہ کے گرفتار ہوئے ہم
کچھ عالم لاہوت میں فرقت تھی نہ یارو ۔ اس ہستی موہوم میں لاچار ہوئے ہم
طاعت کے لئے عالم ملکوت نہ تھے کم ۔ ہیں عشق میں جلنے کے سزاوار ہوئے ہم
جز اپنے تو یوسف کی تمنا نہیں رکھتے ۔ بازار محبت میں خریدار ہوئے ہم
ساقی نے دیا جام فنا نظر عطا سے ۔ فی الفور وہیں پیتے ہی سرشار ہوئے ہم
جب دل میں ہوا شوق چلوں یار کو دیکھوں ۔ راہی طرف کوچہ و بازار ہوئے ہم

میران شاہ سمجھتے ہیں نہ ہم آپ کو اپنا
واللہ حسن یار پہ بلہار ہوئے ہم

عجب جان بازی ہے عشق صنم ۔ سدا دل پہ رہتا ہے رنج و الم
اشد من الموت ہے انتظار ۔ ہے جینے سے بہتر نکل جائے دم
جہان میں کرے عشق رسوا خراب ۔ کمر خم دم سرد آنکھوں میں نم
ہے دشمن دلی چار چیز دل کا عشق ۔ یگانہ بیگانہ حیا آبرو شرم
کئی ہجر میں جو عمر سب گذر ۔ تو بہتر تھا ہستی سے ملک عدم

جو منصور نے دار منظور کی
رکھا عشق میں جبکہ اپنا قدم

نہ کر دل میں خوف و خطر میران شاہ
رہے پیر صابر کا تجھ پہ کرم

اے یار تیرے عشق میں بیمار ہوئے ہم
زلفِ سیاہ میں جو گرفتار ہوئے ہم

لاہوت سے نزول جو ناسوت میں کیا
حسنِ ازل کے طالب دیدار ہوئے ہم

ساقی تیری شراب کا کیا وصف ہو سکے
پیتے ہی مست بیخود و سرشار ہوئے ہم

جبسے ہوا فراق عدم بارگاہ سے
ہستی کے بیچ اُن کے لاچار ہوئے ہم

اسلام و کفر سے نہ سروکار ہے ہمیں
جبدم ہم اپنے یار سے دوچار ہوئے ہم

ایسا جلایا عشق نے مطلق نہ کچھ رہا
پر عشق سے تو محرم اسرار ہوئے ہم

میران شاہ دل میں دید جمال صنم ہوئی
سائل جناب چشت کے دربار ہوئے ہم

عشق نے کیا کیا دکھائے درد و غم
دل سے جاری آہِ سوزاں چشم نم

خاک کر ڈالا ہے میرا تن بدن
سوختہ جاں کے لئے سو سو ستم

ہائے کیا حق نے لکھا میرا نصیب
آتش دوزخ ہے فرقت کا الم

ہے فراموشی میرے دلدار کو
ہے ولے وہ یاد مجھکو دم بدم

یا معین الدین چشتی لو خبر
آ پڑا ہوں آپ کے زیر قدم

کس طرح تسکین ہو جز وصل دوست
مظہر نور خدا ہے وہ صنم

کوئی جانان ہیں تو اب چل میران شاہ
کوچۂ دلدار ہے باغ ارم

کیا لکھوں اس عشق نے کیا کیا کیا مجھ پر ستم
تن جلا اور من جلا باقی رہا دل پر الم

کچھ خبر اپنی نہ مجھکو اور نہ عالم کی رہی
کر دیا مجنون و شیدا ماسوا ذات صنم

رخت ہستی کا جلایا اور اٹھا وہم دوئی
اصل تھا جو رہ گیا باقی ہوا سودا ختم

یہ خلل تھا دل میں ہو نہیں دوزخی یا جنتی
لی خبر صابر نے میری تب اٹھا سارا بھرم

ہے فنا جو عشق میں اور وہ ہے حیّ لایموت
قطرہ دریا میں ملا دریا ہوا سارا بہم

جو کوئی اس عشق کے اسرار سے واقف نہو
اسنے کھویا مفت میں افسوس ہے اپنا جنم

جب کیا جام محبت مجھکو مرشد نے عطا
میران شاہ نے شاد ہو کر سر جھکایا زیر قدم

گہایل شوخ نظر یار کے ہم ہیں پر غم
وصل دلبر ہے میرے زخم جگر کا مرہم

کون پوچھے ہے میاں حال دل زار میرا
نہ کوئی یار نہ غمخوار نہ مونس نہ ہمدم

فرقت غم سے تڑپتے ہیں مثال طیور
پہنس گئے دام محبت میں ستم ہائے ستم

اے صبا بہر خدا یار سے کہدے پیغام
دل پہ سوز زخم جگر سوختہ اور لب پہ ہے دم

میں تو تکتا ہوں سدا ای میرے پیارے آجا
جان جاتی ہے میری کر تو صنم مجھ پہ کرم

مر گئے پر نہ ہوا یار کا دیدار نصیب
کس لئے چھوڑ کے ہم آئے یہاں ملک عدم

میران شاہ اب تجھے جانا ہے مناسب کلیر
سر پہ رکھ لیجئے میاں حضرت صابر کے قدم

ردیف نون

خاص ولی محبوب خدا حضرت پیر نظام الدین
ہادی موسے براہ نما حضرت پیر نظام الدین رح

مشرق مغرب تیری دہوم عرش علا پر ہو مرقوم
نام تیرا حی القیوم حضرت پیر نظام الدین رح

تم ہو خدا کے خاص ولی محرم راز مخفی و جلی
اور مقبول نبیؐ و علیؓ حضرت پیر نظام الدین رح

مظہر اسرار ہو تم روشن قطب مدار ہو تم
بیسے ہاروں کی یار ہو تم حضرت پیر نظام الدین رح

چشمہ فیض تیری درگاہ عارف واقف سر الہ
مجھ پہ کرم کی کیجو نگاہ حضرت پیر نظام الدین رح

بیکس عاجز ہوں لاچار تم بن اور نہیں غمخوار
بہر خدا اب لیجو سار حضرت پیر نظام الدین رح

میران شاہ پہ کیجو نظر بہر خدا اب گنج شکر رح
آن پڑا ہوں آپ کے در حضرت پیر نظام الدین رح

سکہی تم ایسا جتن بتاؤ کہ جس جتن سے پیا کو پاؤں
جو درد غم نے کیا ہے گہایل بجز پیا کے کسے سناؤں

پڑے ہیں دلبر غموں کے چہالے جگر سے جاری ہیں آہ و نالے
جو آگی ساجن گگن لگا تے نہیں تو جینے سے مر ہی جاؤں

ہیں جب سے ملک عدم سے آیا تلاش دلبر میں دل لگایا
یہ کیسا ہنسی نے غل مچایا ہیں حال اپنا کسے بتاؤں

بہت ہے درد کی خاک چہانی ملا نہ مطلق وہ لکا جانی
نہیں وہ عالم میں اسکا ثانی کہیں بتاؤ جہاں میں جاؤں

یہ ہستی ہے میرے وہم سارے مٹاؤ صابر علی پیارے
سدا لگا ہوں قدم تمہارے ہیں اب پیا کا جمال پاؤں

کمال مشکل ہے عشق بازی اگر حقیقی ہے یا مجازی
وہ جان جانان کی ہے نیازی ہے کہیں تک بتا چہپاؤں

غریب بیکس یتیم عاجز فقیر میران شاہ داد خواہان
وہ شاہ شاہاں ہے پر گناہان حال کیا ہے جو لب ہلاؤں

ہے جاری فیض کا در تمہارا یا معین الدین
سدا ہم عاصیوں کے ہو سہارا یا معین الدین

مجہے اک جام وحدت کا تیری رحمت سے ملجاوے
کروں میں دمبدم شکر خدارا یا معین الدین .

تیرا جلوہ دو عالم میں جو ہے ہند الولی روشن   جمال پاک دکھلا نا گدا را یا معین الدین
تمہیں اول تمہیں آخر تمہیں ظاہر تمہیں باطن   دکھاؤ راز پنہاں آشکارا یا معین الدین
ہوا ہے خاندان چشتی تمہارے نام سے جاری   جو ہو دین محمد کا ستارا یا معین الدین
سبھی شاہ گدا او پر تیری غربت نوازی ہے   سبھی کرتے وظائف ہیں تمہارا یا معین الدین
تیری درگاہ عالی کا ہوتا ہے بیان مجھ سے   تو شاہنشاہ ہیں عاجز نکارا یا معین الدین
تیری فرقت سے مرشد ہوا ہوں بے سر و سامان   دکھاؤ دیدۂ تر کو نظارا یا معین الدین

جہاں سے فتنہ و شر سے رہے آزاد **میران شاہ**
یہی حاجت یہی مطلب ہے سارا یا معین الدین

جز عشق معشوقوں کو سر و کار کچھ نہیں   قید زلف سی طوق گران یار کچھ نہیں
باطن میں محو رہتے ہیں صورت ہیں یار کے   ظاہر پرست چشم کا دیدار کچھ نہیں
رسوا خراب خستہ و بیمار لا دوا   پوچھا اگر کسی نے تو لاچار کچھ نہیں
فضل خدا سے حسن کے بازار میں بکے   جز خاک خون جس کا خریدار کچھ نہیں
رخت وجود جلکے ہوا ننگ و عار خاک   حال جنوں کو جبہ و دستار کچھ نہیں
دوزخ بہشت کا ہے نہ غم اور صراط کا   مطلب سوائے صورت دلدار کچھ نہیں
عاشق سوار رہتے ہیں نازک دیوار پر   ایسی یہ دیوار جسکا کہ آثار کچھ نہیں
بے امتحان رہتے ہیں آزادگان عشق   جس جا پہ آب و خاک و ہوا نار کچھ نہیں

لیا خواجگان چشت کا ہے فیض **میران شاہ**
ایسا دیا ہے گل کہ جہاں خار کچھ نہیں

عشق میں تیرے صنم دیوانہ ہوں   شمع روئے حسن کا پروانہ ہوں
دل دیا ایمان دیا اور جان و تن   اپنے بھی واللہ میں بیگانہ ہوں
اب دکھا مکھڑا سجن بہر خدا   بے وطن آوارہ و ویرانہ ہوں
جز جمال یار کیا دنیا و دین   طالب مسجد نہ میں بتخانہ ہوں
ہوں طلب گار شراب شوق کا   ساقیا لے ہاتھ میں پیمانہ ہوں
ہوں غلام خاک پا صابر علی   جان فدا لئے عاشق مستانہ ہوں

میران شاہ گر ہو عطا پیر مغان ..
معرفت کے راہ میں مردانہ ہوں ..

کبھی مجھکو جمال اپنا دکھا بہر خدا ساجن   تیری فرقت کی آتش نے کیا تن من جلا ساجن

ہوئی تقصیر کیا مجھ سے نہیں تدبیر بن آتی
یہی تقدیر ہے میری لیا مکھڑا چھپا ساجن

میں آوارہ و سرگشتہ ہوا رسوا خراب از غم
تو آکر بے خبر میری میرے ماہ لقا ساجن

توہی ساقی توہی ساغر توہی حاضر توہی ناظر
مجھے مئے صاف کا اک جام ہاتھوں سے پلا ساجن

تڑپتا ہوں تیرے کوچے کوئی حالِ دل پوچھے
غرض تیری مرض تیری تمنا تو ہیں آکر دوا ساجن

توہیں مطلوب اور محبوب حق آگہ دل و جانی
نہیں کوئی تیری ثانی تو میں لائق ثنا ساجن

ستایا عشق نے ایسا مجھے کچھ بن نہیں آتا
کہاں جاؤں کہوں کس سے میں اپنا مدعا ساجن

میرا یہ وہم او ہستی خیال غیر حق سارے
طفیل خواجہ ہند الولی دل سے اٹھا ساجن

عطا کر صبر و تسلیم و رضا میران شاہ عاجز کو
سمجھاوے نقطۂ عرفان طفیل مصطفےٰ ساجن

شکر خدا سگِ دربار صابری ہون
ہر دم بجان و دل سے بلہار صابری ہون

مئے شوق کا پیالہ جب سے ہوا عنایت
محوِ جمال ہتا ہے سرشار صابری ہون

دوزخ بہشت کی ہے پروا نہ مجھکو یارو
مشتاق مثل بلبل گلزار صابری ہون

منکر نکیر ہم سے کچھ حال قال پوچھیں
مطلق یہی کرونگا اقرار صابری ہون

میں عشق کا ہون عاشق مذہب ہے عشق اپنا
جو کچھ کہ ہون سو طالب دیدار صابری ہون

کیا نبض دیکھتے ہو حضرت طبیب میری
بیمار ہون تو عاشق بیمار صابری ہون

میران شاہ کیا لکھوں میں وصف و ثنائے صابر
اسرار ذات سمجھا اسرار صابری ہون

کرو مجھ عاجز پہ نظر کرم یا غوث الاعظم آپکا ہون
مٹے وہم دوئی کا دل سے ہر دم یا غوث الاعظم آپکا ہون

یا عبد القادر جیلانی محبوب جناب سبحانی
رہے شوق سوا کوئی اور نہ غم یا غوث الاعظم آپکا ہون

ای قدرت قادر لم یزلی اے آل نبیؐ اولاد علیؓ
ای پشت پناہ پاک قدم یا غوث الاعظم آپکا ہون

اے شاہ شہان مختار جہان اے مالک کون و مکان
رہے فتنۂ شر سے لاج و شرم یا غوث الاعظم آپکا ہون

ای محرم راز خفی و جلی اے بحر کرم سلطان مدد سے
اے پیر نگہبان رنج و الم یا غوث الاعظم آپکا ہون

اے باد صبا بغداد میں جا سب حال میرا حضرت کو سنا
ابتک ہو دلسے جور و ستم یا غوث الاعظم آپکا ہون

تم جیر کو قطب مدار کیا تم ڈوبا بیڑا پار کیا
لو میران شاہ کی خبر اسدم یا غوث الاعظم آپکا ہون

صنم کے ہجر کا بیمار میں ہون
او سی کے عشق میں سرشار میں ہون

رخ دلبر ہے سو شمس ماہ تابان
چکوری کی طرح بیدار میں ہون

لئے پھرتا ہوں ہاتھوں پہ سر اپنا
غلام خاک پا مخدوم صابر..
بلالو یا علاؤ الدین مجھ کو
کوئی مونس نہ ہمدم آشنا ہے

نظر دلبر سر بازار میں ہون
فدا ہوئے جان سنگ دربار میں ہون
تیرے روضے کا اک زوار میں محسن
یہ فریاد تیرا غمخوار میں ہون

نظر کیجو عطا سے میران شاہ پر
دل و جان سے سدا بلہار میں ہون

غلام خاک پا ہون میں تمہارا یا فریدالدین
نہیں کچھ خوف دوزخ کا نہ خواہش ہے بہشتوں کی
ہجر ہے آپکا دوزخ ہے وصل حق وصل تیرا
نہ کچھ پرواہ رکھتا ہون کسی کی دین و دنیا میں
مکان پاک پٹن تیرا نشان ہے ہر وطن تیرا
ہٹی یہ وہم دل میری اٹھاؤ بحر قطب الدین

تیرے در کا گدا ہون میں پکارا یا فریدالدین
جو دکھلاؤ جمال اپنا خدارا یا فریدالدین
دکھاؤ پھر حق اپنا نظارا یا فریدالدین
تمہارا ہون تمہارا ہون تمہارا یا فریدالدین
ہے دروازہ عدن تیرا ہمارا یا فریدالدین
جو دیکھوں فیض یکتائی عیانا یا فریدالدین

تیری درگاہ عالی میں ہے سائل میرانشاہ عاجز
دکھاؤ راز پنہان آشکارا یا فریدالدین..

اے میرے جانان ہمکو ستانا خوب نہیں
اے میری یوسف حسن تمہارا اصل علےٰ
دلکی حقیقت کس سے کہوں اے ماہ لقا
لطف و عطا سے عرض پہ منظور کرو
زلف نے دلکو مار کے حلقہ لوٹ لیا

آگ ہجر سے دل کا جلانا خوب نہیں
خواب میں اپنی شکل دکھانا خوب نہیں
بھیگ بیابان اور ٹھکانا خوب نہیں
صفت ثنا میں مصرع بنانا خوب نہیں
مجھ بیدل کو اتنا رلانا خوب نہیں

میران شاہ یہ عشق صنم کا رنج و الم
سیس دیا پھر لب کا ملانا خوب نہیں..

تمہاری عشق میں ایجان میں بیجان مرتا ہون
میں اپنے دل کی حالت کہوں کس سے تو خود دانا
یہی آتی ہے دلمیں اب چلوں صحرا میں ہو وحشی
پئے دیدار جانان کے کوئی لیتا ہوا ے یارو
سگ دربار ہون صابر علی جانو یا نہ جانو
اے لا انس حسن نورانی کی کب دیکھوں جھلک پیارے

ہوا برباد ہون پر یاد میں ہران کرتا ہون
کسی سے تیری الفت کو میں کب عیان کرتا ہون
میں اب گلزار ہستی کا سبھی ویران کرتا ہون
میں اپنی جان و تن ایمان کی دوکان کرتا ہون
تمہاری شان میں تصنیف اب دیوان کرتا ہون
تیری قدموں کے سائے پہ میں سر قربان کرتا ہون

بھکاری ہیں تو میران شاہ جناب چشت کے در کار
تصدق حضرت شہ بھیکھ پر دل جان کرتا ہون

ہوئی مدت کہیں جا کر میں اپنے یار کو ڈھونڈون
چھپا دل چھینکر میرا میں اوس دلدار کو ڈھونڈون

بس اب چلنا ہی بہتر ہے مجھے امداد کی خاطر
شہ لولاک احمد سید ابرار کو ڈھونڈون

ٹھہر م گے برج پر یارو فتح نامے کا ہے دعوے
علی شیر خدائے حیدر کرار کو ڈھونڈون

دہرا ہے عشق کے میدان میں اب ہمنے قدم یارو
جو ہی ہندالولی چشتی میں اوس سرکار کو ڈھونڈون

جناب قطب اقطاب معلے ساکن دہلی
فریدالدین باوا چشتی دربار کو ڈھونڈون

ہو دو جگ میں خاندان چشت کا سب فیض روشن ہے
علاؤالدین صابر صاحب غمخوار کو ڈھونڈون

جناب حضرت شاہ گرامی پیر ہیں میرے
چراغ ہر دو عالم محرم اسرار کو ڈھونڈون

تصدق مرشد کامل کے جو کچھ ہے وہی وہ ہے
ایسے دیکھون اسی جانون اسی مختار کو ڈھونڈون

صحیح عاشق ہو میران شاہ صفا کر دل کا آئینہ
جب اپنے آپکو ڈھونڈون تو خود اس یار کو ڈھونڈون

افسوس ہجر یار میں ہوتی سحر نہیں
میں بیقرار ہون ولے اسکو خبر نہیں

کس سے کہون بھلا میں کہان جاؤن کیا کرون
رستہ تو تیری آنکھوں میں آتا نظر نہیں

جب سے فراق یار کا ہمکو ہوا نصیب
وہ وقت کونسا ہی جو درد جگر نہیں

اے چرخ اپنے جور و ستم سے تو باز آ
واللہ اپنی آہ میں بھی کچھ اثر نہیں

اے یار مجھ پہ بہر خدا اب تو کر نظر
مجھ سا جہان میں اور کوئی دربدر نہیں

کس طور وہم ہجر کا اندھیر مٹ سکے
جبتک ہمارے گھر میں وہ آتا قمر نہیں

بس اب صنم کے کوچے میں مرنا ہی خوب ہے
زندہ پھرلگیا کوئی وہ ایسا تو در نہیں

بے یاد اس صنم کے نہ آرام ہے مجھے
ایسا ہون بیقرار کوئی دم صبر نہیں

کر عرض جلد حضرت صابر سے میران شاہ
ایسا کوئی جہان میں تو فیض عام در نہیں

ہے عشق محمد کا میری جان و جگر میں
لیتا ہون سدا نام اسی شام و سحر میں

ہے ذکر یہی ورد یہی خاص وظیفہ
امید شفاعت ہے مجھے روز حشر میں

ہین اول و آخر وہی ظاہر وہی باطن
موجود میں حور و ملک و جن و بشر میں

ہر شان میں ہر رنگ میں ہے نور ہویدا
کیا آتش و خاک آب و ہوا اور ابر میں

ہر شہر بیابان میں ہر بحر روان میں
طائر و سمندر میں وہی کوہ و شجر میں

کیا زلف سیہ میں تھی نہاں نور خدا کے | ہے گل میں لطافت نہ وہ خوشبو ہے عطر میں
دندان مبارک میں عجب جلوہ گری تھی | یاقوت و زمرد میں نہ وہ لعل و گہر میں
واہ صل علیٰ کیا قد و قامت کی صفائی | سب سرو گلستان ہیں پراگندہ فکر میں
شیرین دہنی کا میں لکھوں وصف بھلا کیا | وہ سیب ذقن میں ہے نہ جنت کے ثمر میں
دیکھا جو محمد کو تو بس دیکھا خدا کو | مطلق نہ جدائی ہے ذرا میری نظر میں
گنجینۂ عرفان محمد کا ہے سینہ | پایا ہے خدا جسنے تو پایا اسی گھر میں
معراج کی شب ساری ملائک جو کھڑے تھے | شایق ہیں تعظیم وہاں عرش کے در میں
فریاد گنہگار کی سن لو تو محمد | ہے نور ترا ارض و سما شمس و قمر میں
اے صاحب لولاک شہ یثرب و بطحا | للہ بچالیجو نکیرین سے قبر میں
ہے دل میں کہ ہو مجھکو مدینہ کی زیارت | نہ زر مرے دامن میں نہ طاقت ہے کمر میں
یا ختم رسل میری تجھے لاج و شرم ہے | کچھ پاس نہیں ہے میری محشر کے سفر میں
محتاج ہوں بیکس ہوں غریب الغربا ہوں | نا علم نہ واقف ہوں کسی کار و ہنر میں

میران شاہ گدائی کا یہی مقصود ہے دل میں
مصروف رہوں حضرت صابر کے صبر میں

اب بھلا آ نام خدا تجھکو قسم اے گلبدن | عشق میں اے تیرے ہے دل پہ سدا رنج و محن
عیش و عشرت اٹھ گیا دل سے ہے میرے آرام و چین | خار ہے اور نار ہے تجھ بن سجن باغ عدن
ڈھونڈتا ہوں بنکے دیوانہ تجھے ہر سو بسو | مثل لیلے کیوں کیا اتنا ستم مجھ پر سجن..
ہے تیری صورت مجھے آئینہ ذات خدا | بس فقط ہے چاہ یوسف میں ہاں گم در جان و تن
ازپئے وصل تو من در بیابان گشتہ ام.. | یاد آتا بھی نہیں ہے ایک دم اپنا وطن
لکھ نہیں سکتا ہے تیرا وصف کچھ میرا قلم | شکل محبوبی سے ہے تجھ پر ختم سارا چلن

میران شاہ ہیں خاکساری خاص در صابر کا ہوں
سر فدا قدموں پہ اسکے اور اپنا تن بدن..

اے صنم صورت پہ قربان تیری ہیں | جان و دل ایمان سے خواہان تیری میں
بیٹھے ہیں در پہ تیرے دھونی رما | کشتۂ دل چشم گریان تیرے ہیں..
کر عطا اپنا لقا بہر خدا | نور انور ماہ تابان تیرے ہیں
کیا خطا مجھ سے ہوئی کیوں ہو خفا | اے میری مشفق مہربان تیرے ہیں

ہے میرے سرو چمن اے گلبدن
مثل بلبل آہ و نالان تیرے ہیں

اے صبا جاکر تو کہدے یار سے
مثل مجنون دل پریشان تیرے ہیں

عاشقون کا مذہب و ملت ہے عشق
ہم نہ کافر نہ مسلمان تیرے ہین

ہو گیا ہون خاک تیرے ہجر میں
جانون نا جانون مری جان تیری ہین ..

کیا ہے مجھے ہستی کی ہستی سے غرض
مست سیر در بیابان تیرے ہیں

خواجۂ منہ الولی لیجو خبر ..
مدح خوان ذاکر ثنا خوان تیرے ہیں

ہو گیا آزاد **میران شاہ** مگر
پر اسیر زلف پیچان تیرے ہیں

ہر دو عالم میں جز علی ہے کون
اور نبی کا بھلا وصی ہے کون

جسکو حق نے کہا ہے اسد اللہ
رہنما ہے خفی جلی ہے کون

وصف حق نے کیا ہے قرآن میں
اس سے بہتر ثنا صحیح ہے کون

زور بازوئے صاحب لولاک
جن و انسان میں کنجلی ہے کون

اسم اعظم ہے خاص نام علی رض
انکے در کے سوا ولی ہے کون

سمجھے احمد کو حیدر صفدر
سمجھے حیدر کو جز نبی ہے کون

میران شاہ سر کے بل نجف جانا
بات اس کے سوا بھلی ہے کون

عاشق زار جان فدا ہون میں
ہجر دلبر میں دل جلا ہون میں

لے خبر جلد اے مسیحا دم
تیرا بیمار لا دوا ہون میں

کس لئے ہم سے ای صنم ہو خفا
تیری صورت پہ مبتلا ہون میں

دیدیا جان و دل تجھے پیارے
غیر کس کا نہ آشنا ہون میں

لو خبر یا علاء الدین صابر ..
تیرے دربار کا گدا ہون میں

مجھکو دکھلا صنم رخ زیبا ..
تیرے کوچے میں آ پڑا ہون میں

میران شاہ دلربا سے یون کہدے
سگ دربار چشتیا ہون میں ..

سلطان نظام الدین ولی محبوب الہی فخر جہان
ای شاہنشاہ زری زر بخش ای محرم راز نہان و عیان

یا نظر کرم فی الفور کرو مجھسے ہستی ہو ہو مرے سے بری
گرد وہم خودی سے دل کو صفا ای باغ نبی کی سرو روان

ای ساقی وحدت جام پلا مخمور ہو دیکھون سیر فنا
آباد رہی میخانہ تیرا اے گنج شکر کے نور فشان

سب ہیں انہی شوق کا بخشوا تیری حرص بہشت نہ خوف سقر
علمارتبہ جلال جمال ہے تجھے تحقیق ہے قرب کمال ہے تجھے
اے دہلی کے راج کرن ہارے سب شاہ و گدا آئے تیرے متوارے

ہو صاف دلم از خلش فو گر ملے بہر حقیقت بی پایان
ہمہ دم ہے حصول وصال تجھے ہو عالم علم سیر ولان
اے چشت نگر کے اجیا ہے تو آیکا جلوہ کون و مکان

مسکین غریب ہے میر الشاہ اور بیہ سامان حال تباہ
دو جگ میں ہو میری پشت پناہ تجھ در کی سوا جاوں کہان

گنج شکر کے نور العین نظام الدین و محمد حسین
کعبہ مدینہ ہے زیر جبین شمس و قمر ہے عرش بر ین
فرد عالم کا پھول اچمن سرو خراماں سیب ذقن
علم اور حلم ہے اپنہ ختم راحت جان ہین انکے قدم
ہر دو جہاں میں وہیں نشان سجدہ فیض کی بحر روان
پورب دکھن کے لکھا ہین گیت سب میں دعا

خواجہ چشت کے دل کے چین نظام الدین و محمد حسین
شرق اور غرب ہے شور و شین نظام الدین و محمد حسین
خاص یہ گل میں ذوالقرنین نظام الدین و محمد حسین
رتبہ اعلیٰ ہے طرفین نظام الدین و محمد حسین
زیر قدم ہے قاب قوسین نظام الدین و محمد حسین
بیگ ہے آن خبر بالین نظام الدین و محمد حسین

میران شاہ نے دیا سنا طالبو نکی ہے دل سے دعا
ہمارے سروں پہ ہیں نعلین نظام الدین و محمد حسین

ولا کچھ غم نہ کر مشکل کشا ہیں
نہ کر خوف و خطر رنج و محن کا
ملیگی داد تجکو ان کے در سے
وہی ہیں مالک ملک ولایت
کرینگے اب تیری غربت نوازی
اکھاڑا ایل ہیں در خیبر کا جس نے
کیا ہے وصف حق نے ہل اتی امین
وہی مختار ہین بحر حقیقت
ہیں جی حور و پری انسان ملائک
وہی ہیں محرم راز نہانی
علی کو مرتبہ جو حق نے بخشا

مددگار وصی خیر الورا ہیں ..
حمایت کے لئے شیر خدا ہین
پئے امداد شاہ لافتا ہین
وہی مظہر اتم اہل صفا ہین ..
غریبوں بیکسوں کے پیشوا ہین
تیری وہ دو جہان میں رہنما ہین
تیرے ہر درد کی بس وہ دوا ہین
وہی مولا علیؑ عقدہ کشا ہین .
علیؑ پر جان اور دل سے فدا ہیں
تیری حالت سے کب وہ ماسوا ہیں
بجز اسرار کیا جانے وہ کیا ہین

تو کہدے میران شاہ شاہ نجف سے
میرے مولا تیرے در کے گدا ہیں

اے دلبر رعنا تیرا مشتاق دیوانہ ہوں میں
دکھلا رخ زیبا مجھے بے حال مستانہ ہوں میں

حیران پریشان کو بکو کرتا ہون تیری جستجو ..
اے سرو قامت گلبدن سیمین ذقن غنچہ دہن
اول تو ہیں آخر تو ہین باطن تو ہیں ظاہر تو ہیں

آئی میرے دلدار تو گم گشتہ ویرانہ ہدان میں
اے شمع روی انجمن دل وجان سے پروانہ ہون میں
بس میں نہیں ہوہی تو ہیں تو ہیں مکین خانہ ہون میں

سنتا تو ہیں اور دیکھتا آتا تو ہیں جاتا تو ہیں ..
بس وہم باطل کے سبب **میرانشاہ** بیگانہ ہو نہیں

میں جسکو ڈہونڈتا ہون وہ آتا ادہر نہیں
بیمار عشق بے سرو سامان ہون لا دوار
قربان کر دیا ہے دل وجان تن تلک
حسن ازل کا اسکے میں کیا وصف کر سکون
ناسور دل میں پڑگیا فرقت میں یار کی
بیکس غریب مونس وہمدم نہیں کوئی

فرقت سے میری آنکھوں میں آتا نظر نہیں
میری طرح سے اور کوئی دربدر نہیں
افسوس ہے کہ اسکو میری کچھ خبر نہیں
ایسا چمک دمک میں تو شمس و قمر نہیں
مرہم بجز وصل کوئی زخم جگر نہیں
ملجائے جس ہنر سے وہ آتا ہنر نہیں

میران شاہ چل تو خواجہ ہند الولی کے در پہ
فیض عام دو جہان میں کوئی اور در نہیں ..

یا علی مجھ دل بیمار کی امداد کرین ..
تو خبر بھر نبی بہر حسنؑ اور حسینؑ
جسکے حامی ہو مددگار ہو مونس غمخوار
جسطرح شیر سے سلمان کو چھڑایا مولے
کچھ نہیں آپ کی سرکار میں اقرار کوئی
خوش نصیبی ہے جو داخل ہون ثناخوانو نمیں

تیرے دربار سوا اور کہان فریاد کرین
دل برباد کو الطاف سے آباد کرین
کیا اسے قتل جو تلوار سے جلاد کرین
قید ہستی سے مجھے آنکے آزاد کرین ..
عقدہ کہل جانتے ہیں بس جی سے جی یاد کرین
اس گنہگار کی تصنیف پہ گر صاد کرین ..

میران شاہ ساقی کوثر پہ فدا ہو دل سے
جام وحدت کا عطا کرکے تجھے شاد کرین

عشق نے کیا کیا دکھایا نہ میان
جسقدر مجھکو تمہارا عشق ہے
جلوہ حسن ازل اے دلربا
مارہے دونو جہاں کی کچھ خبر
تیری فرقت میں سہے جو جو ستم
کر دیا ہیں جان و دل اپنا فدا

کون ہے جسکو ستایا نہ میان
تو نے ایسا تو نبہا ہیا نہ میان
کس سے تو نے دکھایا نہ میان
ہمنے کچھ اپنا بنایا نہ میان
حال دل اپنا سنایا نہ میان
تجھ سے کچھ ہمنے چھپایا نہ میان

میران شاہ کو سب کہیں ہیں صابری
اس لئے ہیں جل بلایا نہ میان ..

مظہر نور خدا خواجہ معین الدین ہین
چشم چراغ مصطفےٰ خواجہ معین الدین ہیں

واصل ذات الٰہی عارف اسرار حق
آرام جان مرتضےٰ خواجہ معین الدین ہیں

مقبول حضرت فاطمہ منظور حسنؓ مجتبےٰ
فرزند شاہ کربلا خواجہ معین الدین ہیں

منصب مہند اولی انعام ذات احمدی
خورشید و ماہ چشتیا خواجہ معین الدین ہیں

دریا رفیض انس و جان صوفی مکمل ہر جہان
مسند نشین عرش علا خواجہ معین الدین ہین

ورد زبان شاہ گدا غمخوار و مونس رہنما
ہر درد اور غم کی دوا خواجہ معین الدین ہین

چل میران شاہ تاخیر کیا اجمیر کی اب راہ سے
مشکلکشا عقدہ کش خواجہ معین الدین ہین

عاشق و شیدا جمال یار ہون
جان و دل سے یار پر بلہار ہون

طالب حسن ازل کا ہون سدا
مست دیوانہ ہون چشم زار ہون

کچھ خبر میری اسے ہے یا نہیں
مین تو اسکی یاد میں سرشار ہون

اب تو کر معجز نمائی لطف سے
اے مسیحا میں ترا بیمار ہون

میں اسیر زلف پیچیدہ کا ہون
خاکپا ہون بندہ ہون اتیار ہون

کیا ادا و ناز میں صلّ علےٰ
کیا بیاں ہو تجھ سے میں ناکار ہون

میران شاہ ہے بس یہی حاصل کلام
خاکسار ہے عاشق دربار ہون ..

اے گنج شکر کے لال کرو تم کشتی پار نظام الدین
محبوب خدا نبی و علیؓ عالی سرکار نظام الدین

ہے کون و مکان میں دہوم تیری اے محرم راز خفی جلی
کرتے ہیں سدا سب جن و بشر تم پر بلہار نظام الدین

اے شاہنشاہ مہر و مونس غمخوار فقیر و بیکس کے
اے پشت پناہ بیبس کے اے دکہ کے قرار نظام الدین

منظور نبی و علیؓ ہو تم ولیوں کی شاہ ولی ہو تم
مقبول جو لم یزلی ہو تم محرم اسرار نظام الدین

اے واعظ قول شریعت کے اے ہادی راہ طریقت کے
اے مالک سر حقیقت کے مجھے ہو دیدار نظام الدین

عاجز پہ کرو تم نظر عطا اب کون ہے میرا آپ سوا
وحدت کا مجھے اک جام پلا ہو حب سے خمار نظام الدین

تم بہر جناب گنج شکر و میران شاہ پر اپنی نظر
مت جای دولی کا دل ہی اثر سنو میری پکار نظام الدین

مطلع:- آشنا میں کسی اہل زر کا ہون
میں تو بہکاری حضرت صابر کے در کا ہون

بندہ ہوں ہیں تو حضرت مخدوم پاک کا
جیسا ہوں یا رو ہیں تو ولی اسکے گھر کا ہون

شکر خدا کہ ہم بھی کہاتے ہیں صابری
رکھتا نہیں ہون دلمیں خدر ہیں حشر کا ہون

اس نخل بامراد کا عالم ہیں فیض سے
ناچیز برگ ہیں اسی نور شجر کا ہون

منظور گر کریں تو میں اکسیر خاک ہون
جز نظر التفات بھلا کسقدر کا ہون

شرم و حیا غریب کی صابر کے ہاتھ ہے
واقف رمل جفر سے نہ کار ہنر کا ہون

میران شاہ کوئی پوچھے کہ طالب تو کسکا ہیں
کہدے ولی محمد عالی پدر کا ہون

ردیف واو

کیا مزا یار کی یاری نے دکھایا مجھ کو
جلوہ ہر رنگ سے ہر رنگ دکھایا مجھ کو

ہو کے ہمراز حقیقت کی جھلک دکھلائی
کیا کہون بے خبر و مست بنایا مجھ کو

مے فروش آپ ہی ہو کر ہوا ساقی مئے جام
اپنے ہاتھوں سے بالطاف پلایا مجھ کو

محفل عشق میں مطرب نے بجایا نغمہ
اپنا خود ناز دکھلانے کو نچایا مجھ کو

کہا تحقیق ہے قرآن میں و فی انفسکم
کوچہ و شہر بیابان میں پھرایا مجھ کو

راز معشوق کیا صورت احمد میں محیط
ماعرفناک تو فرمان سنایا مجھ کو

ہستی اور نیست کی حاجت نہ رہی میرانشاہ
پیر چشتی نے جو دامن میں لگایا مجھ کو

اے بت دلربا میرے جان جہان توئی تو ہے
مظہر حق نما میرے جان جہان توئی ہے تو

ڈرکہ توگدا ہونیں از دل و جان فدا ہونیں
رہبر چشتیا میرے جان جہان توئی ہے تو

صادق راہ قادری ہادی فیض صابری
مرشد پیشوا میری جان جہان توئی ہے تو

جامع طالبان توئی دین و ایمان و جان توئی
عقدہ دلکشا میری جان جہان توئی ہے تو

پردہ صنم اٹھا ذرا حسن ازل دکھا ذرا
انور مہ لقا میری جان جہان توئی ہے تو

شاہ شہان بے ریا عاشق زار ہون تیرا
خواجۂ دل صفا میری جان جہان توئی ہے تو

بدنام اور پر گناہ خستہ خراب میران شاہ
کیجے حل خطا میری جان جہان توئی ہے تو

ملے پیر مغان دانا رفاقت ہو تو ایسی ہو
نہ کچھ غیر خدا جانا عنایت ہو تو ایسی ہو

نفی کر آپ کو دیکھے ثبات مرشد کامل
بہر مظہر وہی پایا ہدایت ہو تو ایسی ہو

نکل کر کثرت وہمی سے ہو کر غرق وحدت میں
اجل مرنے سے مرجانا شہادت ہو تو ایسی ہو

کفر اسلام سے فارغ بری ہو دین و دنیا سے
اٹھانا وہم دوئی کا سمجھنا غیر غیر اللہ
اصل اپنے سے ہو واقف یہی ہیں فرات کی معنے

شود در عشق مردانا شجاعت ہو تو ایسی ہو
خودی سے خود ہو بیگانہ قناعت ہو تو ایسی ہو
قدم پر ہو قدم اپنا اصالت ہو تو ایسی ہو

جناب سید ابرار سے کر عرض **میران شاہ**
جمال پاک دکھلانا شفاعت ہو تو ایسی ہو

اے زاہد ولید یوہیں سر کو نہ مارو
گر حق کی طلب ہے تو کرو نیستی اپنی
بیخود ہو میاں سمجھو حقیقت کو خدائی
دوزخ کا فکر ہے تمہیں جنت کی طلب ہے
کہتے ہیں اسے شرک جو کچھ آپکو سمجھے
گنجینۂ عرفان کا فیض عام ہے کلیر

محرم ہو حقیقت سے یہاں دلکو سنوارو
مردانے خدا ہو چلو ہمت کو نہ ہارو
کوشش سے ذرا زنگ دوئی دل سے اتارو
دلبر کی رضا لو تو دل و جان کو وارو
ہر صفت میں موصوف میاں حق کو شمارو
مشکل جو بنے حضرت صابر کو پکارو

میران شاہ محبت سے یہی سب کو سنا دے
جانا ہو جسے اب چلو تم شوق سے یارو..

کوئی بتاؤ تو مجھکو یارو کہیں ہمارا صنم ملا ہو
جو میرے دلبر ہی سے یارو کہوں حقیقت ہیں کسکی آگے
پڑی ہیں دل پر غموں کی چھالی ہیں پر چشموں سے خون کے نالے
نہ مجھکو جینے کا کچھ مزا ہے نہ چین آتا ہے نہ قضا ہے
بہت ہی گلیوں کی خاک چھانی ملا پتا اور نہ کچھ نشانی
عجب مشکل ہے عشقبازی غلط ہے اسمیں عقل و زاری

میں اسکو مدت سے ڈھونڈتا ہوں بتاؤ تمکو کہیں ملا ہو
ہے کون محرم بجز بیاں کے وہ جانے جسکو ہجر ہوا ہو
کوئی تو بہر خدا سنبھالے کہ جیسے دلبر کا غم سہا ہو
وہ ایسا بے رحم بیوفا ہے کہیں بھی دیکھا نہ اور سنا ہو
جناب شہ بھیکھ یہ کہانی سنیں تو مشکل میری کشا ہو
اگرچہ عربی ہو یا ریاضی وہ کیوں نہ حیرت میں آگیا ہو

گدا ہوں ہند الولی کے گھر کا غلام صابر کے ہوں میں سرکار
چلا تو **میر انشاہ** جلد پیارے کرم سے انکی ترا بھلا ہو

مدت ہوئی دیکھا نہیں افسوس چمن کو
آتی ہے میرے دلمیں کہیں یار کو ڈھونڈوں
نہ خط نہ کتابت نہ زبان سے ہی طلب کی
اس آتش ہجر نے ہے کیا شور مچایا
جنت کی ہوس ہے نہ طلب حور کی مطلق
مرجاؤں اگر یار و صنم پاس نہو تو

ہو کاش مجھے اس عشق نے آوارہ وطن کو
جو گن کا کروں بھیس ملوں خاک بدن کو
کس سے میں کروں جا کے عیاں رنج و محن کو
کس طور بجھاؤں میں یہ برہوں کی اگن کو
کیا جا کے کروں یار سوا باغ عدن کو
جانا نہ کہیں لیکے میری لاش دفن کو

میران شاہ تیرا مونس و ہمدم نہیں کوئی
صابر کے سوا کس سے کہوں دل کی لگن کو

دل کو یہ سدا وصال صنم کی ہے آرزو
جاتا رہا وہ دل سے خلل وہم غیر کا
جس دل کو آشیانہ ملا زلف یار کا
ساقی نے با کرم مجھے مئی صاف دی پلا
خواہش ہو جسکو دیکھے گم کرکے آپکو
اثبات جان یار کو اور آپ کو نفی

اس آرزو میں ہستی کی مطلق رہی نہ بو
دیکھا تو عین یار کا جلوہ ہے سو بسو
جاتی رہی وہ شرم و حیا اور آبرو
اسلام و کفر کی رہی باقی نہ جستجو
تصویر اپنے یار کی پیری ہے روبرو
جز ذات بے مثال تیا پھر کہاں ہے تو

میران شاہ اب تو جان لے من عرف نفسہ
کسکی تلاش کے لئے پھرتا ہے کو بہ کو

مجھے اے گنج شکر اپنا بناؤ
نہیں مجھکو امن جز ذات تیری
مٹے وہم دوئی اور شرک دل سے
شہ شاہان عالی قطب عالم
رواں ہے خاندان چشت تم سے
ہے رتبہ تجھکو زہد الانبیا کا..
جو آوے در تیرے جنت کو جاوے

کرم سے روئے محبوبی دکھاؤ
دو عالم میں مجھے غم سے بچاؤ
مجھے مئی بیخودی ایسی پلاؤ..
سبھی مقصود دل کا اب دلاؤ
جو اسرار حقیقت کو سمجھاؤ
مجھے بھی قید ہستی سے چھڑاؤ
مجھے بھی مژدۂ جنت سناؤ

سگ دربار عاجز میران شاہ کو
کرم سے اپنے دامن میں لگاؤ..

یارو کوئی جا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
میخانہ وحدت سے تو اک جام محبت
پابند ہوں میں حرص و ہوا رنج و بلا میں
بیدل ہوں میں تڑپتا ہوں پڑا بے سر و سامان
لو میری خبر بہر شہنشاہ معالی
ہر آن وظیفہ تیرا اسمار معظم..
ٹھیکر دو گھر ٹرام ہر دو تیری عرش بسے تا تارے
میران شاہ تیری یاد میں مصروف ہے ہر دم

کر نظر عطا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
رحمت سے پلا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
ہو میری رہا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
دیکھو تو ذرا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
دیدار دکھا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
ہے دل میں سدا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
اس عاہ لقا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
مسکین گدا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو

اب کوئی جا کر کہے دلدار کو
دل تڑپتا ہے تیرے دیدار کو

سخت حیران ہوں پریشاں ای صنم
مت ستا تو عشق کے بیمار کو

قاصدا لاوے خبر بہر خدا
کچھ خبر ہے یا نہیں غمخوار کو

یا علاؤ الدین صابر کلیری
یاد فرماؤ دل آزار کو

جب پڑ جائے تمہاری یک نظر
کیا وہ سمجھے غیر حق اغیار کو

ناتواں ہوں بےکس و بے آشنا
تم سا چارہ گر نہیں ناچار کو

میراں شاہ کو کچھ نہ ہو رنج و الم
گر کرو منظور اس گفتار کو

بلا دلدار اب ہم کو آہا آہا او ہو او ہو
ہوا دیدار اب ہمکو آہا آہا او ہو او ہو

ہوا اک جام ساقی سے عطا مے ارغوانی سے
کیا سرشار اب ہمکو آہا آہا او ہو او ہو

جناب عشق نے بولو کیوں کیا خواب غفلت سے
کیا بیدار اب ہمکو آہا آہا او ہو او ہو

اٹھا پردہ دوئی کا جب کہاں ہے غیر حق یارو
ملا اسرار اب ہمکو آہا آہا او ہو او ہو

عجب پردہ نہانی سے نظر آئی جو دلبر کی
زلف بلدار اب ہمکو آہا آہا او ہو او ہو

زہے قسمت ہے میراں شاہ کیا منظور صابر نے
سرور یار اب ہم کو آہا آہا او ہو او ہو

دل دے چکا ہوں پیارے تم جانو یا نہ جانو
مشتاق ہیں تمہارے تم جانو یا نہ جانو

روز ازل سے ہم ہیں حسن ازل کے طالب
اے مہ لقا ہمارے تم جانو یا نہ جانو

عالم میں منکشف ہے جلوہ نمائی تیری
مرتے ہیں ہم بچارے تم جانو یا نہ جانو

دکھلا جمال اپنا اجمیر کے لبتیا
چاہوں کروں نظارے تم جانو یا نہ جانو

جس طرف دیکھتا ہوں آتا نظر ہے تیرا
نور و ظہور سارے تم جانو یا نہ جانو

پھر خدا دکھا دے گھونگٹ اٹھا کے مکھڑا
کہتا ہوں میں پکارے تم جانو یا نہ جانو

ہر دل میں بس رہے ہیں بس آپکی طرف سے
خان کے اشارے تم جانو یا نہ جانو

آتش ہجر سے تن من جل بل گیا ہے میرا
الجھنے میں اب شرارے تم جانو یا نہ جانو

ہے شوق میراں شاہ کو لطف عطا کا ہر دم
اے میرے دلدارے تم جانو یا نہ جانو

خبر لو یا علاؤ الدین وہ عالم میں ہمارے ہو
فرید الدین بابا کے دل و جان سے پیارے ہو

غریبوں کے سروں اوپر سدا ہے اثر ایثار
تمہیں مونس تمہیں غمخوار اور حامی ہمارے ہو

تیرے دیدار کا مشتاق ہر دم ہوں علی احمد — وہ جگ میں ہی تیرا جلوہ مثل روشن ستارے ہو
رواں ہی فیض کا دریا تمہارا عشق کامل سے — ملائک جن و حیوان اور انسانوں میں پیارے ہو
تیرے دربار عالی سے ہیں سب شاہ و گدا عاشق — نظر میں نظر بازوں کی تمہیں کامل نظارے ہو
نظام الدین علاؤالدین خلیفے فرد عالم کے — مثال چاند اور سورج ہی وہ ماہ پارے ہو

کرے رتبہ رقم تیرا کہاں تک میراں شاہ عاجز
انواسے ہو محمد کے علی کے دلارے ہو

اے صنم عشق تیرے نے کیا ہی ستایا مجھکو — ہائے افسوس نہ دیدار دکھایا مجھکو
کیا ہوئی مجھ سے خطا جس لئے یہ جور و جفا — کوچہ و شہر بیابان میں رلایا مجھکو
دل دیا جان بھی دی اور کیا سر کو فدا — تو نہیں میں ہوں عجب راز سجھایا مجھکو
آ میرے پیارے تجھے حضرت صابر کی قسم — کیوں بھلا خواب عدم سے تو نے جگایا مجھکو
ماسوا تیرے نہیں غیر سے او پاک مجھے — ہو دو جہاں سے تیری الفت نے اٹھایا مجھکو
دمبدم ورد یہ تیرا ہی کرتا ہوں ترے آدی — ان ٹھکرائی کے آواز نے جلایا مجھکو

میر افشاہ کیوں نہیں ہیں ابھی اجمیر رواں
خاجہ ہند الولی نے ہے بلایا مجھکو

جناب مخدوم علاؤالدین جمال اپنا دکھلادو ہمکو — ظہور کثرت ہی سو وحدت کرم ہے اپنی لگادی ہمکو
زمین کلیر کی خاک ہمکو ہے عین عرش بریں سے بہتر — جو شوق ساقی ہو جام پیمانہ نظر رحمت پلادی ہمکو
تمہیں نے فیض عام صابری کو کیا ہے روشن ہر دو عالم — ہیں خواب غفلت میں پڑے ہوں آ شاہ عالی جگادی ہمکو
اکو میں مونس اے میرے ہمدم تمہارے دیدار کا ہوں مشتاق — مریض تیرا ہوں آ مسیحا لگا کے جلادی ہمکو
بروز محشر کے ہو سہارے اے میرے صابر علی پیارے — لگا ہوں دامن سے تمہارے وہم خودی سے گمادی ہمکو
میں جانوں غیر ات اے راز مخفی جلی کی — جو قید ہستی سے ہو رہائی فنا بقا سے چھڑادی ہمکو

طفیل بابا فرید چشتی کے میر افشاہ لگاؤ دامن
یہی ہے مقصود دل کا سارے سرور اپنا پلادی ہمکو

ہمیں دامن سے یا خواجہ لگا لو — حضوری میں مجھے اپنے بلالو
تمہارے عشق نے پھونکا ہی تن من — کبھی جام وصال اپنا پلالو
سدا یہ آرزو ہے دل میں ہر دم — سگ درگاہ عالی کا بنالو
تیرا دیدار ہے دیدار ربی — ذرا گھونگٹ اٹھا کر کے دیکھالو
دل محزوں میرے پہلو میں ہر دم — تڑپتا ہے اسے آ کر سنبھالو

تمہارے دیدار کی حسرت ہے دل میں
رخ پر نور سے پردہ اٹھا لو

تمنا دم بدم ہے میران شاہ کی
مجھے بھی اپنے روضہ پر بلا لو..

ردیف ہ

صنم کے عشق میں یارو ہوا ہوں میں تو دیوانہ
ز بس حسن شمع پر جل گیا ہوں مثل پروانہ

نہیں ہوش و خرد قایم میرا فرقت میں جاناں کی
کوئی کہتا ہے سودائی کوئی کہتا ہے مستانہ

پلایا ساقیا می آتشی ہے وہم و دوئی کا
رہے یہ روز ازل سے تا ابد آباد میخانہ

اٹھایا پردہ میں نے ہے نہ خواہش حور و جنت کی
رہا میں تو نہ کچھ باقی نہ پایا خوب پیمانہ

دکھایا جب سے تو نے ہے مجھے جلوہ فقیرانہ
کبھی مست اور کبھی سالک کبھی حسن جمال رندانہ

اٹھا دے وہم غیر اپنا بری ہو رنج و راحت سے
تو چل اجمیر میرانشاہ وہ ہی دربار شاہانہ

یہی ہے التجا ہر دم ترے دربار یا خواجہ
کرو گر وہ نہالی سے عیاں دیدار یا خواجہ

جو ہو ہند الولی روشن معین الدین اجمیری
شتابی لو خبر میری میرے غم خوار یا خواجہ

تیری کر روضۂ مبارک میں اگر میرا گذر ہووے
سبھی رنج و الم اپنے کروں اظہار یا خواجہ

نسیم فیض عرفاں ہو علیم راز پنہاں ہو
مرض سے لگے بھی درمان ہو مٹے آزار یا خواجہ

مجھے لطف عطا سے اب دکھاؤ راہ وحدت کا
صفا ہو دل کا آئینہ کھلے اسرار یا خواجہ

تمامی اولیاؤں کے تمہیں شاہ ولایت ہو
حقیقت کی ہدایت ہو صحیح سرکار یا خواجہ

رہی میں تو نہ کچھ باقی گذر اپنے سے میرانشاہ
ہے بس دم جب تلک میرا ہے گفتار یا خواجہ

کیا پاک خاندان تمہارا ہے شاہ بھیکھ
میرے یہ دل میں نام پیارا ہے شاہ بھیکھ

کیا خوب اس طریق میں عیش و سرور ہے
ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا ہے شاہ بھیکھ

بخشش دو جہان میں تمہارا ظہور ہے
روشن نبی کے دین کا ستارا ہے شاہ بھیکھ

اے بادشاہ فیض میں ہوں آپ کا گدا
مجھکو تمہارے ہجر نے مارا ہے شاہ بھیکھ

بس دل کو اشتیاق ہو حسن و جمال کا
ذات خدا کا صاف نظارا ہے شاہ بھیکھ

ہے آپکے کرم کا طلبگار میران شاہ
جو تھا خراب دل میں پکارا ہے شاہ بھیکھ

وظیفہ ہے مجھے ہر دم تمہارا یا رسول اللہ
درود پاک اطہر ہے ہزاراں یا رسول اللہ

کہاں مقدور ہے مجھ میں لکھوں اوصاف حضرت کے
ہے بیشک ذات اللہ کا نظارا یا رسول اللہ

یہی ہے آرزو دلمیں پلا دو جام وحدت کا
مٹے تب وہم ہستی کا یہ سارا یا رسول اللہ

عرش اور فرش اور کرسی ملائک جن اور انسان
سبھوں کا ورد ہے کلمہ تمہارا یا رسول اللہ

ہوا وعدہ شفاعت کا شب معراج اللہ سے
اسی باعث ہے امت کو سہارا یا رسول اللہ

یہی مقصود ہے دلگار ہو تجھ نام کی تسبیح
اٹھوں جب دم قیامت کو دوبارا یا رسول اللہ

الٰہی لا سب کو دکھلایا عجائب معجزہ تم نے
کیا شق القمر نیچے اتارا یا رسول اللہ

مجھے گردش نے گھیر لیے طفیل آنجناب اللہ
اٹھاؤ فکر غم دل سے خدارا یا رسول اللہ

طفیل اپنے نواسوں کے میری مشکل کشائی ہو
عدو کو بھیجدو اب مرتضےٰ یا رسول اللہ

تمامی مدعا میرے تمہارے در سے بر آویں
لب ہے طوفان دنیا سے کنارا یا رسول اللہ

غلام سید شاہ بھیکہ ہے ناچار میران شاہ
مجھے محشر میں بخشانا خدارا یا رسول اللہ

اب تو چل تو اسے ملا اجمیر کا دربار دیکھ
خواجہ ہند الولی کی بارگہ سرکار دیکھ

پاتے ہیں فیض انکے در سے جن و انس و خاص و عام
تو بھی چل کس کر کمر ہو باخبر ہوشیار دیکھ

ایسے مردانِ خدا ملنے سے ملتا ہے خدا
روئے خواجہ حق نما ہے انکا تو دیدار دیکھ

کر خودی کو دور دل سے گر خدا کی ہے طلب
کنت کنزاً مخفیا کا جا کے وہاں اسرار دیکھ

عقدے کھل جاتے ہیں دل کے مرقد انوار پر
وہاں ہے تجلی مصطفےٰ و حیدر کرار دیکھ

کیا مزار نور سے آتی ہے جنت کی ہوا
خلد کا تو اس زمین پر گلشن و گلزار دیکھ

اب تجھے کیا دیر ہے چل جلد با صدق و صفا
میران شاہ بلہار ہو کر جا کے اپنا یار دیکھ

کیا حسن ازل یار کا دیدار ہے واللہ
سب عشق میں شوق کے بیمار ہے واللہ

اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن
دیکھا ہے میاں جسجو وہی یار ہے واللہ

آئینۂ دل صاف کرو زنگ دوئی سے
مطلق ہمہ صورت وہی دلدار ہے واللہ

غائب جو کیا آپکو در پردہ وحدت
بس ہمیں ہی محرم اسرار ہے واللہ

طالب نہیں جنت کا ہم حور کی شایق
جسجا ہے صنم بس وہی گلزار ہے واللہ

کافر ہے میاں عشق تو ہم عشق کی کافر
اسلام سے ہمکو نہ سروکار ہے واللہ

میران شاہ رضا لیا رب ہم بھی رضامند
جو کچھ ہے ولی چشت کا دربار ہے واللہ

یہی ہے آرزو میری معین الدین اجمیری
حضوری ہو مجھے تیری معین الدین اجمیری

تمہیں شاہ ولایت ہو تمہیں ہادی ہدایت ہو
دوئی نے جان سے گھیری معین الدین اجمیری

ہجر کی آگ سوزاں نے جلایا تن بدن میرا
ہوا ہوں خاک کی ڈھیری معین الدین اجمیری

خدا کے واسطے بخشو مجھے جام محبت کا
اٹھے ہے دل میں اندھیری معین الدین اجمیری

طفیل خواجہ عثمان کے سبھی مقصود ہو حاصل
بلیں ہوں ہر بدن کے چیری معین الدین اجمیری

کہوں منکر نکیر آکر تیرا اب کون ہے حامی
کہوں میں خاص اجمیری معین الدین اجمیری

تیرے در کے گداؤں کا گدا ہی ہے میراں شاہ
جو ہو قدموں میں جا میری معین الدین اجمیری

جس دل کو تمنا ہے میاں چشت کے در کی
مطلق یہ محبت ہے اسے دولت و زر کی

جس جا پہ گذر حضرت انسان کی ہے یارو
طاقت وہاں موقوف ہے جبریل کے پر کی

پی لو جسے خواہش ہے میاں جام محبت
مجھکو دکھے کوئی کہ ہم کو نہ خبر کی

جو عشق کا گھایل ہے وہ اجمیر کی راہ لے
مرہم وہاں ملتی ہے میاں زخم جگر کی

کیا فخر ہے کیا شان ہے کیا رتبہ اعلا
اوصاف تحریر سب کہاں طاقت ہے بشر کی

حاصل ہے میاں عشق جسے اپنے صنم کا
کچھ اسکو خبر ہے نہ ادہر کی نہ ادہر کی

میراں شاہ تیرے سر پہ سدا سایہ ہے چشتی
حیرت ہے تجھے اب کیا ہے بھلا روز حشر کی

افسوس عشق ظالم تن من جلا رہا ہے
کیا ہجر اس صنم کا دل کو ستا رہا ہے

کس سے کہوں میں اپنی سنتا نہیں ہے کوئی
جو کچھ کہ دل میں اپنے یارو سما رہا ہے

گھایل ہوا میں اسکی گھونگٹ کی پٹ الٹ کے
وہ شوخ ناز اپنے کیا کیا دکھا رہا ہے

اپنی تو یہ ندا ہے اس در پہ رب ارنی
آواز لن ترانی ہم کو سنا رہا ہے

فرمان نحن اقرب ہر جا وہ ہو معظم
کیا خوش پیئے ادا سے پیالا تمہارا ہے

مر گئے ہیں ہم تو یارو حسن و خال پہ اس کے
کیا جانے کس خطا سے مکھڑا چھپا رہا ہے

میراں شاہ سر کے بل تو اب چل میراں کلیر
فیض عام گنج مخفی صابر لٹا رہا ہے

مرنے کا تیرے عشق میں ایجان نہیں غم ہے
لیکن تیری فرقت کا بہت رنج و الم ہے

پھرتے ہیں تیرے عشق میں ہم پا بسر عریاں
یہ ہجر تمہارا ہمیں دوزخ سے نہ کم ہے

گر پیچ بھی ڈالیں تو ہمیں بر سر بازار
انکار نہیں ہے مجھے قرآن کی قسم ہے

اگر دم بھی جو غافل ہوں تو ہے کفر سراسر
نقشہ تیری صورت کا میرے دل پہ رقم ہے

ہمنے تو تیرے عشق میں تن من کیا قربان
پر تجھکو محبت نہ دلاسا نہ کرم ہے

جائینگے نہیں چھوڑ کے مطلق تیرا دامن
جبتک میرے دلدار میرے سینہ میں دم ہے

شائق ہوں تیرے حسن ازل کا میرے ہمدم
کس واسطے عاجز پہ سدا جور و ستم ہے

منظور نہیں تجھکو نگاہ سے الفت ..
عاشق کا تو آگے سے بھی آگے ہی قدم ہے

میران شاہ کہاں طاقت تحریر ہے پیارے
کاغذ نہ سیاہی نہ بیان ہے نہ قلم ہے

سجن تجھکو کرم سے اپنا مکھڑا
دکھا دے تو دکھا دے تو دکھا دے

جمال حسن نورانی ہے پردہ
اٹھا دے تو اٹھا دے تو اٹھا دے

شراب شوق کا اک جام مجھکو
پلا دے تو پلا دے تو پلا دے

تیرے کوچہ صنم میرا گذر ہو
رضا دے تو رضا دے تو رضا دے

خداوندا کرم سے مجھکو پیارا
ملا دے تو ملا دے تو ملا دے

ہوا ہے گر خفا دلدار ہم سے
منا دے تو منا دے تو منا دے

جو دل کی آرزو ہے میران شاہ کی
دلا دے تو دلا دے تو دلا دے

جو عشق میں سرشار ہو بدنام نہیں ہے
یہ مسئلہ خاصان خبر عام نہیں ہے

جب کثرت وہمی سے کھلے چشم حقیقت
جز ذات کوئی اور سرانجام نہیں ہے

ہر طرف ہویدا ہے ہمیں یار کی صورت
قرآن میں آیا ہے یہ الزام نہیں ہے

ہستی سے نکلکر جو کرے آپکو منسوخ
ایسا کوئی اسلام میں احکام نہیں ہے

ساقی نے جسے جام محبت کا پلایا
بس اسکے سوا اور کچھ اکرام نہیں ہے

اک آن گوارا نہیں دلبر کی جدائی
جز عشق میرا اور کوئی کام نہیں ہے

کیا لطف ہو یار کی تصویر پہ قربان
گر کفر سے فارغ ہے تو اسلام بھی نہیں ہے

اس عشق کے بیمار کی مطلق نہ دوا ہے
دیدار سوا یار کے آرام نہیں ہے

میران شاہ کہی حضرت شاہ سعید کا بخش
جز شوق بہشت کے مشاعم نہیں ہے

تصلی علی اصنم کے حسن کے بہار سے
اس حسن کی بہار پہ عاشق ہزار ہے

اٹھ جائے گر صنم کے رخ پاک سے حجاب
جا بجا لے دل ہی کا یہی افتخار ہے

ناز و ادا صنم کا بیان کیا کرے کوئی
ارض و سما میں جن و ملک بیقرار ہے

ساقی پلا دے جام وصال صنم مجھے
کیا سخت میرے دل پہ ہجر کا غبار ہے

یارب کسی کو فرقت جانان نہ ہو نصیب
دلبر کے درد و غم سے میری چشم زار ہی

یا شاہ بھیکھ بہر خدا لو خبر میری
دربار میں حضور کے میری پکار ہے

چل بے دریغ کوچۂ جانان میں میراں شاہ
تیری مدد کو شاہ علی ذو الفقار ہے

دلکو طرف صنم کے لگانا ہی چاہیے
اور وہم دل سے اٹھانا ہی چاہیے

نا ذات تجھ سوا ہے نہ ذات کے سوا
اپنے ہی آپ یار کو پانا ہی چاہیے

ہے عین صفت ذات کی موجود آپ میں
حرف دوئی کو دل سے مٹانا ہی چاہیے

جس طور سے ہو یار کا دیدار ہو نصیب
تن مثل کوہ طور جلانا ہی چاہیے

کافر ہو وہ جس سے ہو دلربا خفا
جس ڈھب سے بن سکے تو منانا ہی چاہیے

گر تجھکو شوق ہے تو چل اب کوئی یار میں
آتا نہیں ہے وہ تجھے جانا ہی چاہیے

جس غزل میں ہو یار کا اوصاف میراں شاہ
اس غزل کو ضرور سنانا ہی چاہیے

یا بھیکھ اپنے روضہ پہ اس دم بلا مجھے
میں آپ کا غلام ہوں درشن دکھا مجھے

ہستی کی فکر غم سے از بس بیقرار ہوں
نام خدا نہ اتنا جہان میں رلا مجھے

بہر خدا جناب معالی کا واسطا
وحدت کا ایک جام کرم سے پلا مجھے

مشہور خاندان تمہارا ہے صابری
تسکین دل کو دیجیے بہر خدا مجھے

میں عشق کا مریض ہوں کوئی دوا نہیں
بر آپ کے جمال سے ہو گی شفا مجھے

رکھتا ہے آرزو یہ کہ دربار میراں شاہ
امداد ہو حضور کی نظر عطا سے مجھے

گر کوئی ہم سے پوچھے کیا عشق میں مزا ہے
تن من بھی جلانا نار عشق کی ادا ہے

کس سے کہیں ہم اپنی قسمت کی کم نصیبی
دلبر کو دل دیا ہے پھر ہم سے وہ خفا ہے

دیکھی جو نبض میری ہنس کر طبیب بولا
دیدار ہو صنم کا عاشق کی یہ دوا ہے

دیدار اس صنم کا ہم کو جمال رب بھی
جن و پری ملائک انسان مبتلا ہے

اوصاف اس صنم کا کہہ سکے ہے کس سے
ظاہر جہد یار دو عالم میں ہو رہا ہے

قربان ہوں میں صنم پردہ جانی یا نجانے   قدسوں ہی سر اٹھانا عاشق کو کب روا ہے

یا بھیکھ میران شاہ کی منظور التجا ہو
بے خودی پلانا یہ آپ کی عطا ہے

جام ساقی جسے پلاتا ہے   مست بے خود اسے بناتا ہے
جسنے دیکھا جمالِ ماہ لقا   چشم بالا کو کب اٹھاتا ہے
جسپہ کرتا ہے عشق لطف و کرم   دل میں حسنِ صنم دکھاتا ہے
جسنے سر کو رکھا ہے زیر قدم   راہ حق کا وہ فیض پاتا ہے
عشق کی کیا عجیب آتش ہے   رخت ہستی کا سب جلاتا ہے
کلمہ لا الٰہ میں جو ہے فنا   وہی ذاتِ بقا کو پاتا ہے

چل درِ خواجگان پہ میران شاہ
دل کی حسرت سبھی مٹاتا ہے

بلبل جو لگن ہے تجھے جسکی وہ بسی ہے مدینہ کی نگری   ہے عشق سدا ورتن کا تجھے چل چھوڑ کے سب دنیا سگری
جس نام رسول محمد ہے وہ صلِ علی ہے شان خدا   سب نور ظہور اسی کا ہے لولاک کی ہے سر پہ چتری
تہیں پلک پلک ششان نیند مجھے غم فرقت میں نت رو رو ہوں   سہی کہ ہار رہیا ہوں آوت ہے پاپن یہ ہے درون جا کر جگڑی
اے باد صبا تو بہر خدا لے راہ تو شہر مدینہ کی   اس علی مدنی ہاشمی کو مورے منکی جا کے کہیں خبری
نور اہمی تیا تو لیتا جا او یہ ماتھے پر جھکے ہیں تارا   سو ہی مہر نبوت کا ہے ہند میں نت چھاؤں کہت ہر ہر بدری
کہ ختم رسل شاہِ دوجہان تم بن تو شفیع کوئی اور نہیں   مکھ دیکھنے کو جیا ترسے ہے مورے دل کو لگی ہے بے صبری
بس وطہ لقب ہے تیرا عاشق جو ازل سے رب ہے تیرا   مختار ہو ساری خلقی ہے بہری بحر ہوں اب حادث بھول گری
کو قاصد ہو تو کرے یاری میرا حال نبی کو سناوے   کس دوار جا بلکھوں جیان تم آن لکھو موری سانوری
وہ جان جہان کی جان ہوا جبریل امین دربان ہوا   اسی سیر فلک اک آن ہوا وہی مالک ہے شمس و قمری

کرو کشتی پار رسول اللہ نہیں بحر الم میں ڈوبت ہوں
کہے ہیٹ کمینہ میران شاہ ہوں تو جہان اگن میں تن برہی

مجھے تو اے صنم مکھڑا دکھا دے   لگی ہے آگ تن من سے بجھا دے
ترا دیدار ہے دیدار حق کا   ذرا نام خدا پردہ اٹھا دے
ترا مشتاق ہوں روز ازل سے   تمنا غمزدہ دل کی دلا دے
تصدق ہوں میں یا مخدوم صابر   دوئی کا خوف اب دل سے مٹا دے
شراب بیخودی کا جام مجھکو   کرم سے ہاتھ اپنے سے پلا دے

ہوئی مدت مجھے اس آرزو میں
بمیدانِ حقیقت کی رضا دے

تو اب جل میراں شاہ ہے شوق مجھکو
قدم سے جا کے سر اپنا لگا دے

اے صنم ہم سے تو گھبرایا نہ کر جانے دے
دے کے دیدار تو چھپایا نہ کر جانے دے

ہے تیرا کوچہ ہمیں کوچۂ امید وصل
ہمکو اس کوچہ میں رلوایا نہ کر جانے دے

ہے تیرے قدموں کا سایہ تو ہما کا سایہ
ہمکو اس سایہ سے بے سایہ نہ کر جانے دے

جا کے مجلس میں رقیبوں کی بھلایا مجھکو
کہیں تشریف کو بیجا یا نہ کر جانے دے

اتنا افسوس ہے دیکھی نہ وفائی تیری
دل کسی بندہ کا الجھایا نہ کر جانے دے

دل تیری زلفِ سیہ میں ہوا پابند مرا
اس لیئے زلف کو سلجھایا نہ کر جانے دے

اس تیری شوخ نگہ نے کیا زخمی مجھکو
ایسی تلوار کو چمکایا نہ کر جانے دے

ہو گیا خاک تیرے شمع حسن پر جل کر
ایسے اجلال کو دکھلایا نہ کر جانے دے

ہو کے سائل تیرے دربار گیا میراں شاہ
ایسے غمگین کو دھمکایا نہ کر جانے دے

دکھلا جمال اپنا اے دلربا پیارے
تیری عشق کی لگن سے تن من جلا پیارے

مئی بیخودی کا پیالہ بھر کر پلادے مجھکو
رنگ دوئی سے میرا دل ہو صفا پیارے

اے بادشاہ عالم میں ہوں گدا تمہارا
سائل پہ جلد کیجو نظر عطا پیارے

ہستی کی حاجتوں میں محتاج ہو رہا ہوں
بہر خدا کرم سے کیجو رہا پیارے

ہمنے تو جان و دلکو بلہار کر دیا ہے
آگے پھر اسمیں جو کچھ تیری رضا پیارے

ہے شوق دلمیں ہر دم دیکھوں جمال ترا
رخسارِ حق نما سے پردہ اٹھا پیارے

یا بھیکہ میراں شاہ کو اپنا غلام جانو
دامن مجھے لگا نا ہے وز جزا پیارے

ملکِ عدم سے آئے ہیں اس یار کے لئے
سو سو جتن بنائی ہیں دلدار کے لئے

فرقت کے غم میں ہوش و حواس اڑ گئے بھی
کیا درد و غم اٹھائی ہیں غمخوار کے لئے

ای کاتبِ ازل میری قسمت میں کیا لکھا
کیوں چرخ نے ستائی میں ازار کے لئے

الفت میں اس صنم کی تو ہم ہو گئے فنا
کیوں قبر میں جگائی ہیں اظہار کے لئے

کشتہ بنا دیا مجھے ای فتنہ گر طبیب
کتنے یہ فن سکھائی ہیں بیمار کے لئے

کوچے میں ہم جا کے تو دلبر کے بارہا
زنجیر در ہلائے ہیں دیدار کے لئے

پہنچی جب اُسکے محل کی آواز کانوں میں
اے قادر قدیر تو پروردگار ہے

ہوئی بلائیں بچھائے ہیں رفتار کے لئے
مشکل یہ تو حل ہو حیدر کرار کے لئے

امداد میراں شاہ کی کردیا علاؤ الدین
مصرعے یہ سب بنائے ہیں سرکار کے لئے

خواجہ خواجگان چشتی کر کرم سے یار کشتی
صاحب مسند الولی ہو محرم مصطفیٰ علی ہو
اے شہ شاہانِ عالی نور ذات لایزالی
مظہر کون و مکاں ہو پیشوائے عاجزاں ہو
از طفیل خواجہ عثمان بحر عصیاں میں ہیں حیراں
کون ہے تم بن ہمارا آپکا بس ہے سہارا
اب دکھا وحدت کی لذت ہو عطا جام محبت
میں ترا عاجز گدا ہوں اور مشتاق لقا ہوں

حق نما اہل بہشتی کر کرم سے یار کشتی
نائب حضرت علی ہو کر کرم سے یار کشتی
آپکا ہیں حسن سوالی کر کرم سے یار کشتی
رہنمائے انس و جاں ہو کر کرم سے یار کشتی
ہر مرض کے تم ہو درماں کر کرم سے یار کشتی
میں تمہارا ہوں میں تمہارا کر کرم سے یار کشتی
ہے تمہاری یہ مروت کر کرم سے یار کشتی
جان اور دل سے فدا ہوں کر کرم سے یار کشتی

میراں شاہ ہو داد خواہاں حسن پریشاں پر گناہاں
اب مدد اے شاہ شاہاں کر کرم سے یار کشتی

دلا دلبر کو ہر دم یاد کیجے
دوئی سے در گذر ہو خاص یکتا
نفی اپنی ثبات پیر کامل
مقام بیخودی میں ہو کے ویراں
حباب عشق کی ہو رہنمائی
فنا اول ہو تو مرنے سے پیارے

رہے خوش جس میں وہ بس شاد کیجے
خیال و وہم کو برباد کیجے
بس اپنا آپ بے بنیاد کیجے
خودی سے آپ کو آزاد کیجے
تو پھر کس طور سے بیداد کیجے
نشہ وحدت سے دل آباد کیجے

طلب ہو میراں شاہ دل میں جو نازل
معین الدین سے فریاد کیجے

اے یار مجھے کیا ہو گیا تو نے ستا کے
کیوں وصل کا ہر بار تقاضا کیا ہمسے
صورت تو دکھائی نہیں پردے سے نکلکر
کیوں حسن خداداد پہ اغماض ہے اتنا
ویراں کیا عشق میں اور دل سے بھلایا

کیا ہم نہیں تم آپ ہی بندے ہو خدا کے
کیا ہم ہی سزاوار ہیں اس جور و جفا کے
کیا ہاتھ لگیگا ہمیں کو جی میں رلا کے
ہے کون جو پہنچا نہیں ہے بن قضا کے
ہم بھی سگِ بستہ ہیں اک در آہ لقا کے

ہم آپکی الفت میں میاں خاک ہوئی ہیں — کیا لوگ مجھے آتش فرقت میں جلا گئے

میران شاہ سدا دام محبت میں پھنسا ہے
ہم جاویں کہاں آپ کے دربار میں آ کے

اے صنم بہر خدا تو مجھے دیدار دکھادے — حسن نورانی سے اے جان ذرہ پردہ اٹھادے
ساقیا آتش فرقت نے جلایا مجھ کو — اپنے ہاتھوں سے تو اک جام محبت کا پلادے
کوئی قاصد بھی نہیں ہے جو کرے نامہ بری — کچھ پتا یار کے آنے کا تو اے باد صبا دے
یا علی ابن ابی طالب للہ مدد کر — ہو گیا مجھ سے خفا ہے میرا دلدار منادے
بر سر خاک تڑپتا ہوں مسیحا میرے — جس سے راحت ہو میرے دل کو وہ فی الفور دوا دے
تو ہی پیر مغاں مرشد کامل میرے — کوچۂ یار کے جانے کی مجھے راہ بتادے

چل در حضرت مخدوم علی میران شاہ
جو تمنا ہے تیرے دل کی وہاں جا کے سنادے

مدد یا بھیکھ از بہر معالی .. — سدا ہوں آپ کے در کا سوالی
مٹے ہستی میری اور وہم دوئی — تیری ہے ذات اللہ تعالی
پلاؤ جام وحدت کا کرم سے — دیا حق نے تجھے قرب کمالی
کہوں جا کر کسے اپنی حقیقت — اغثنی سیدا امدد بجمالی
جناب خواجگاں کے لعل ہو تم — جو ہو مقبول ذات لایزالی
تمہارا فیض ہے جاری جہاں میں — جنوب و مشرق و مغرب شمالی

سدا یہ آرزو ہے میران شاہ کی ..
دکھاؤ دین و دنیا میں خوشحالی ..

سگ دربار ہوں تیرا جناب شاہ جیلانی — کرم سے پار کر بیڑا جناب شاہ جیلانی
ہوا ہوں غرق عصیاں میں دو عالم میں سوا تیرے — نہیں حامی کوئی میرا جناب شاہ جیلانی
تیری درگاہ عالی ہیں سدا ہے آرزو میری — مٹاؤ دل سے اندھیرا جناب شاہ جیلانی
دیا حق نے تمہیں قرب کمالی خاص محبوبی — ہوا بالا قدم تیرا جناب شاہ جیلانی
نہیں کوئی دو عالم میں سوا تیرے پناہ میری — مجھے درد و الم گھیرا جناب شاہ جیلانی
مٹایا وہم دوئی نے دکھاؤ نور وحدت کا — میں ہوں دربار کا چیرا جناب شاہ جیلانی

تیرے قدموں پہ میران شاہ دل و جان سے ہوا قربان
لگے بغداد میں ڈیرا جناب شاہ جیلانی

محبوب پیا اب تو میرے دل کی دوا دے
ہیں طالب دیدار ہوں دیدار دکھا دے

فرقت میں شب و روز مرے دل کو نہیں چین
اب نام خدا جام محبت کا پلا دے

مشتاق ہوں واللہ ترے حسن ازل کا
نور رخ انور سے ذرا پردہ اٹھا دے

مخدوم علی احمد صابر کا تصدق
مقصود ہے میرے دل کا تو فی الفور دلا دے

بسمل سا تڑپتا ہوں تو آ میرے مسیحا
ہیں عاشق مردہ ہوں مجھے آ کے جلا دے

برباد ہوا ہیں تو ترے ناز کا مارا
ای بحر کرم دامن ہستی سے چھڑا دے

میران شاہ ترے در کے گداؤں کا گدا ہے
دنیا کی ہوس وہم دوی دل سے مٹا دے

چلی پریم کی ایسی ہوا بس ہم کدھر ہے اور تم کدھر ہے
جو کچھ کہ ہوا کہوں کس سے بھلا بس ہم کدھر ہے اور تم کدھر ہے

کثرت سی لگی وحدت کی جھلک سبھی وہم دوئی کا ہوا باطل
جب پیر و غفلت دیسی تھا بس ہم کدھر ہے اور تم کدھر ہے

ساقی نے مجھے بانظر کرم دیا بادۂ وحدت جام پلا
میری ہستی کا بھی رخت جلا بس ہم کدھر ہے اور تم کدھر ہے

اسرار نہاں جو ہوا ظاہر کہو کیا ہی جو ہم سی رہا ماہر
وفی انفسکم کا راز کھلا بس ہم کدھر ہے اور تم کدھر ہے

جب کچھ بھی نہ ذرا رہا باقی اٹھا بود و نابود کا نام و نشان
رہا تخیل و فکر کا کچھ نہ پتا بس ہم کدھر ہے اور تم کدھر ہے

دلدار کا دل ہی میں حسن ازل ہوا میری نظر میں جلوہ نما
جب مستی و وہم کا نقش مٹا بس ہم کدھر ہے اور تم کدھر ہے

جب شاہ جنوں کی ہوئی آمد رہا ہوش و خرد نہ ذرا باقی
بس میران شاہ نہیں فکر رہا بس ہم کدھر ہے اور تم کدھر ہے

نہیں کوئی دو عالم میں ہے زبدالانبیا ثانی
کہ جیسا پیر وحدت ہے شکر گنج قطب ربانی

وہی ہادی وہی مولا ہے وہی رہنما میرا
نہیں مقبول حقانی ہے زبدالانبیا ثانی

دو عالم میں ہے بحر مظہر چراغ چشت ہے روشن
نہیں محبوب ربانی ہے زبدالانبیا ثانی

خلیفے آپکے ستر ہزار عالم دو عالم میں
کہاں ایسی مہربانی ہے زبدالانبیا ثانی

ہوا ہے کون میران شاہ نہو گا فی الحقیقت میں
قسیم فیض عرفانی ہے زبدالانبیا ثانی

ستایا عشق جانان نے جسے اسکو خدا جانے
جدا جو ہجر کی آتش اسے کوئی جلا جانے

حقیقت عشق کی ہے یار و ملائک بھی نہیں آگاہ
وہ ہے معلوم عاشق کو دیا ماہ لقا جانے

صنم بہر خدا ہم سے نہ کر جور و جفا اتنا
ہوا ہے کام جو میرا اسے تیری بلا جانے

سجن اب دو عالم میں نہیں تیرے سوا کوئی
ہزار افسوس اپنے سے جو تو مجھکو سوا جانے

نہیں ظاہر کیا میں نے تیری اس بے ریائی کو
ہوا کافر سراسر وہ تجھے گر بے وفا جانے

اٹھایا دین و دنیا سے تیری فرقت نے اے دلبر — جو گذری ہے میرے دل پر اسے مشکل کشا جانے

نہ کر اتنا بیان ہرگز غم فرقت کا **میراں شاہ**
تیرے اس دل کی حاجت کو تیرا ہی پیشوا جانے

کیا جناب عشق کے نور رہنمائی ہو گئی — بود اور نابود کی باہم رسائی ہو گئی
آتش سوزان نے تن میں کیا عجب تاثیر کی — وہم باطل سے میاں دل کو صفائی ہو گئی
کوچۂ جانان میں یارو خاکساری جبسنے کی — صورت دلدار کی دل میں سمائی ہو گئی
بادہ و مے صلاح ساقی نے کیا لطف عطا — عقل کی فی الفور کیا تن سے جدائی ہو گئی
خواجہ ہند الولی کی پارسائی ہو گئی — جب سے گئے دربار میں رونمائی ہو گئی
وہم دوری سے منزہ ہو گئے جب دیکھا میاں — آپ میں پھر جلوہ گر ساری خدائی ہو گئی

میراں شاہ ہے شکر لازم خاندان چشت کا
پیر کامل سے تیری عقدہ کشائی ہو گئی

عجب اس یار نے اپنا تماشا آ دکھایا ہے — جو پردہ غیب کا لیکر ہر اک شے میں سمایا ہے
کہا جب کن محبت سے ہوا عرو جہان روشن — کیا جب شوق محبوبی تو الانسان سنایا ہے
کہوں کیا لامکاں کو میں کیا ہر جا مکاں اپنا — کہیں مسجد مکان تکیہ کہیں کعبہ بنایا ہے
کہیں ملا کہیں قاضی کہیں عرفان الفاظی — کہیں ہو حال مجذوبی کہیں سالک ہو آیا ہے
کہیں احد کہیں احمد کہیں لا میم فرمایا — دیکھو ہر عکس ادا سے بھید اپنے کو چھپایا ہے

کہے ہے **میراں شاہ** عاجز ولی شاہ محمد کو
جو تھا وہم دوئی یارو سبھی دل سے اٹھایا ہے

بیخود ہو گر تو پھر نہ خدا ہو تو جانیئے — بندہ خدا سے دم نہ جدا ہو تو جانیئے
دعوے کرے جو عشق کا منصور کی طرح — سولی اوپر بھی جا کے چڑھا ہو تو جانیئے
عاشق ہو جان جانان پہ یارو کوئی بشر — ایمان و جان و دل سے فدا ہو تو جانیئے
قربان ہو کوئی جو محمد کی ذات پر — روز حشر کو پھر نہ رہا ہو تو جانیئے
شبیر کی طرح سے پڑھے کیا کوئی نماز — خنجر کے نیچے سر بھی رکھا ہو تو جانیئے
کعبے میں جا کے حاجی ہوا کیا عجب ہوا — آئینہ دل دوئی سے صفا ہو تو جانیئے
پہلے مرے جو موت سے مرد خدا ہے وہ — دنیا میں آ کے پھر نہ گیا ہو تو جانیئے
بیساختہ زبان سے کہے یا علی مدد — حاجت نہ دو جہاں کی روا ہو تو جانیئے

میراں شاہ جلوہ احسن جسے نصیب ہو — دل میں نہ اسکا عقدہ کشا ہو تو جانیئے

مشکل کشا حیدر کرار علی ہے — حامی دو جہان صاحب دلدار علیؑ ہے
خیبر کا قلعہ توڑ کیا کفر کو برباد — کیا شیر خدا قوت جرار علیؑ ہے
اژدر کو کیا چیر کے اک پل میں دوپارہ — کافر کے لئے موت ذوالفقار علیؑ ہے
اسوقت میں سب جن و ملائک نے پکارا — سب شاہ و گدا کا یہی سردار علیؑ ہے
انگشتری دی ہاتھ سے سائل کو رکوع میں — بخشش کا سدا گرم جو بازار علیؑ ہے
تھا لحمک لحمی کہا منبر پہ نبی نے — واللہ رہ دین کا مختار علیؑ ہے
اور علم لدنی کا ہوا فیض نبی سے — مخفی و جلی محرم اسرار علیؑ ہے
براق پہ اسوار نبی تھے شب معراج — دلدل پہ ہوا جنگ میں اسوار علیؑ ہے
کربل میں نمودار ہوئے جب گل فردوس — پیش حضرت عباسؑ علمدار علیؑ ہے
ہیبت سے لرز کر سبھی کفار پکارے — کیا حسن و جوانی میں کماندار علیؑ ہے
یہ سنکر کہا عباس نے جب کٹ گئے شانے — صد شکر کیا خلد میں بلہار علیؑ ہے
شبیر نے در کرب و بلا پائی شہادت — امت کیلئے بخشش دربار علیؑ ہے
میں پنجتن پاک پہ قربان کیا سر — کیا باغ نبی اور یہ گلزار علیؑ ہے
یا شاہ ولایت میری امداد کو پہنچو — بینے ہے سنا رحمت غفار علی ہے

میران شاہ پڑھا کر ہمہ دم نادعلی کو
وہ شاہ نجف تیرا مددگار علی ہے

آئینۂ حق منظور نظر محبوب خدا اشاہ بھیکھ ہوئے — اور محرم راز خفی و جلی وہ فضل علی اشہ بھیکھ ہوئے
مظہر جلوۂ ذات احدی او گل گلزار جناب نبی — ہیں سرو روان بستان علیؑ اور ثمرہ وفا شہ بھیکھ ہوئے
ای بحر کرم سلطان جہاں ہے چشمۂ فیض نہاں و عیاں — ملجا و ہم دوئی کا نام و نشان تم اسما شہ بھیکھ ہوئے
سنو عرض میری یا بھیکھ پیا کرو مجھ عاجز پر نظر عطا — اک بادۂ گلگون جام پلا تم ساقی ماشہ بھیکھ ہوئے
تم حضرت شاہ گدا ہی ہو تم فیض رسول مدامی ہو — تم چشتی صابر نامی ہو تم بحر سخا شہ بھیکھ ہوئے
مقبول جناب گنج شکر ہیں پیش نظر حضرت صابر — ہوئی عاشق ورگہ جن و بشر اور ماہ لقا شہ بھیکھ ہوئے

اے باد صبا دربار میں جا کر میران شاہ کی اتنی صدا
مجھے رنج و بلا سے کیجو رہا دکھ میں دوا شہ بھیکھ ہوئے

خدائی جو ظاہر خدائی ہوئی — بلندی میں اک روشنائی ہوئی
وہ تھا آشکارا محمد کا نور — تھی وحدت میں کثرت چھپائی ہوئی
صفیں چار کرکے الستم کہا — حکم کی وہاں آزمائی ہوئی

ہوئی سب کو آواز قالوا بلیٰ کی — تو جب سے وصل اور جدائی ہوئی
وہی نور آدم میں داخل ہوا تھا — تو مسجود کی واں سنائی ہوئی
کیا جسنے سجدہ اسے صدق دل سے — قیامت کو اسکی رہائی ہوئی
کیا دل سے انکار شیطان لعین نے — تو برباد ساری کمائی ہوئی
ہر اک امر پر ذات قادر ہے مطلق — نہ فکر و عقل کی رسائی ہوئی
یہ رمز نہاں ہوگئی جسپہ ظاہر — اسی کے ہے دل میں سمائی ہوئی
ہوئی حضرت عشق کی جبکہ آمد — دو عالم میں گھر گھر دہائی ہوئی
ہوا جسکو عشق اپنے دلبر کا یارو — تو فوج ستم کی چڑھائی ہوئی..
ملا جسکو دلبر تو دل ہی میں یارو — عجب عشق کی رہنمائی ہوئی
کھلا جسپہ اسرار وحدت کا پردہ — یہ نظر عطا پیشوائی ہوئی
کیا اپنے ہونے کو جسنے فنا — اُسے حالت ایکتائی ہوئی
ہوا چشت کا جو کوئی دل سے تعلیق — وہ عارف ہوا اور صفائی ہوئی

لیا جس نے میراں شاہ نام علیؓ کو
تو فی الفور مشکل کشائی ہوئی ۔

ولا تجھکو یادِ خدا چاہیئے — کوئی دم نہ غافل ہوا چاہیئے
ذہر وسا نہ کر ایک دم دم کا تو — حقیقت کو ثابت کیا چاہیئے
تو کر اپنی ہستی کو اب نیستی — یہ بارِ خودی سے رہا چاہیئے
نکل حرص و حاجت سے ہشیار ہو — شفیع احمدِ مصطفےٰ چاہیئے
اگر تجھکو حاجت ہے ذات بقا کی — تو پہلے مرن سے موا چاہیئے
اگر اپنے ہونے کو ثابت کریں تو — ہو فرمان مشکل کشا چاہیئے
ہے من عرف نفسہٗ قول علیؓ — عمل اسپہ کرنا روا چاہیئے
تو کر سر ہر ناک پا پیشوا — جو آنکھوں میں نور و ضیا چاہیئے
کھلے تجھپہ اسرار رمز نہاں — تو جام فنا کو پیا چاہیئے
دوئی دور کر ایک بول ایک دیکھ — سمجھنا نہ غیر از خدا چاہیئے
کریں زہد و تقویٰ کا گر ذوق شوق — شکر گنج شکر گنج کھا چاہیئے
جو مند الولی ہیں عطاءِ رسول — بس انکے ہو زیر گرا چاہیئے
دلا جسکو ہو قرب حق کا عطا — تو درویش کو اور کیا چاہیئے

طلب ہے رضا صبر و تسلیم کی
تو پیران کلیر چلا چاہیئے

جو ہیں چشتی تیرے میراں شاہ
اسی پر دل و جان فدا چاہیئے

مجھکو اے یار سدا رنج دکھایا تو نے
دل تو میرا ہی نہ تھا جسکو ستایا تو نے

کس لئے میری طرف سے پھرا لیں آنکھیں
در بدر مجھ سا بھلا اسکو پھرایا تو نے

جان کھوتے ہیں یہاں وصل کی امید پہ ہم
تن بدن ہجر کی آتش میں جلایا تو نے

عشق بازی میں ہوئی خانہ خرابی حاصل
ہائے افسوس نہ دیدار دکھایا تو نے

عشق میں تیری خبر مجھکو سر و پا کی نہیں
مست برگشتہ و دیوانہ بنایا تو نے

ہو گئے ہم تو تیری ناز و ادا پہ قربان
عجب بیرنگ ہے ہر رنگ دکھایا تو نے

میراں شاہ کو نہ طلب تیرے سوا غیر کی ہے
حرف ہر اک کو تو ایسا نہ سمجھایا تو نے

بس جی بس اب تو صنم ہم تجھے پہچان گئے
جب اٹھا ہم دوئی دل کے سب ارمان گئے

کیا کہوں جسنے تیرے ناز و ادا کو سمجھا
بس وہی در پہ تیرے صاحب عرفان ہو گئے

واہ قسمت ہوا جسکو تیرا دیدار نصیب
اس تیرے حسن کو وہ حسن خدا جان گئے

محو سرشار ہوئے دیر و حرم سے چھوٹے
پیر مغانہ وحدت کے جو دو کان گئے

اے صنم عشق تیرا جنکو ہے منظور نظر
قتل ہونے کیلئے بر سر میدان گئے

جان دی جسنے تیرے کوچے میں جینے جی
سرخ رو ہو گئے وہی صاحب ذیشان ہو گئے

میراں شاہ جلد چل اب شوق سے اجمیر شریف
کھل گئے راز نہاں جو کوئی حیران گئے

کیا مزا ہمنے لیا پیران کلیر جا کے
جلوہ فیض عام دیکھا صابری دربار جا کے

عشق میں طیور و وحشی مست اور سرشار ہیں
وجد کرتے ہیں سبھی اس آستانہ پر جا کے

کھل گئے دل کے سبھی اسرار پنہاں و عیاں
وہم باطل اٹھ گیا روضے کے اندر جا کے

عالم بالا سے آتے ہیں ملک تعظیم کو
لڑ ہتے ہیں صل علے وہ آسمانپر جا کے

مرتضے کے فیض کا دریا جھلکتا ہے میاں
جو کوئی طالب ہوئے اب کوثر جا کے

راحت روحی و قلبی ہے مزار نور حق
سب کے دلمیں ہے اب کیا کریں گھر جا کے

میراں شاہ یا یا ہو یا کیا کروں کس سے کہوں
بس سدا پچھتائینگے یارو جلندھر جا کے

اے ساجن کبھی آجانا تجھہ بن چین آتی ہے | نہ کچھہ آرام ہے دن کو نہ شب کو نیند آتی ہے
تیری فرقت میں اے جانا ہوا ہون مست دیوانہ | بجز تیرے کوئی صورت نہیں مجھکو بن آتی ہے
نگاہِ شوخ سے ساجن کیا ہے نیم جان تو نے | نہیں آتا ہی دم دم میں زتن ہی جان جاتی ہے
تمہارے عشق نے مجھکو کیا ہے بے سروسامان | سوا تیری دو عالم کی نہ الفت دل کو بھاتی ہے
صنم تیری جدائی سے ہی بہتر موت آجائے | نہیں اب آتشِ فرقت مگر تن میں سماتی ہے
جمال حسن نورانی دکھا بہرِ خدا پیارے | نہیں اب تک میری قسمت تیری صورت دکھاتی ہے

ہوئی مدت ہے میراں شاہ خبر مخدوم صابر کی
کبھی بادِ صبا جاکر نہیں افسوس لاتی ہے

اے دلربائے من ذرا ہم کو دیدار دے | اس بگڑے دل کو اپنے کرم سے سنوار دے
ہیں جان بلب ہوں آ میرے ہمدم سوا تیری | اس بحرِ غم سے یار میری جان اتار دے
اے ساقیا خودی سے بری کر تو اب مجھے | اک جام بیخودی کا پلاکر خمار دے
اے گلبدن وصال بھی تجھے گر ہے ناپسند | تلوار لیکے دستِ مبارک سے مار دے
بیدل تڑپتا ہون تیرے کوچے میں رات دن | تن من تو جل گیا ہے یہ دل کو قرار دے

کر صبر صابری تو کہتا ہے میراں شاہ
مشکل بنے تو بھیکھ پیا کو پکار دے

عشق کی آتش سے یارو کیا اسے انکار ہے | جس لئے آنکھوں کے آگے جلوہ دیدار ہے
وہم دوری سے مبرّا اور خودی سے بیخودی | نیستی ہستی سے اسکو بس نہیں کچھ کار ہے
جسکا ہو ساقی جنابِ عشق با نظرِ کرم | جام وحدت سے وہ ہر دم محو اور سرشار ہے
کفر اور اسلام سے اسکو بھلا کیا احتیاج | جب اٹھا وہم دوئی پھر آپ ہی مختار ہے
وصف اپنا جب ہوا تبدیل فی ذات اللہ | ماسوائے حق نہیں موجود کیا تکرار ہے
غیر حق سمجھو بھلا یارو ہمہ صورت ہے کون | غور سے دیکھو پھر مظہر جمال یار ہے

ہر دو عالم فیض سے یارو جنابِ چشت کا
اسلیئے ہے جان و دل سے میرانشاہ بلہار ہے

بہاتی ہیں دل کو ہمارے ناز و ادائیں تیری | دل میں یہ آرزو ہے لوں بلائیں تیری
اک پل پلک اٹھاکر دیکھو بہ نظرِ رحمت | اسرار گنج مخفی آنکھیں بتائیں تیری
زلفِ سیاہ کے بل میں عالم تو مبتلا ہے | عاشق بھلا یہ کسکو باتیں سنائیں تیری
دیدار حق نما ہے پیارے جمال تیرا | مستانہ جلوہ گریاں کہا کیا بتائیں تیری

روز ازل سے ہم ہیں حسن وبقا کے شایق — شرم و حیا کی باتیں کیا کیا سنایئں تیری
بس میں نہیں ہوں تو ہے پہر کیا حجاب باقی — کب تک بھلا یہ رمزین دل میں سمایئں تیری

یہ عشق سوز مستی ہے میراں شاہ کو حاصل
کیا کیا یہ حالتیں ہیں مجھکو سجھایئں تیری

دکھاو دیدار اے دلدار میرے — مرے مونس ارے غمخوار میرے
تیری الفت نے بھولکا جان و دلکو — شتابی لے خبر لے یار میرے
میں عاجز ناتوان مسکیں گدا ہوں — شہ بغدا لولی سرکار میرے
کرو نظر عطا اے شاہ عالی — سنو دل کے کبھی اظہار میرے
تیرے کیا عشق نے آفت مچائی — جناب سید ابرار میرے
تمامی دل کا ہو مقصود حاصل — عیاں ہوں دل میں سب اسرار میرے

سدا ہے عشق میراں شاہ کے دل میں
ہو قسمت میں تیرا دربار میرے

تجہے ہمنے کعبہ بنا ہی لیا ہے — دل و جان سے سر کو جھکا ہی لیا ہی
نہ پایا ہے ہمنے دو عالم میں تجہہ بن — جو تہا دل کا مطلب سو پا ہی لیا ہے
مٹا دل سے غوغائے وہم دوئی کا — ہوا شکر ہم کو گما ہی دیا ہے
کہا خود انا الحق زبان سے تو پیارے — تو منصور سولی چڑہا ہی دیا ہے
عجب راز مخفی کیا آشکارا — احد سے جو احمد دکہا ہی دیا ہے
دیا صورت آدم میں اپنا ہی جلوہ — عجب یہ تماشا دکھا ہی دیا ہے

تجہے ہے پرستی میران شاہ عاجز
جو دامن میں اپنے یہ چھپا ہی لیا ہے..

دکھا دے جلوہ دیدار پیارے — تیری فرقت سے ہوں بیمار پیاری
ہوا ہے اسقدر جوشش محبت — کروں دل کے کہاں اظہار پیاری
صنم تیری طلب میں حال مجنون — پھرا ہوں کوچہ و بازار پیارے
میری اس گریہ زاری پر کرم کر — خدا کے واسطے غمخوار پیارے
بکر جور و جفا مجہہ ناتوان پر — دل و جان سے ہوا بلہار پیارے
تو میں تو ہوں نہ ہی یہ میری ہستی — اٹھا دی وہم دل اے یار پیارے

شا ہو یں میراں شاہ سب دلکا مطلب — معین الدین کے دربار پیارے

رخ سیتی پردہ اوٹھا پیارے
حسن محبوبی دکھا پیارے

جان و دل سے ہوں ترا شیدا
مجھ پہ کر نظر عطا پیارے

جان بلب ہوں اے طبیب دل
کر مسیحائی دوا پیارے

مر رہے ہیں عاشقاں سوا تیرے
جام وحدت کا پلا پیارے

پڑ رہا ہوں میں تیرے کوچے
اے خبر بھر خدا پیارے

درد دل کس سے کہوں اپنا
کون ہے تیرے سوا پیارے

بیکس و مسکین میراں شاہ
ہے تیرے در کا گدا پیارے

ہر دو جہاں میں اے صنم تیرے سوا نہیں کوئی
ملک عدم کی راہ قدم تیرے سوا نہیں کوئی

حسن و جمال کی تیری چار و نعارف ہیں موج سے
مجھ سے چھپایا کیا تم تیرے سوا نہیں کوئی

تو ہو دکھا نقاب مجھے اپنا سمجھ گدا اسے
بہر خدا تو کر کرم تیرے سوا نہیں کوئی

روتا پھرا ہوں در بدر تیری تلاش کے لئے
حضرت حق کی قسم تیرے سوا نہیں کوئی

اسم و صفات ذات میں واجب و ممکنات میں
روح و مثال تا جسم تیرے سوا نہیں کوئی

عشق میں تیرے مر گیا تن میں ہمارے جان نہیں
آگے جلا مسیحا دم تیرے سوا نہیں کوئی

ہجر فراق یار کا میراں شاہ کیا بیاں لکھوں
بس جانتے نہیں میرا صنم تیرے سوا کوئی نہیں

عجب عالی شان ہے دربار چشتی
خدا کی دید ہے دیدار چشتی

زمین و آسمان عرش کرسی
ظہور لامکان سردار چشتی

بذات لم یزل منظور مطلق
مقام وحدت اسرار چشتی

وسیلہ ہیں قوی دنیا و دین کا
حشر کے مالک و مختار چشتی

جو ہر مشتاق شایق جان و دل سے
وہی ہیں محرم اسرار چشتی

طلب ہو روئے احمد جس کو دیکھے
جمال صاحب سرکار چشتی

وہاں کیا جن اور نقش سلیمان
جہاں سیفی ہے شافی کار چشتی

کسی کی گر نہو عقدہ کشائی
وہاں امداد ہے درکار چشتی

بگدائے میراں شاہ رنج و بلا میں۔
میرے مونس میرے غمخوار چشتی..

ناسمجھ اے دل ... محبت جان کر ... جو کافر عشق کا ہو وہ ایمان کیا کرے

جسجگہ دلبر ہو یار وہ خاص جنت ہے وہی
جس کے دل میں عکس ہو حسنِ ازل کا مدام
دیر اور کعبہ میں عاشق کو بھلا کیا احتیاج
ہو و اقل ان تمحق تی اسی جو محرم راز ہو
قول رومی من ز قرآں مغز را برداشتم

جز جمال یار پھر وہ باغ رضوان کیا کرے
پھر کھو فردوس کے وہ حور و غلمان کیا کرے
جب ہوا بیخود تو کھو ہندو مسلمان کیا کرے
جو فنا فی اللہ ہوا وہ جان بیجان کیا کرے
رمز سے واقف نہو پھر قول و قران کیا کرے

میراں شاہ عقدہ کشا ہیں حضرت ہند الولی
جو گیا اجمیر وہ کعبہ کا سامان کیا کرے

بجز وصال صنم دل میں آرزو نہ رہے
کہاں نماز دوگانہ بتوں کی دیکھ ادا
کرم سے عشق کے جب ہم غیر دل سے اٹھا
اٹھا جو آپ سے پھر کون خویش و بیگانہ
ہوئی جو حضرت صابر کی آستان بوسے
کیا ہے عشق نے ساقی ہو مجھکو جام عطا

ہجر کی آگ میں ہستی کی گل کی بو نہ رہے
میری تمیز میں مطلق خبر وضو نہ رہے
کہوں میں کیا کہ خدا کی بھی جستجو نہ رہے
ملا مقام جو وحدت تو میں اد تو نہ رہے
کہ ذوق و شوق سوا یار میرے خو نہ رہے
بنایا مست میں ایسا کہ گفتگو نہ رہے

ہوا جو دامن چشتی نصیب میراں شاہ
ہزار شکر بجز ذات پاک ہو نہ رہے

کبھی جمال مجھے اے صنم دکھا پیاری
تمہاری دید کو آئے عدم ہی ہستی میں
ملا کے دل کو رقیبوں سے ہو رہتے ہو
تیری گلی میں صنم ہم نے خاک چھانی ہے
غریب عاشق دلسوز جان فدائی ہوں
خراب خستہ ہوں با حالت پریشانی

سدا میں آتش فرقت میں ہوں جلا پیارے
نقاب حسن ازل سے ذرا اٹھا پیارے
نصیب اپنا قلم نے برا لکھا پیارے
ہوئی ہو اسقدر آزاد کیوں بھلا پیارے
معاف کر میری تقصیر اور خطا پیارے
تمہارے عشق میں برباد ہو گیا پیارے

انگر تو میراں شاہ آنکھوں سے گریہ و زاری
کر شاہ بھیکہ کو حالات جا سنا پیارے

جمال تیرا ہے عالم میں جابجا پیارے
بنا کے صورت آدم حجاب اپنا کیا
بچھایا پیر مغان نے جو راز من عرف
دکھایا حسن ازل اپنا روئے خوبان میں

ہر اک نظر میں تو ہے اگر چھپا پیارے
میں تیری بانکی ادا پر ہوا فدا پیارے
ہماری عین فنا ہے تیری بقا پیارے
کر مجھکو عاشق شیدا بنا لو یا پیارے

محیط ظاہر و باطن تیرا ہے نور و ظہور
نہیں ہے ارض و سما میں تیرے سوا پیارے
عیاں ازل سے ابد تک تیری ہی جلوہ گری
ہمارے دل میں نہاں ہے تیرا لقا پیارے

کرم سے میراں شاہ چشتی ولی محمد ہے
جو تجکو جام محبت پلا دیا پیارے

تمہارا عشق صنم جان و دل ستاتا ہے
سدا یہ ہجر ہے تجھے دم بدم جلاتا ہے
لگی ہے دل میں لگن جب سے لگ گئی ہی اگن
ہمارے عشق میں میری استخواں کھاتا ہے
ہزاروں ہمنے سہے سر پہ تیری ظلم و جفا
جو اتنا لک ہی تجھے رحم نہیں آتا ہے
خدا کیواسطے موکھڑا دکھا مجھے اپنا
جلی ہے جان میری دل بھی بلبلاتا ہے
تو کہ دے باد صبا جا کے اُس مسیحا سی
تیرا مریض کوئی دم کو جان سے جاتا ہے
کہوں میں جا کے کیسے ہوئے غم کا افسانہ
عجب ہے دل یہ میرا جس میں غم سماتا ہے

کریگی میراں شاہ منداللہ ولی مدد گاری
مراد پاتا ہے جو اسکے در پہ جاتا ہے

صنم کے عشق کی یارو مجھے بیماری ہے
بجز وصال میری دل کو بیقراری ہے
پھرا ہوں کوچہ و بازار ٹھوکریں کھاتا
کہ دل کو میرے شب و روز آہ و زاری ہے
نہیں طبیبوں کی حکمت کا کچھ اثر مجکو
لگی جگر میں میرے ہجر کی کٹاری ہے
فراق یار مجھے تیز تیغ قاتل ہے
جگر کا خون میرے چشم نم سے جاری ہے
نہ شب کو نیند مجھے اور نہ چین ہے دن کو
کروں تو کیا ہی کروں ہائے سخت خواری ہے
خراب خستہ و بیمار لادوا ہوں میں
مگر اسی بت کافر کی انتظاری ہے
تو جلد لا دے خبر قاصدا پیارے کی
نہیں کچھ اپنی خبر اُس کی یادگاری ہے
ہے میری لاج و شرم خواجگان چشتی کو
اُسی جناب معلےٰ کی خاکساری ہے

ملی کی داد ہے تجھے اسکے در سے میراں شاہ
کہ جسکا ہر دو جہان بیچ فیض جاری ہے

جلوہ جب مجھکو دکھایا یار نے
وہم ہستی کا اٹھایا یار نے
جام وحدت جب کیا نظر عطا
مست دیوانہ بنایا یار نے
بول اٹھا مردہ زباں سے بیگمان
قم باذنی جب سنایا یار نے
حسن وحدت جلوہ گر ہے جابجا
لامکاں مجھکو بتایا یار نے
کیا عجب ظاہر کیا ناز و ادا
عشق میں مجھکو پھنسایا یار نے

جب کھلا عقدہ خفی اسرار کا ۔ برسرِ محفل ہنسایا یار نے

میران شاہ یہ دل ہے عرش لم یزل
آپ کو جس میں چھپایا یار نے

صابر کے عشق میں میرا دل بقرار ہے ۔ ہمدم وہی ہے اور وہی رازدار ہے
اہل یقین کو خوف و خطر کیا صراط کا ۔ مخدوم جسکے ساتھ ہے وہ دم میں پار ہے
پوچھیں لحد میں مجکو نکیرین تو کہوں ۔ مخدوم پاک کا یہ سدا یادگار ہے
یارو ہماری قبر میں روزن ہو بالضرور ۔ صابر کے مجھکو آنیکا یہاں انتظار ہے
دنیا و دین کی یارو مجھے کچھ طلب نہیں ۔ صابر کا دل میں شوق جو لیل و نہار ہے
رویت خدا کی ہمکو ہے مخدوم کا جمال ۔ کلیر سے خلق نے کعبہ کو کیا افتخار ہے

میران شاہ جسکو صابری قرب و حضور ہے
دوزخ سے اسکو ڈر ہے نہ جنت سے پیار ہے

سنو فریاد ہماری یا رسول عربی ۔ کیجیے امداد ہماری یا رسول عربی
تم ہو محبوب الٰہی شہ لولاک لما ۔ ہے سدا یاد تمہاری یا رسول عربی
مالک کون و مکان شافع روز محشر ۔ دین کی دنیا ہو ساری یا رسول عربی
واسطہ حضرت حسنین کا لو جلد خبر ۔ دیجیے داد ہماری یا رسول عربی
یا نبی عقدہ کشا ختم رسل رحمت حق ۔ روح ہو شاد ہماری یا رسول عربی
آپکے کلمہ طیب کی بدولت ہی سدا ۔ امت آباد تمہاری یا رسول عربی

میران شاہ کو ہے سدا شوق کہ تصنیف کرون .
صفت و اثنا تمہاری یا رسول عربی . .

شوہ مالی شوہ بھیکھ یا ہے مجھکو بھیکھ دلاؤجی ۔ بحر کرم کے فیض سے اپنی وحدت جام پلاؤجی
حال غریبم بے سر و سامان گشتہ دل بیتاب و نعمان ۔ شاہنشاہ دو عالم ہو کے اتنی دیر نہ لاؤجی
محرم راز نہانی ہو تم مظہر جلوہ سبحانی . . ۔ حسن ازل سے پردہ اٹھا کے عین جمال دکھاؤجی
رنج و الم نے زیر کیا گرداب بلا نے گھیر لیا ۔ فرقت غم نے ہیونک دیا تم اتنا نا ترساؤجی
صادق راہ اہل یقین ہے آمرشد کامل اعینی دین ۔ کون ہے میرا آپ بنا مجھے دل سے نا بھلاؤجی
دل کی حقیقت ای چشتی کیا بار و بار کرون ظاہر ۔ کچھ عارف حق سے نہیں مطلب ادب کی آس بندھاؤجی

دنیا و دین کی حرص و ہوا کچھ دل میں میری نہ رہی باقی
میران شاہ مسکین لگا گر اپنا ہمیں فرماؤجی

گئی بہار گذر اب خزاں بھی آپہونچی
ہوا نہ وصل صنم لب پہ جان ہے آپہونچی
اٹھا نہ بر سر بستر سے اب تلک جلاد
کہ تیر نیزہ و خنجر کماں بھی آپہونچی
ہوئی تمام عمر ہائے انتظاری میں
بس اب تو مرگ مفاجات یہاں بھی آپہونچی
ہوئے ہے کچھ نہ دکسے اب کریں تو کیا ہی کریں
قریب موت سنو ہے بیکساں بھی آپہونچی

بس اب تو جاگ لے میراں شاہ خواب غفلت سے
بگوش مرغ سحر کی اذان بھی آپہونچی :

عاشق جو محمدؐ کے کسی سے نہیں ڈرتے
جز ذات مظہر کے کوئی دم نہیں بھرتے
کعبہ و مدینہ ہے گذرگاہ محمدؐ
سجدہ سوئے مغرب ہیں اسی واسطے کرتے
نیت میں تصور ہو گر روئے محمدؐ
کیا خاک نمازیں ہیں یونہیں صبر میں رگڑتے
افسوس خدا اور محمدؐ کو کہیں اور
کیوں مرشد کامل سے نہیں جا کے سنورتے
احمد اور احد کی جو نہ اک ذات سمجھتے
در کرب و بلا شاہ شہیدان نہ مرتے
وہ تین کو گر ایک حقیقت میں نہ پاتے
ہو تو تو کہاں صاحب عرفان ٹھہرتے

میراں شاہ کوئی پوچھے کہاں لگاہیں تو کہدے
ہم سیر میان عشق کے میداں کی ہیں کرتے

تیرے عشق ہیں صنم نہ میری آبرو رہی
امید وصل ولیکن فقط آرزو رہی
واللہ تیرے عشق میں میرا نہ کچھ رہا
تیری تو پہلے جیسی تھی ویسے ہی خو رہی
بہر خدا تو آکے صنم لے میری خبر
اے بے نیاز ہم کو تیری جستجو رہی
لاہوت میں جدائی کا مطلق نہ تھا اثر
ناسوت میں تلاش تیری کو بکو رہی
کیا خوب تو تو پردہ دل میں چھپا رہا
اوس کو ملا ہے تو جہاں اپنی نہ بو رہی
بیجاں ہوا ہوں میں تو تیری انتظار میں
ہر دم میری زبان پہ تیری گفتگو رہی

میراں شاہ کیا ملا ہے تجھے فیضان صابری
کر شکر دل سے جسمیں نہ کچھ میں و تو رہی

انتو نے پیار سے خبر میری
اُسے و لئے منہد اگمیری
آتش فرقت نے بہو کا ہے
ہو گیا ہوں خاک کی ڈھیری
اب دیکھا اپنا لقا پیارے
اب یہ آپہونچی ہے جاں میری
ہر دو عالم میں میرے مولا
خاکساری ہے مجھے تیری
میراں شاہ کی لو خبر چشتی
فکر و غم نے جاں ہے گھیری

سہرا

جنت کے باغ سے پہولوں کا بنایا سہرا
ہو مبارک جو بنے کے ہے بندھایا سہرا

صابری اور نظامی جو بر آتی آئے
بولے سب صل علی جی کو ہے بہایا سہرا

ہوگیا وجد فرشتوں کو رقص کرنے لگے
آکے جنت سے جو تہا حوروں نے لگایا سہرا

آیۂ تطہیر کا منبری کے جو تہا سر پہ چہتر
بولے حبشی کہ عجب خوب سہایا سہرا

موتیوں کی ہے عجب پہولونکی لڑیوں میں بہار
واہ کس شان سے مالن نے سجایا سہرا

بیٹھ کر جھوم گئے چندن پہ لگایا غازہ
پہن کر بسری پوشاک لگایا سہرا

میراں شاہ کیا میں کہوں دیکھی جو سہرے کی بہار
آکے قوالوں نے مجلس میں جو گایا سہرا

غزل در حال ریل حسب تناسب بوجود انسانی

جسے ہم ریل پر یارو عجائب یہ سواری ہے
ہی جا بانم نے جس گھر میں وہ مہمان بھی انتظاری ہے

ملا کر خاک باد اور آب و آتش کا بنا انجن
کھلا ہے فیض قدرت کا یہ روحی کہیں ساری ہے

کرائے کا فکر کر لو یہ سودا نقد بازی ہے
ملیگا وقت جب سے تو پھر چلنا بھی بھاری ہے

کھڑا ہی موت کا بابو ٹکٹ ہی بانٹتا سب کو
سمجھ کر آکے بیٹھو جہاں مرضی تمہاری ہے

ملا جب ٹکٹ بابو سے کھلا گاڑی کا دروازہ
بجی ہے دمبدم گھنٹی غلط غفلت تمہاری ہے

پڑا جب حادثہ کوئی تو چلنے سے رکا انجن
ہوا وسواس شیطانی یہی حق کی قہاری ہے

کہیں کوئی اترتا ہے کہیں چڑھ جاتا ہے کوئی
تولد فوت ہونیکی رسم جگ میں یہ ساری ہے

جب آتش عشق کی بھڑکی دھواں جلکر نکلتا ہے
جگر سے چیخ جب نکلی ہجر کی سانگ بھاری ہے

شریعت کی سڑک باندھی طریقت پاٹ کر ساری
ادھر سے تا ادھر جائے عجب یہ رمز نیاری ہے

حقیقت کی پکڑ جھنڈی ملائک ہاتھ میں لیکر
کھڑے ہیں دست بستہ سب حکم حاکم کا جاری ہے

سمجھو معرفت یارو جسے کہتے ہیں اسٹیشن
جلے ہیں لالٹینیں جسمیں ہر ہر رنگ طاری ہے

جو ہے وہ تار برقی خاص عرفان الٰہی ہے
خبر مشرق سے تا مغرب وہ دیتی عین ساری ہے

جسے تم کہتے ہو سیٹی وہ ہے کرنا اسرافیل
مسافر ہو گئے حاضر گویا وہ کن پکاری ہے

ستون عرش ہے جسکو سکندرہ کہتے ہیں دانا
سوا اسرار آگاہ کے وہاں ہر اک کو بھاری ہے

سپاہی بھی کھڑے ہیں وہاں جو لیکر ہاتھ میں کنجی
کسی سے نہ محبت نہ مروت اور نہ یاری ہے

ترازو بھی ہے آہن کا جسے ہم عدل کہتے ہیں
ملی ہے جسمیں سب نیکی بدی یارو ہماری ہے

کہیں کوٹھی کہیں چھپر کہیں مزدور بیٹھے ہیں
لگا ہے جسمیں بنیا وہ [illegible] جاری [illegible]

ٹکٹ اک دیکھتا اور ایک لے لیتا ہے واں سب سے	یہ سب منکر نکیر ونکا چلن قبروں میں جاری ہے
عجب قسمت ہے اسکی ہاتھ جسکے پاس ملتا ہے	و لیکن مرشد کامل کے در کا جو بھکاری ہے
جسے خواہش ہو سٹنے کی چلا جائے وہ اسٹیشن	وصال دل ربا ہو ہونے کی یہ تدبیر کاری ہے

تو اب چل میراں شاہ جلدی کہ تھوڑی منٹ باقی ہیں
بائے گی ہاتھ میں بکٹی گنہ کا بوجھ بھاری ہے

تمت

یا اللہ

کلیات میراں شاہ

حصہ دوم

جس میں غزلیات و کافیهاے وغیرہ حضرت میراں شاہ صاحب
جالندہری بزبان پنجابی درج ہیں

سنہ ۱۳۱۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہی کارن ہیر سیال روپ وٹا کے آیا ہے
صاحب تخت ہزارے دا مالک عالم سارے دا
دیکھو سیو کر غور ذرا ذات ہے او سیدی ذات خدا
الف لام دی گل الفی پایا لارو حی قلبی
سر تاج شریعت دا ماتھے تلک طریقت دا
مکھ پر گھونگھٹ نورانی اندر صورت رحمانی
ولہ واہ چشتی پیر کمال بلیا چاک ہوئے خوشحال

شکل نورانی حسن کمال آج لٹکیندا آیا ہے
ہویا شوق نظارے دا لئے مکھ وجھم تاو سجایا ہے
آیا ماہیں پا لیا رب مطلوب ملایا ہے
انگ بھبوت خفی و جلی بہو رنگی بن آیا ہے
پہن لباس حقیقت والا ہوتی بن آیا ہے
بن تن روپ فقیرانی آپے لک چھپ آیا ہے
میرا نگ سنگ اسد دے نال خبر مینوں گل لایا ہے

میراں شاہ ایہ رمز پچھان گل وچہ نور محمد جان
روز حشر دی امن و امان امت نوں بخشایا ہے

سیو آیا میرا چاک نی میں گھولی جند جان اوہدی ویکھن نوں نت مردی ساں اج کیتا کرم رحمان

جد تخت ہزارے وسدا سی	کوئی مول پتا نہ لگدا سی	ہن وسدا نام و نشان
تسیں ویکھو ناز ادائیں	میں موہی رمزاں نال	میں بیٹھا لا مکان
سر دھریا تاج لولاک دا	بن آدم والی ذات	میں جاتا دین ایمان
میں وچہ بیلے نت تولاں	آر ماہی ماہی بولاں	جد سی مورکھ نادان
ایہ چلساں نال چلیندا ہے	جاں بولاں نال بلیندا ہے	تسیں سمجھو نال عرفان
سیو اوستوں اسیں نیاری	اوہ آپی آپ ہے سارے	ہر رنگ ہر دم ہر شان
ہن میراں شاہ بلہاری	گور چشتی نے میں تاری	آج ہویا وصل دا دان

سیو آیا جوگی نی ہزارے والا
وہدے عشق انوکھے جگ وچ مان پایا

اوہدے گل مرگانی کنیں سوہے والا
میر نال سیالیں سیو اکھیاں لایاں

ہن آیا کھیڑیں گھر کے بھیس نرالا

سر کراں میں صدقے جند گھول گھماواں | میرا چاک قدیمی اوہدا درسن پاواں

سر تاج لولاکی مکھ نور اجالا

سیو چاک پیارے اینا کیوں چر لایا | ہویاں میں بلہاری جنہیں راہیں آیا

آج ہویا ہینوں اوکہا راہ سکھالا

میرا عالم جینوں پوجے عالم سارا ۔ سیو خاص مدینہ جیہڑا تخت ہزارا

تیہاں رہنت او ہدی نت بہردی مالا

میراں شاہ چل ویکھاں ہویا کرم رحمانی ۔ جہدی دو جگ اندر کوئی ہور نہ ثانی

او ہدی کانی ہوری کیتا مات ودسالا
سیو آیا جوگی ہی ہزارے والا

سیو چاک میری گھر آیا
ہاہی تخت ہزارے والا کارن ہیر سیالے
رانجھا میرا ہیں رانجھیدی فرق نہیں وچہ رائی
ہاہیٹری دوتی کراں بکھیڑے پاوں وچہ جدایاں
ہیری کارن جوگی ہو کے ہیٹریاں نوں اٹھ دہایا

ہینوں اجڑی آن بسایا
کر کے ناز نیاز ہزاراں سے مکھ ناد بجایا
اول آخر ظاہر باطن لوں لوں آن سمایا
کن توں اگلی ہیت اساڈی ہیں آپی دربایا
ہر گھر دیوچہ رمزاں ملدے صورت دا بھرمایا

میراں شاہ کر لکھہ شکر نہ وہ وہ بہاگ جنگیرے
ولی محمد رحمت کیتی رانجھن یار ملایا ..
آیا جوگی پاک جمال جیندا حسن نورانی

سر صدقے جندا وستوں گہولی عرشوں جند پیاری جہولی
ویکھو نی کوئی جیون جوگی او ہو ہی میرا رانجھا جوگی
صاحب تخت ہزارے والا کنیں مندراں گلوچہ مالا
واہ جٹی دی بہاگ جنگیرے جوگی قدم پایا وچہ وہٹڑی
احد جدا احمد ہویا دیہہ دیدار جگت اس موہیا
سس نناناں مارن بولی روز ازل دی ہیں سی گولی
میرا سدا او کھہ سکھ سانجھا جی ہووے میرا او ہو رانجھا
میراں شاہ چل حال ہیری تن من نی سر صلفر کرکے

ہیں ڈٹھا او دو جگ بہال نی اوہدا ہور نہ ثانی ..
چلاں آپ تساڈی نال نی ویکھاں دلبر جانی
مالک ہیر سیال نی با کوئی ہور نشانی
کہ غوث قطب ابدال نی ہویاں دیکھہ دیوانی
نہیں اسدی ہو مثال نی وچہ دو ہیں جہانی
آیا کرن وصال نی دیکھو ہیت پرانی
ہیں ہر چشماندے نال نی سیوان پیر جیلانی
ویکھا عین نیناندے نال نی ہویا فضل رحمانی

سدا جند تر سے ہویار تیرے ویکھن نوں

آپی سانوں چٹک لایا پریم جھر وکے نہ سمجھایا
ہجر تیرا دن رات ستاوے بنتیں یا جہوں کجھہ من بہاوے
ہیں سیالاں دی پنم نکاری ہینوں سہیں خلقت ساری

دل دا سب اسرار سدا جند تر سے ہو یار
جانے سب سنسار سدا جند تر سے ہو یار
تولگے سرواہ سدا جند تر سے ہویار

حال ولانداں سیاں رانجھا دو جگ دا میں جھیڈیا لانجھا
میراں شاہ نت بسکھ مناواں ہو جوگن در الکھ جگاواں

کارن درس دیدار سدا جند تر سے ہو یار
وچہ گھر ٹام دوار سدا جند تر سے ہو یار

میریاں ہوں عشقدیاں گلاں نے بدلے رانجھن دے

ایس عشقدی کھٹن لواڑے بڈی بڈ ہیر ہو سولی چاہڑے
سور کھو رلکے کرن بجاراں میریاں ماہی نال بہاراں
عشق ماہیدے ہوہماں پایاں نت بہر دی ساں و آنگے دایاں
عشق سو کھالا لوکاں بھانے جس تن وستی سو ہو جانے
نداں ہویاں جاک نہ آیا بابل میری کاج رچایا
آج کوئی دردی بیاول جاوی حال اساڈا جا سناوے
میراں شاہ سن ایہ دل بھاوے جی صابر میری آس پہنچاوے

ہور لہایاں کھلاں نے بدلے رانجھن دے
ہیں بلکھ طعنے سر جھلاں نے بدلے رانجھن دے
ہیر ڈھونڈیندی جھلاں نی بدلے رانجھن دے
ہیں گھایل کیتی سلاں نے بدلے رانجھن دے
ہیں آپ ہزاری جلاں نے بدلے رانجھن دے
ہیں کھیڑا قاصد گھلاں نے بدلے رانجھن دے
ہیں دراو سدا جا ملساں ملاں نے بدلے رانجھن دے

لا کے نین نینا ندی نال ہیں مٹھیاں چاک پیارے نے

ایسی گجھڑی رمز چلائی تن من دی سب سرت بھلائی
چاک اساڈا ایرم یارا دو جگ اندر تاراں ہارا
ایسی ناز و نیاز دکھائے راز نہان سب کھول سمجھائے
ایسا جبر آسگھڑ سیانا وحدت دا تن لایا بانا
ہیر دے کارن چاک سدایا ہیں مولیٰ تا اسنوں پایا
میراں شاہ کر گور دی پوجا جو کجہ سو جہا اسنہیں لوجہا

پایا پریم جنجال ہیں مٹھیاں چاک پیارے نے
نظر و نظر نہال ہیں مٹھیاں چاک پیارے نے
ہیں آن کیتی خوشحال ہیں مٹھیاں چاک پیارے نے
موہی ہیر سیال ہیں مٹھیاں چاک پیارے نے
رہیا سرت سمہال ہیں مٹھیاں چاک پیارے نے
ہیں پایا پیر کمال ہیں مٹھیاں چاک پیارے نے

رمز عشقدی پہچان قاضی پڑھ پڑھ نا ہو نا خالی قاضی

علم لدنی علم ہو نیارا باطن دا ایہ کھیل ہو سارا
رانجھا ساڈا سانجھا بھیدا بن سر دتیاں گل نہ لبھدا
اول آخر ظاہر و باطن امر اسدی توں گل نا باہر
میراں شاہ ہیں خوب بجھیا تارا نجھا میرا جگدا داتا

دو جگ اندر تاراں ہارا رانجھا ساڈا ایمان قاضی
توں نہیں محرم ایس سبب دا سمجھ گورانتوں کیہان اللہ قاضی
مکھ موڑاں تاں ہوواں کافر شاہد ضامن قرآن قاضی
عشق شرع دا مول نہ ناتا تو کھول نہ آکھی زبان قاضی

نال پیا دے اکھیاں نی میریاں لگ رہیاں

ایس عشقدی عجب بلا رے چاک ماہیدے طعنے ساری
ایس عشقدی صفت نکوئی جو کجھ نال اساڈی ہوئی
رانجھن نال ازل دا ناتا رب رسول اساں کر جاتا

ہیں سر ہتھاں تے رکھاں نی میریاں لگ رہیاں
میں گل کسے نہ دساں نے میریاں لگ رہیاں
سو حیلے سو دکھاں نے میریاں لگ رہیاں

نال ماہی دی عجب بہاران ست بہشت میں ستوں واران
چاک ماہی دی پاک دلاں سے کفر اسلاموں پرلی پار سے
جان رانجھے توں محرم ہوئی ہر صورت وچہ ہور نکوئی
جان ست گوروی پوجا کینی میر انشاہ بدہ ٹھنگ پیتی

کہیڑا دوزخ گھتاں نے میریاں لگ رہیاں
ہیں کیتے نال پلکاں نے میریاں لگ رہیاں
ہیں ہن کی پرکہاں نے میریاں لگ رہیاں
ہیں نال ساقی دیاں ستھاں نے میریاں لگ رہیاں

تخت ہزارے دیا سگھڑ چتر سر وارا

پہلاں ہی توں لک چھپ بیٹھا وچہ ساتھیں اٹھ بہندا
لگ عشق ہو یا متوالا ہر صورت وچہ نور اجالا
دل ساڈے نوں گنڈیاں پایاں جس چاک دی گھر ملن ودہایاں
شور پیا وچہ عالم ساری ہیر دی لگڑی ہیں نظارے
ہیں موہیاں تیں ناد بجا کی جاں ہیں ویکھاں نظر اٹھا کے
ماہی ماہی سب کوئی کردا عشق انوکھا اس دلبر دا
مس نند نت مہماں لاؤ عشق رانجھٹے دا بنہ جاوے
میرانشاہ کیوں چاک ہیلایا دنیا نال کہیا نہوں لگایا

آیا لیں نظارا تخت ہزارے دیا سگھڑ چتر سر وارا
کیتا ایڈ پیارا تخت ہزارے دیا سگھڑ چتر سر وارا
ملیا چاک پیارا تخت ہزارے دیا سگھڑ چتر سر وارا
کہیڑا کوں لکارا تخت ہزارے دیا
چمکی عرش ستارا تخت ہزارے دیا
چڑھ ہیا مار نقارا تخت ہزارے دیا
کرساں شکر خدا دا تخت ہزارے دیا
چھیڑ دی پکڑ کنارا تخت ہزارے دیا

[illegible]

میں عشق تیرے نے جالی وی سجناں سار لئیں

روز ازل دا توہیں سائیں وہ جگہ بوجہ دو جانا ہیں
درد کہاندی گردی جھیڑی ہیر پیاری وچہ وہڑے
انبر طرسانوں نت برجیندی نال سیاں گل طعنہ دیندے
سن مائی توں ٹھگ نہ میتوں اس ماہیدی سار نہ تینوں
مرلی ناز نیازاں والی آن بجای ہو کر پالی
ہونڈ پھیری ہیں وانگ سدایاں نہ ماہی نہ جھیں آیاں
سن رانجھا تیں نگ نہیں لاکی رو رو ری عمر گوا کے
میراں شاہ دل ہیری بہاوے پھیا جان لے گل لاوے

سر ساڈے دا والی سجناں سار لئیں
سر نور تاں نہالی وی سجناں سار لئیں
نہوں لایا سنگ پالی وی سجناں سار لئیں
کامل رتبہ عالی وے سجناں سار لئیں
ہیں ہٹہیاں ہیر سیالی وی سجناں سار لئیں
میں بہت کیتی ہڑتالی وی سجناں سار لئیں
ہیں جان حجرہ وچہ جالی وی سجناں سار لئیں
ہیں ماہو داں خوشحالی وی سجناں سار لئیں

میریاں لگیاں نوں نہ موڑ

سن مائی گل پریم نگر دی بن سر دتیاں ہل نہ سردی
بابل در کہیڑیا ندا لوڑی جس کوئی ساڈیاں لگیاں موڑی

اہو عشقدا زور میریاں لگیاں نوں نہ موڑ
اوہو شہد اچور میریاں لگیاں نوں نہ موڑ

او صاحب میں ماسدی بردی سر دم سجدہ اسنوں کردی
تہر رانجھے دی ڈور میریاں لگیاں نوں نہ موڑ

روز ازل دی لیاں لاواں جو مکھ موڑاں دوزخ جاواں
الست کہیا جد ہویا ناتا رب رسول صحیح کر جاتا
ہٹڑی گردی کوڑیاں باتاں میراں جہ وحدت دے کہاتاں
میراں شاں چھڈ چوچک بھیڑا لوک کریندی جھگڑا جھیڑا

نا ہور کسیندی لوڑ میریاں لگیاں نوں نہ موڑ
ہن کی آکھاں ہور میریاں لگیاں نوں نہ موڑ
نہیں وڈیندا شور میریاں لگیاں نوں نہ موڑ
توں نین نیناں نال جوڑ میریاں لگیاں نوں نہ موڑ

توں آویں وے رانجھناں

اوچی چڑھ کے ماراں چاہنگاں ہجر تیرے دیاں سینے سانگاں
باطن نین نیناں نال جوڑ بن ظاہر ساتھوں مکھڑا موڑیں
او گنہاری گن نہیں کوئی نام خدا دی من آرزوئے
تیرے جیہا مینوں ہور نہ کوئی عشق تیرے بوجھ لتھیا لوئی
روز ازل دی اکھیاں لایاں ہن کس گلوں منوں بھلایاں
میراں شاہ میں برہوں گھیری بھیکھ بیا دے دور وچھیری

درس دکھاویں وے رانجھناں
نا ترساویں وے رانجھناں
گل لاویں وے رانجھناں
پھیرا پاویں وے رانجھناں
نور بہاویں وے رانجھناں
پار لنگھاویں وے رانجھناں

سن یا ہند یا تیری دا لبیا کتے ماہی ساڈا دس وے

کنڈہ تیری دیکھ تسار اکھنوں آوی جاگ پیارا
کوئی قاصد اسول جاوے سب دکھ سکھ جا سناوے
ہنول حال تن من میرا گر نام خدا دسے پھیرا
لکھ نقش نجومیا بہیا گھر آوے ساڈا پیارا
رل روناں من بیر جاوی ہن ساڈی کون بنا ہووے
اہو میراں شاہ گل سر دی ہیں بردی ہاں صابر دی

کر رہیاں جتن ہزار وے نہیں جلد اساڈا بس وے
کتے لنگھ گیا مدیون یار وے سانوں کتے نہ پیندی دس وے
ساتوں لبسر گیا گھر بار وے گیا گت گن ساتھوں بس وے
ہیں تن دیساں وار وے جد گل لاواں ہس رس وے
اج مول نہ لیندا سار وے لا تیر جگر وچ کس وے
ور کرساں جا پکار وے جاں ویکھاں پاک درس وے

اٹھ کھول نتانی کنڈڑا کوئی ہور نہیں ہن کول

جا نہیں وی لدی سنت جمائی حسن ازل دی چمک دکھائی
وہ دو اوڑی رات سہائی رحمت کیتی مینوں ماہی
آیا جس لیاں لاواں یا لائی دے بحر اصل جاواں
لے چلساں سکھیاں سیاں عشق جنہیں اٹھی شریاں کھیاں

جاگ اٹھی ان بھول نی کوئی ہور نہیں ہن کول
کردلیاں نت ٹول نی کوئی ہور نہیں ہن کول
سرگا گرتھ ڈول نی کوئی ہور نہیں ہن کول
خاص میراں بجول نی کوئی ہور نہیں ہن کول

میراں شاہ دہن بھاگ ہیں میرے ماہی آیا ساڈے وہڑے
مکھوں نہ منڈڑا بول نی کوئی ہور نہیں ہن کول

دیکھو نی کی ماہی نے گھڑی سانگ چلائی
سدھ بدھ میری سب لٹ گیا ایسے آن دکھائی

رلکی سیلان ہیوں طعنہ ہیں عشق نے پھوک جلائی
رانجھا ماہی اسنوں ملدا جس وٹلوں ہوج گوائی
آن ہنلیوں نال کرم دے میں عاجز لے گل لائی

رانجھا میرا میں رانجھے دی فرق نہیں وچہ رالی
آن سیالیں مرلی واہی میں ہن ایمان لیالی۔
میران شاہ گور لپٹے توان میں جنڈڑی گھول گھمائی

میرا من موہیا نی مرلی چاک بجائی

دیکھونی اس مرلی دی کاری خاکی نوری ناری سارے
عرش فرش جند سورج ماہی انس ملایک دو جگ سارے
اس مرلی نے سب جگ موہیا جان سیالاں نوں جیاں کھلویا
تخت ہزاروں ماہی آیا میں عاجز نوں درس کھایا
اس ماہی دی کی گن گاوان اسم صفت دا انت نہ پاوان
میران شاہ میں تن واران آن دکھایاں چاک ہزاران

تن من وچہ ہنک سمائی میرا من موہیا مرلی چاک بجائی
مرلی دہوم مچائی میں موہیا مسہولی چاک بجائی
الست ماکو سنائی میرا من موہیا مرلی چاک بجائی
جاں ہویا فضل الٰہی میرا من موہیا مرلی چاک بجائی
عالم دی بد بلائی میرا من موہیا مرلی چاک بجائی
تان موہیا سب خدائی میرا من موہیا مرلی چاک بجائی

مینوں ہر دم رہندا جا سجندی شوخ لنظارے دا

جو صورت کیتا میں دل ہیرا ماہ سنگار پیا ہتھ میرا
لوک اسانوں کملی کہندی اماں بابل کہڑیں وچ بندی
سس ننانان ملن بولی اول آخر اسد تک گولی
اسنوں بنیاندی سرواری پل پل ٹہریں خلقت ساری
تا آدم ناحوا آہی اس علن دا میں جاتا ماہی
تخت ہزاروں ماہی آیا انس ملایک سیس نوایا
میران شاہ تن بہوت ماوان صابر دی در الکھ جگاوان

ہیرے سیلنے رنگ سانگ ماہی جو گہرا عشق پیا پیدا
میرا او زمانہ دل دا ساکی صاحب تخت ہزارے دا
میں دو جگ کہدی مان ماہی سو مینے سار ہیدا
میں کہیا جان پچھاں ضامن عشر دناڑے دا
جد آیا واحد آپ بنکے روپ ستاری دا
اس رکھیا احمد نام حامی عالم سارے دا
میرا او ہوہے غمخوار عاجز نیچ نکارے دا

سیونی میں ڈھونڈ پہری مینوں ماہی نظر نہ آوے

سب گہر ہیاں جتن ہیتیرے او گن رچی س نہ میرے
ماہی تخت ہزار لوالیجو ہیر دیندا پریم پیالا
باہجہ ماہی دی ہور نہ بیلی جا رکھو کوئی آنگ سہیلی
ڈھونڈ پہری وچہ جنگل بیلے سہا کھیا نوجہ ماہی کہیلے
میران شاہ دی جہد جیترائی میں تاں ہٹدا ماہی

قادر آپ ملاوے سیونی ڈھونڈہ پہری مینوں
مینوں مین جت لاوے سیونی ڈھونڈہ پہری
کدی تاں درس دکھاوے سیونی ڈھونڈہ پہری
لکھیا سول نجاوے سیونی ڈھونڈہ پہری
جو گور ہید تباوے سیونی ڈھونڈہ پہری

مینوں ماہی نظر نہ آوے

اج ہیلی چھوڑا یار دا دس رانجھا میں کی کرسیے
پیالا عشق تیری ٹہساڑی ہن بابل تے ڈولی جاپڑی

ساڈی ٹڑی قول قرار دس رانجھا میں کی کرسیے
کیتا قہر قہار دس رانجھا میں کی کرسیے

سن رانجھا میری سن عرضوئی مہر نمانیدا وس نکوئی
تین باجھوں میں حال جیون جے لکھ بوڑاں کافر تھیوان
ملے جا کے کن ٹپاوین تو یون سانون درس کہاوین

جو لکھیا کرتار وس رانجھا ہن کی کریئے
ضامن آپ ستار درس رانجھا ہن کی کریئے
ہتھیون ہوگ اوہار وس رانجھا ہن کی کریئے

میراںشاہ جان کھیڑین جاوان لکھ چھٹیاں وزیر پچاوان
تون جم جم آوین یار وس رانجھا ہن کی کریئے

ساڈا لگڑا نی نہون جاگنال سن مائی سمجھ ست سمھال

لوکان بھانی چاک تھاوان میں جتول دیکھیاں اتول پاوان
کھیڑیاں کردی زور دھگا میں اٹھ تخت ہزارے نون جانا
بھید دلاندی کون پچھانی رمز عشق دی عاشق جانے
چاک ہاںیدی بیت چروکی عرش فرش نا نین تلوکی
میراںشاہ پی تن من بسدا جتول ویکھاں ماہی وسدا

من موہیا اوہدی ٹھک چال
میں دریا پایا ویکھ بھال
پایا جبد ے گل جنجال
واحد مطلق بے مثال
ہر رنگ دے وچ ہے وصال

ساری رین دکھاں نال بیت گئی وے آ ور انجھا میری سار لئیں
نہ جایئن بچھڑیدی پڑ ہی اوے آ ور انجھا میری سار لئیں

کھیڑیاں دی سانون ہے قضیے اٹھ چل تخت ہزارے رہیئے
شکل دکھاوین آن اسانوں بن پئے گن دی شرم تسانون
عشق اسانون چین نہ دیندا شوق تیرا ایںول ہر دم رہندا
میراںشاہ میں کسنوں آکھاں چھپ پردیساں وتڑی ساکان

میں ہر دم تینوں آکھ رہی وے آ ور انجھا میری سار لئیں
میں نت دی دکھاں نوں گھیر لئی وے آ ور انجھا
نہیں اک پل نہیں نیند پئی وے آ ور انجھا
نیناں شکل تیری نا دیکھ لئی وے آ ور انجھا

میں ہو یاں مست دیوانی ماہی آن ملے

کی کراں کجھ وس نہیں چلدا بان عشق دا سینہ سلدا
عشق ماہی دا جان چڑھ آیا میں سلیٹی نے سر چایا
ماہی تخت ہزاریوالا جس اسیدا جگ ست اجالا
نت اٹھ رو رو میں پکاری کرم کری تان پلو وچہ ملسے
الست کہیا تاں لگڑی یار لوکاں بھائی عشق مجازی
گبھڑی رمز دلا نوچہ لا کے جان ویکھیاں بن نظر جیا وے
او ملی بہہ بہہ نظراں مارے وچہ بیلا دی ویکھیاں جاے
حضرت صلی پیر پکارے میرانشاہ دربار پکارے
جس لگا عشق طماچہ ہی اس مہندی خبر لکائی

ہو یاں عاجز خاک نمانی ماہی آن ملے
ریا جگ ست کھانی ماہی آن ملے
کیہڑا کون طوفانی ماہی آن ملے
حضرت شاہ جیلانی ماہی آن ملے
سانون لگڑا عشق حقانی ماہی آن ملے
کیون کردا اول چپل جانی ماہی آن ملے
میرا او ہو دلبر جانے ماہی آن ملے
سینو میم کہانی ماہی آن ملے
سبھن من چل بل خاک ہوا اہم مہندی دیکھ لوکائی

جو عشق سلماچہ سہندا ہے اوہ وچ حضوری رہندا ہے
جس عشق صنم منظور ہویا اوہ وچ درگاہ غفور ہویا
سن قاضی مسئلے کرداں میں سر دندہ جاہیں نہ غیر غر
ساڈی نیت سمدا رانجھا ماہی ہر وچہ ورین ذات الہی ہے
جہندا رانجھا یار ہویا وفی انفسکم اظہار ہویا
ساڈوں اپنا اصل حصول ہویا جاں ماہی وصل ہویا
جد تن وی ہوئی منادی ہر اس ہندا رانجھا ہادی ہے
جل میراں شاہ اظہار کراں اوتھے تن من تے سر وار کراں

بن دم علم عا بہندا ہے نار میا چون رائی رے
لے جام وصل مخمور ہویا اس ہستی بلد گوائی رے
کیوں حرص طمع وچ پر دامیں کہی غفلت موت بھلائی رے
الانسان خبر سنای ہے جا دیکھ حدیث گواہی رے
دو جگ وچہ وال خار ہویا تین تبلوی عمی نگائی رے
وچہ ضامن تاپ سحل ہویا جن رانجھن نال نکاحی رے
ساڈی بیت قبوہ ندی عادی ہی جد مرنی آن بچائی رے
دربار دی دیدار کراں جس ہندی گل خدائی رے

رانجھا ساڈا ہیر دی کیوں چاک کہندا

سنیو نی تسیں سیو اس رانجھے نوں چاک نہ کہیو
تخت ہزارے دا محرم سائیں اسد بجھیا مینوں سدا ہیر
ولی اسد اقرب کمائی ذات صفاتوں رتبہ عالی
ہیر اس مٹھیاں پہلی گہا توں نکس گلتوں ہے بچھڑ یا ساتھ ہو
پہلاں آپے چپ چپاتا جاں گور پڑھیا تاں نہیں جاتا
میراں شاہ تن من بلہاسے باجھ رانجھن یار پیارے

ہور ہو دا منگیر دی کیوں چاک کہیسندا
ہین نپٹ کمینی ہیر دی کیوں چاک کہیسندا
دیکھو لا انظر نے کیوں چاک کہیسندا
ساتوں معاف کریں تقصیر دی کیوں چاک کہیسندا
جنتی اہل فقیر دی کیوں چاک کہیسندا
کون بدہ وی دھیر دی کیوں چاک کہیسندا

رانجھا ساڈا ہیر

آہا ہی ہیر رمز الوالے تیری ہجر ے آن ستایا ای
بجھو ستیاں ہندی بابل بھڑی مینوں سفنی آن جگایا ای
ڈھونڈ ہیری وچہ بیلی کا ہی ہیتاں کملی نام سدایا ای
بدہ میان مینوں مڑ گھر گیاں انہاں خاوندی گل لایا ای

بال جوائی تیری عشق انوکھی اینہن میں ہو کے جلایا ای
زلف کمان تے تیر نیشاندا میرو چہ جگر دی لایا ای
روز ازل دا توں ساک لساڈا ایہو ہن کہیڑ یاں شور مچایا ای
کر کر ناز نیاز ہزاراں ہیتاں نال تیری نہوں لایا ای

میراں شاہ کی دوس کیتیوں اساں جو لکھیا بھر پایا ہے
آہو نی ہر دم رہندا رانجھا نے میرے سامنے

احد ہو گے ہیں بجائی حمد ہوئے شکل دکھائی
آن عشق دیا چڑھیان فوجاں وحدت دالیاں ملیاں ہو جاں
جیتول وچ گجھاں ہائیں دسدا ہر رنگ دیر چہ آپی دسدا
میراں شاہ ہو کامل پڑیا جی نین رانجھا سوہ پڑھیا

آہو نی چلیا عشق دا جہا نجہانی میرے سامنے
آہو نی ہو یا ساڈا ماہی جانی میرے سامنے
آہو نی اک سمبھا ندا سانجھانی میری سامنے
آہو نی چھڈ دنیا دالا نجہانی میرے سامنے

دیکھو عشق انوکھا آیا مار نقارا کدی صابر پیارا دیوی آن نظارا

ہتھ چھوڑ سیو کر چلا یا میرا تن من سارا کدے صابر پیارا دیوے آن نظارا

اوہدی نت دی ہجوڑ کیتی خاک نمانی
ناہیں اسدے باجھوں کوئی ہور سہانا
کوچہ کلیر والا سیو عرشوں بالا
بنیاں او گنہاری کوئی عذر نہ چارا
سیو گنج شکر دا اوہ تاں خاص خلیفہ
میرا کعبہ قبلہ اوہدا پاک دوارا
سیو نام خدا دے کوئی جائی شتابی
اوہدے درتے گلشن ہویا جیوں بہارا
میر انشاہ ہیں ماری اوہدے گٹ دی ناوی

اوہ ماں مکھڑا پتّاں ہیں حال آیا بی
کدی صابر پیارا دیوے آن نظارا
جاوے قسمت والا بیوے پریم پیالہ
کدے صابر پیارا دیوے آن نظارا
میرا سنجھ صباحیں اوہدا نام وظیفہ
کدی صابر پیارا دیوے آن نظارا
سوہنا ماہی لا کے میری توڑ نبھاوے
کدے صابر پیارا دیوے آن نظارا
صدقہ گنج شکر دا مینوں درس دکھاوے

سیو چند سورج نہیں اوہدا روپ نیارا
کدے صابر پیارا دیوے آن نظارا

آ بن ہتھم پیارے اڈیا کھمّاں پھڑ لایا
کھولے بال سر بیدے تن بھوت رمایا
ایہو رسم قدیمی پیا بید روانیدی
بتیاں باجھ دماندی ہویاں تیری باندی
جان الستم والی پیا بولی بولے
لا کے عشق جوانی جالی میرے چولی
میری عمر ایانی کو کاں دیس بدیساں
کر کے لمیاں باہیں ڈھوہی کس درویساں
تیرا مکھ دیکھنے نوں میری جند ترسیندی
کنیں دسنگ وصل دی کدی مول نہ پیندی
گلی پلڑا پاکر چلیاں صابر دوارے

توڑی ہیت پرانی سانوں جا ہی بھلایا
تیرے درس کارن بتیاں جوگ کمایا
من موہ کر لیندی ناہیں سار ولاندی
پیا اوڑ نبھاویں لگی ہیت دہراندی
کہکے قالو ابلیں جندنیں پر کھولی
سانوں سکھ وکھالیں کھول اکھاں جھولی
ماری ہجر تیرے نے گل کھلڑی کیساں
لگھی عشق تیری نے وس لگی میں کر ساں
پیا مڑ ماں ہویاں رو رو یاد کریندی
لگی بھاہ ہجر دی میری جان جلیندی
او نہوں جرم کرم دی آکھاں کہ سکھ

صدقہ گنج شکر دا سانوں یار آملے
دیکھاں درس پیا دا میر انشاہ بلھے

سیو اج گھر آیا میرا یار نہیں
گرواہی پرواہیاں لیندا سائیں

اوہدی نت دی پچھوڑی بہتاں ہو گئی جلائی
سیو نام خدا لوے آکھو جا کے کوئی
انکھاں بہاگن چنگیرے لینیداں کہن نت کلاوی
کدے آمل پیاریا آئی جان لباں تے
لگی بیت قدیمی پیا اوڑ نبھاوین
میران شاہ سرداراں جاگی صابر دواری

بچے اسدے باجہوں فرو جاوار نہیں
لاگے ساتگ ہجر دی پیا مار نہیں
مینوں روون طرا ہجہوں کوئی کار نہیں
عزرائیل کہلوتا لینداوار نہیں
ایس فانی دم دا اعتبار نہیں
ایسا کون ہے جینوں فنا تار نہیں

اکدی توں آوین پیا جندڑی میاں نت رہندی نظاریدی تا ہنگ ملندی آس:

تیری میری پیت دسراندی
عشق تیرے بنے ول ول کٹھیاں
تیرے نالدیاں سب سیاں
کملیاں مینوں ذات صفاتاں
ملاں پنڈت بید گنہیر سے
جاؤ سیو کوئی موڑ لیاؤ

کون پچھاندے رمز دلاندی
صورت تیری نے میں مٹھیاں
نوشو آن کلاوے لیاں
روز اوڈیکاں تیریاں واٹاں
پچھ پچھ ہاری میں سنجہ سویرے
میراں شاہ نوں درس دکھاؤ

میں نت دسے پچھوڑے سلے
ہیں ہوئی سویوانی جھلی
میں عاجز رہ گئی اکلی
میں گھر چھڈ روہی ملی..
تیمن خبر کدے نہ گھلی
تا بون بات سولی

میں ہو گئی ری سجن بلہار

میں بردی توں صابر میرا جامیں دیکھاں درس تیرا
برہوں جنگ ہی تن میرے میں مرچکیاں اے رہ تیرے
جل جیوڑا اٹھے پیتم لسد اپنیم باجھوں نہوں رسدا
جل بل ہو یاں ہسم کی ڈھیری گنج شکر پیا تیری چیری
پیتم کارن جوگن ہو واں صابر دی در جا کھلو واں
میراں شاہ دی سن عرضوئی اوگنہاری گیو نہیں کوئی

ہو واں شکر گذار ہو گئے رے سجن بلہار
ہن لی میری سار ہو گئے رے سجن بلہار
کر دیئے جتن ہزار ہو گئی رے سجن بلہار
آن پڑی دربار ہو گئی رے سجن بلہار
رو دواں زار و نزار ہو گئی رے سجن بلہار
شوہ بہیکہ تنگھادی پار ہو گئی رے سجن بلہار

سیونی میرے پیارے بہت دن ہلسے رو رو ت کو دت میں نین گوائے

ہرس دیس کیتا باسلہ
بی ساتوں آپنے کیتا
ہے کوئی ایسی چیز سیانی
میری جیسان لاکہہ ہزاراں
واہ واہ اسدی بے پرواہی
میراں شاہیں ہرگن گھواں

ساتوں دما تا بہرواسا
نال ادائیں سن جیت لیتا
جا کے کہو میری پریم کہانی
جم سو بہاون کرن بہاران
اکھناں اٹھی کہیل لہائی
دم دم صابر پیر مناواں

نال کرم دی اگل لائیے
ہن کیوں ساتھوں نین چھپائیے
آپے لایاں نال آپ نبھائیے
علم عقل دی پیش نہ جائیے
اکھناں سولی پکڑ ما چہ ہی
جنہوں عالم سبیس نوائے

ہیں تیرے سے بلہار وے پیاریا میں تیرے بلہار

ہیں ہاں اوگنہار بھلاویں ہیں توں ساتوں ناہ بھلاویں — آن دکھاویں دیدار وے پیاریا میں تیری بلہار
انبر جھڑ کے یار ہو ڑ بیتیاں نین نینیاں نال جوڑی — طعنے دیون ہزار وے پیاریا میں تیری بلہار
وہ وچ تیری ماڑ انہ کھے سلوں الکھ چھپ بیٹھا دہو کھے — توڑے قول قرار وے پیاریا میں تیری بلہار
ہر دم ایہو عرض اساڈی جو میں تیرے تاہیں بہاڑی — کرم تیرا درکار وے پیاریا میں تیری بلہار
عشق تیرے دی رمز چھپانی سری قلبی ہور روحانی — ہے تیرا احمیکار وے پیاریا میں تیری بلہار
آ پیاریا ہن ڈیوی نظارا سر سجدا موت نقارا — ایہ دنیاوں چار وے پیاریا میں تیری بلہار
میر انشاہ چل حال سناواں غم من چھوڑ گھول گھماواں — صابر دے دربار وے پیاریا میں تیری بلہار

متاں ہویاں محرم یار آ ہن ساتوں درس دکھا

عشق تیرے دی وہ ڈیابالی تن من میرے بھاہ بڑکائی — دتیاں بھوک جلاوی آ ہن ساتوں درس دکھا
اجے چڑھ کے ماران چانگاں ہجر تیرے دیاں سینے سانگاں — دتڑی سرت بھلاوی آ ہن ساتوں درس دکھا
مکھڑا تیرا قطب ستارا دیویں ساتوں آن نظارا — پیاریا نام خداوی آ ہن ساتوں درس دکھا
رل مل سیاں لاون لیکاں میں نت تیرا راہ اڈیکاں — آ رل ناتر ساڈی آ ہن ساتوں درس دکھا
سول دکھاں نے بازی گھیرے توں شکیرا آ دڑ ویہڑی — کرساں جان فدا آ ہن ساتوں درس دکھا
ہجر تیرے جند جالی میری صورت نظر نہ آوے تیری — میں رووان کس در جاوے آ ہن ساتوں درس دکھا
میر انشاہ میں پریم ستایا عمل پر باد دل غم اجہایا — نین دے چھیڑ لائے آ ہن ساتوں درس دکھا

نسین دیکھو ناز بیارے دی جگ موہیا نال نظارے دے

سلوں تہاں مکاں نہ دسدا شو دہر ہر جا وچہ دسدا اے — کتنے ہسدا کتی نسدا ہی سیو دیکھو طوادارے دے
کتنے نظر و نظر نہال جیہا کتنے غوث قطب ابدال ہویا — کتنے چاکر ہیر سیال ہویا کتنے دیندے ہزارے دے
کہیا دل جیل کھیل رچایا ہے سانوں عشق انوکھا لایا ہے — الانسان سر ستایا ہی بھیدیکھو ہنی ساری دے
کتنے مس ہس آ گل لائیدا کتنے مکھڑا آن چھپائیدا — کتنے ساتوں ہجر ستائیدا نہیں سندا دکھ دکھیارے دے
کتنے شاہ جیلانی پیر ہیا کتنے چشتی اہل فقیر ہیا — کتنے نیں بھی دستگیر ہویا وچہ جاکر حشر دہاڑے دے
جد میر انشاہ فہمید ہوئی مکھ مرشد وچہ دید ہوئی — جہاں دید ہوئی تاں عید ہوئی آج جاگی بھاگ نکارے دے

میرے نین پیا سوں لگے لسبر گئی لاج شرم

نین جتی تاکے مکھڑے ہم خیال پلک نہ چہ ٹرے — اٹھ گیا سارا بھرم لسبر گئی لاج شرم
جار نیناں دی ہوئی لڑائی ہستی میری بھوک جلائی — دیکھو نیناں دا ستم لسبر گئی لاج شرم
نین دکھائی کھا چمکاری کھٹی نیناں توں وٹری — دلتوں کھویا ہے غم لسبر گئی لاج شرم

پریم نیا ہینون ہمراہ ندہیرا تا یفین لگی تا یار پچھاتا — ہیں سمجھے راز اگہم لبھر گئی لاج شرم

میں کہولی ہیرمی جان عہد قرطری یار دکھا تدیلین جھگڑی — ہویا اللہ دوا کریم لبھر لئی لاج شرم

نین نیناند اکھیلیا پردا ہسن لرلن نعل جیت نہیں کردا — اہسے نیناں دی قسم لبھر گئی لاج شرم

وہ وہ ساڈی بہاگ جنگیری میرانشاہ اج آئی بہٹے — یار سوہنے دے قدم لبھر گئی لاج شرم

ہن میں اموہیان وے ناز لے تیرے

ایسا ناز نیاز دکھایا کرا ولا کہید دل بہر مایا — پاسے پریم بکہیڑے ہن میں موہیان وے

وہ وہ پیا پیا بے پروا ہیان کول ڈین ناکرین جدایاں — میں رووان سنجہ سویرے ہن مین موہیان وے

اول آخر باطن ظاہر تیری توں ہین سول نہ باہر — خاص ولالوچہ ڈیرے ہن ہین موہیان وے

جہان آدم دا روپ نبایا انس ملایک سبہس تو ایا — برلا سکہڑ کہیڑے ہن مین موہیان وے

ہیں بروی توں صاحب ساڈا دہین نیڑی رہن دراڈا — ایہ دکھ کون نبیڑے ہن میں موہیان وے

جان سنت گور نے بہرم اٹھایا ہیں نکلی تان من جیہ پایا — نک گئے جھگڑے جہیڑے ہن مین موہیاں وے

میرانشاہ ہیں مرگی موئی جان صابر دی رحمت جہی — ہیں کیتی رور دان نیڑے ہن میں موہیان وے

تانگھ نظارے دی من پیارے ہیان توسے سانوں تساڈی ہر دم رہندی نیڑی من میں موہیان وے

دیس پیا دی جیکوئی جاوے نام خدا دے خبر لیاوے — سوہنے سارے دی

عشق پیا دا جیتی دیندا شام سندر کدی سار نہ لیندا — ہیں دکھیار دی

مکہہ دیکھن ہر تیج یان دیوانی صلی علی تیرا حسن نورانی — چمک ستارے دی

میرانشاہ کہو بہکہیا تیون ہین جہانین لاج تسانوں — میں بکہارے دی

دسیو نی کوئی سگھڑ سیانی کب گھر آویگا یار میرا

تانگھ پیا دے ہیتون ہر دم رہندی — سانگ کچہوڑے دی ہیں دلوچہ پہندی

بن دیکھے ہیتان ہویا دیوانی کب گھر آویگا یار میرا

مدتاں ہویاں پیارا یا مول نہ آیا — میں دکھیاری روردہ جنم گوایا

نظر نہ آوے اوہدی شکل نورانی کب گھر آویگا یار میرا

جا کہو نی کوئی انگ سہیلی — باجہہ پیارے میرا ہور نہ بیلی

آوندی کوئی بہیج نشانی کب گھر آویگا یار میرا

اوگن ہاری میرا عذر نہ کوئی — جو جیت چاہے پیا کر دا سوئے

لڑ لگیاں دی قدر پچھانی کب گھر آویگا یار میرا

میران شاہ پیا سو لیو پاوے — اس مرنے توں پہلے مرجاوے

رحم کرے پیارا آپ رحمانی کب گھر آویگا یار میرا
سیئو نا مکھ سجندی رہندی درسن ویکھن نوں

جو ساجن سیر کہٹڑے آوے جرم کرم سب ویکھ جاکو
نال سجن دے لیاں لاواں کسنوں دا حال سناواں
ویکھو سیئو سجن دے کارے پکڑ غلاماں ولول مارے
سر صدقے تے جند قربانی جی دیوے کوئی ہیج نشانی
میرانشاہ جو ساجن ملیاں رہ سنگدا اوپ بناواں

میں لکھ لکھ شکر کریندی درسن ویکھن نوں
جان جدایاں سہندی درسن ویکھن نوں
میں ڈردی سانس نہ لیندی درسن ویکھن نوں
میں جالاں اٹھدی بہندی درسن ویکھن نوں
ہتھیں لاواں مہندی درسن ویکھن نوں

ہو پیا گھر آجند ترے تیری ویکھن لگن میں سا کیتی تیری عشق دیوانی ہر کوئی تیری ہو رہ نہ تانی ڈھاہ من جیت لا جند ترسے

ہجر تیرے دی گنہیری لسر گئی سب سدہ بدہ میری
روز ازل دی اکھیاں لایاں سن کیوں کردا یار جدایاں
میراں شاہ جو میں سنگ بیتی ایسی نال کسی نہ کیتی

اتنا نا ترسا ہو پیا گھر آوے جند ترسے
لگی باندی اوڑ نبھا ہو پیا گھر آوے جند ترسے
دتیاں بھوک جلا ہو پیا گھر آ جند ترسے

تیرے ویکھن نوں ہو پیا گھر آسے

پیا سانوں منڈری بول نہ بول میں جاگراں بہار پیا سانوں منڈرے بول نہ بول

او گنہاری نیٹ کمینی جان صدقڑے میں پر کینی
توں جیترا ہیں بال ایانی عشق تیرے دی سد نجانی
الست بربکم دی سن بولی کر سجدہ میں تین بر گھولی
لاہوتوں نا سوتی ہو کے عمر گوایا تین بن رو کے
میرانشاہ میں لگڑی دامن قسم خدا دی صبر ضامن

ور پایا جگ ڈول پیا سانوں منڈری بول نہ بول
نہوں لایاں بھول پیا سانوں منڈری بول نہ بول
کیوں کردا ہیں رعل پیا سانوں منڈرے بول نہ بول
آویں اسلوڑی کول پیا سانوں منڈری بول نہ بول
توں میلہ بھجول پیا سانوں منڈری بول نہ بول

آوے پیا سانوں دیوے نظارا ہیں واری نت رہندا دکھ ہنڈھا چا

عشق تیرے نے گھایل کیتی
او گنہاری میرا مان نہ کوئی
دو جگ چھڈ کے میں تیری ہوئی
جیہا تیہا ہوں گنہیرے

کسنوں آکھاں جو دل بیتی
میں واری اپنے لایاں تے نبھا
قسم تیری میں تیری ہوئی
ساڈی نبھاندی نت پہونچا
دین مذہب دی خبر نہ کوئی
سانوں کدے تاں لے گل لا
میں لگڑی پیا دامن تیرے
کدے مکھوں تاں بول زبا

ہور کسیدا عذر نہ چایا
نام خدا دے بیت نہ توڑیں
نیٹ کمینی منوں نا کالساریں
توں حاکم میں رعیت تیری

تیں بن مینوں جیون نہ آوے
ہیں ہماری تیری سنت دی ہووی
وچ سینہ دی ٹھر گئی بھاہیں

ہیں نمانی نوں ناہ ترسا

میرانشاہ دی آس بجھاویں
نال کرم دی جھاتی پاویں
ایہہ دنیا دن چار دناں دے

اسیں فانی توں آپ بقا

عین گل لا ہو گھونگٹ نوں کھولا

ایس گھونگٹ نے بہنے کاری
ہردم اپنا کرم کماویں
مکھڑا تیرا قطب ستارا
دردکھاں ڈگھایل کیتی
میرانشاہ میں گھول گھمائی

عالم فاضل در بندی سارے
او کن ہیرے جیت نہ لاوین
کھول گھونگٹ نوں دیں نظارا
شکر کیتا ہیں جو سر بیتی
روز انتلدی بہت جلائی

گئے بہتیرے الول
آہیں تے ساڈڑی گول
تن من دیساں گھول
توں مکھوں نہ منہ ڈھالول
ہن گیوں کردا رعول

جے میں لایاں تاں اوڑ نبھاویں میں کوجھڑی نوں لے گل لاویں

آپے میں نیناں تاں جوڑے

ہن کیوں کردا توڑ وچھوڑی
پیا دمیانچی میں لایاں تاں اوڑ نبھاویں
بجی توں کریں پیا کرم کریمی
جے میں لایاں تاں اوڑ نبھاویں
ہیں ہماری تیری سنت دی ہووی
جے میں لایاں تاں اوڑ نبھاویں
ہردم سجدہ تیں نوں کردی
جے میں لایاں تاں اوڑ نبھاویں
نا بابل دی ریت گوائی
جے میں لایاں تاں اوڑ نبھاویں

ہیں تیرڑی نوں ناتر سہاویں
سانوں منوں ناہ بھلاویں
ہمہ ہوں جلی نوں ناہ جلاویں
او گنہاری دی آس بجھاویں
توں تخت ہزاریں نہ جلاویں

ہنوں نوں نہیں عاد قدیمی
پیادی
تیرے جیہا نہ عالم سارے
پیا دی
میرانشاہ میں نت دی بردی
پیاوی
دو جگدی ہیں بہت بہلائی
بیاوی

کدی آویں وی گمانڑا یار میرا ترس رہی جند تیری دیکھن نوں وی

رت دی نیر انیدہ اڑ دیکاں عشق تیرے نوں لایاں سیکاں
جانیں ناکرم غافل تھیوان بابل دی دکان ال حیران
سانگ ہجر دی سینہ سلدی لکھ لکھ چھپاں میں تینوں گل ملی
عاد قدیمی ہیں گنہاری ذات تیری ہے ذات ستاری
جی تھوں اپنا کرم کماویں جگر بہر لائیں نوں لے گل لائیں

آن لئیں میری سار وے گمانڑا یار
ورتے قہر قہار وے گمانڑا یار
آن دیویں دیدار وے گمانڑا یار
توں اوڑک بخشنہار وی گمانڑا یار
کی اعتبار وے گمانڑا یار ..

میران شاہ تیں برہوں ہاری خاطر پر کری حج یاری

چشت کمال دوار وے گمانڑا یار

کدے آویں وے گمانڑا یار

آ وہا بیر سار میری سینے نال لگا کے
جاں ہیں ملک عدم نوں آئی تیرے طرف ہیں نگہ لگائی
ہیں قدیمی بال ایانی وصل ہجر دی سدھ نہ جانی
رلکی بیاں ہارن بولی ہیں تیرے تیوں جان ہی گھولی
برہوں لائی سینے کانی آ بیا ہیں ہوئی دیوانی
میران شاہ چل ہیکھ دواری بھید اکھاں دلدے ساری

ہیں توں بیا توں کاہنوں لگدا پہلے دامن لا کے
سخن اقرب آپے وسیں میٹھا مکھ چھپا کے
ہیں تیرے نال پیت لائی پچھے پیر منا کے
ہن کیوں کر وا ہیں جدایاں آپے دل بھرما کے
خاک کیتی عشق تیرے بیار یا ہوک جلا کے
پوری ہوون سب مطالب اسد ے در پہ جا کے

کجھ نیک عمل کر مٹھ کوڑے تیں دیس پرائے جانا ئیں

جان لاگی در پر آونگی سب گھڑی دی کاج رچا ونگے
کرانبیا آپ ثبوت کوڑے بہہ گیتا نکر اسوں کوڑی
تیں جانا دیس بیگانے نی سب جیہڑے دی عذر بہانے نی
او تھے نا کوئی انگ سیلی ہے بن خاوند ہور نہ بیلی ہے
سب سیاں سگھڑ سچیار کوڑی بہ لاون ہار سنگار کوڑی
رل سیاں تنجن لایا ہی جن گیتا واج رنگایا ہے
کیوں دل میرانشاہ رنگ پیلا ہی شوہ سوہنا چیل چھبیلا ہی

جد یاد ڈولی لی جاونگے مڑ ایتھے پھیر نہ آونا ئیں
سب اج کریں مضبوط کوڑی جس کل ان تیوں جا بہنا ئیں
سس نندان ہارن طعنی نی کی ہور گسیدا جانا ئیں
اک تیری جان اکیلی ہی سب عقل فکر اوٹھ جانا ئیں
تیر کھیڈن نال دہار کوڑی تیں ہور کہہ خار کہانا ئیں
تیں جیہڑے تند نہ پایا ہی ہن وس کی نال لیجانا ئیں
جد خاص رسل وسیلہ ہی تیں پھیر کستوں غم کھانا ئیں

جنہاں نوں یار ملے بہاگ انہاندے اچھے..

جد میں ہی تند دلبر ناسی میں نگلی ہا سب گھر بل سے
میں تو ہار پچھاہاں سٹیاں پریم نگر حرم چھج سٹیاں
چادر پہوک شہر دی سکی اکھیاں کھول تماشا دیکھی
جب مری جا یا مرجا وا ہندوی حد توں لنگھ جاوی
سا ہو پیلی ہر بار گوا وی سرت سہاگن سج ل جیت لاوی
ہو جیت اکھ جیت عمر گوائی جانہ جیہ گھر دی جہاتی پائی
پڑہ پڑہ دیکھہ کتاباں ہاری میرانشاہ بن ست گور یاری

خصم میرے گھر بسے جنہاں نوں یار ملے
غیر کوئی نادسے جنہاں نوں یار ملے
رمزیں یار پرکھے جنہاں نوں یار ملے
مکھ کا سرتدی نجے جنہاں نوں یار ملے
اوہ نا رسدا سکھ لیے جنہاں نوں یار ملے
یار کبھی ہیں نجے جنہاں نوں یار ملے
بھید کوئی نادسے جنہاں نوں یار ملے

وے گمانی جیہڑی کوالڑیا وطناں نوں موڑ مہاران

تیری جیہڑی ہیری ولری ہوی لٹک جنگیری جاں ہیں ویکھاں تا سرداران وے گمانی جیہڑی والڑیا
میں نت ملیا بابل دوارا تسیں دی جینی دیاں دہاران وے گمانی جیہڑی والڑیا

تیری جھیا ہیئون ہور نکھوئی میں جھیاں لاکھ ہزاران وے گمانی جیہری والڑیا
ساڈی ہانڈیان سب ادٹھ گیان جیون ڈے کونجاندیان ڈاران وے گمانی جیہری والڑیا
اوسیان باوان دے کانگ اڈاوان آن لئین میریان ساران وے گمانی جیہری والڑیا
میرانشاہ جل کہہ بھکیہ پیانون کس در جا پکاران وے گمانی جیہری والڑیا

وطنان نون موڑ مہاران

کھول گھونگٹ نون یکہہ پیاری میں طالب دیدار دی ہان
اک پل دی مکھہ ویکھن کاسان ہین یہ سو سردار دی ہان

اول آخر باطن تیرا ظاہر دیوچہ ڈھونڈن کھیڑا
اکنان ہس ہس لے گل لاوین اکنان کر کرناز دکھاوین
سا ہو یہ ہور دو نو کھوگی کی کھیتیا میں تیری ہو کے
میری نالدیان سیان نال کونتان جیڑہ جیہری پیان
نیٹ گمینی اوگنہاری ہجر تیر دی ہوئی بیماری

ایہہ دنیا ہے بن بسیرا میں اگلی بات بچار دی ہان
مین ہی گئی نون مکھہ لاوین میں نیچ بندی کس کار دی ہان
در بن دیوین پاس کھڑوتی تین دل باجھ پیار دی ہان
اوگنہار میں اکلڑی رہیان در وا میں ہار دی ہان
آپ پیاریا ہن کر کجیہ کاری بیرا نیاتن من ساڑ دی ہان

میران شاہ چل ورن باوان سر صدقی جند گھول گھماوان
کرم کرے تلے گل لاوان میں باندی اس دربار دی ہان

وہ وہ عشق پیا دا زور میں دل آیا کر کے شور
برہون بال بہوہ کالا میرا تن من بہوک جبلایا
ایس عشقدی کیا آشنائی میں تون وائی تر بہلائی
دیکھو ایس عشقدی کاری بھلے علم کتاباں سارے
جانمیں آیا عشق میدان بھل گیا سب نام و نشان
محل عشق وچہ تاڑی لائی ذات صفات نہ رہیا کائی
میران شاہ شوہ تون بلہار میری آن لئین من سار

ٹوٹی عقل فکر دی ڈور باجھون یار نہ سجہدا ہور
اتہا گجھڑا تیر چلایا باجھون پیارے طلب نہ ہور
یار اک سانون رمز سجھائی باجھون پیار غیر نہ ہو
ہی کر حجرا ای ماہدے وچہ نعلبدے رنند ہور
ہن میں پیار الیا یچھان آپی نگ جیپ کھید اڈور
جان دل اندر چھپائی پائی آپی آپ نہیں کوئی ہور
دلدے کھولی سب اسرار جدون لگڑی عشق ٹکور

بن ورتن بہت دن بیتے وسے پیار یا ا حل

بہاہ عشق دی تن من بھڑ کے
ہجر تیری میری سدہ بسرانی
من پیار یا میں ہویان دیوانی
پچھ پچھ ہاری میں بید سیانی
دہٹری رات کو لڑے ویلے

برہون سانگ سینے وچہ رڑکے
تڑپ تڑپ پیاری رین بہانی
لڑ لگیا نہدی نین قدر نہ جانی
عشق دی دا بہ دونون ہر لاہو جانی
ڈھونڈہ پہری وچہ جنگل بیلے

سکہ جیہڑا ساں دکھ لیتے
ساڈے نین ہبا ناں بال سیتے
جہوٹی قول دہرم کا منون کہتی
جنہاں پریم پیالے پیتے
تسین کن سرتن ہستنک بیتے

میران شاہ جیہیں نوادان ہکیہ جیانوں حالی سناوان ہم ہارے تم بہ جیتے

وسے پیاریا آ مل جن ورسن بہت دن بیتے

دل ہن چلو سہیلیو میرے نال ضرور
عشق انوکھے ڈھول دے کیتی چکنا چور
پہلے کن فیکون توں کیتا ڈھول قبول
وچ مدینے شہر دے کیتا آن نزول
جان جڑہ دیکھاں ڈھول نوں جاندا ہوا سوار
سیو عرش فرش دا بادشاہ نینا ندا سردار
میں روز ازل دی کان ڈھول نوں رو رو آہیں مار
نی ہیر جالی اُسدی پریم نے جانے سب سنسار
صورت میری ڈھول دی صورت ذات رحمان
سیو کیتا او ہلے آپ نوں وچ حضرت انسان
سنیو انگ سہیلیو میرے دلدے بین
سینے سانگ فراق دی سلدی ہے دن رین
میران شاہ میں ڈھول دا دیکھاں جا ر جمال
حال سناوان رو کیکے عجز نیانداں نال

ڈھونڈ لیا ہے ڈھول نوں جیدا سب ظہور
میں اُس دی ہجر فراق نے جالی وانگ کھجور
میں کلمہ پڑہیا جان کے اسنوں پاک رسول
سیو سمی او گنہار نوں ہویا جمالی حصول
اوہ میں دل مکھ موڑ وا کر دی حال پکار
او سہے رات معراج توں سمی ہان بلہار
کردا بے پرواہیاں سول نہ لیندا سار
سیو نیٹ کمینی جان کے دیندا ناہ دیدار
اوہو حسن قدیم ہے چمکے ہر ہر شان
ڈھولیدی اس نار نے جا لیا تن من جان
باجھ پیا ہے ڈھول دے آوے دل نہ چین
کوئی ملاوے ڈھول نوں سر دیوان جی لین
وچ اجمیر شریف دے چشتی پیر کمال
تا یوں ہووے ڈھول دا میرو نال وصال

تیرے عشق نے پیار یا ماریان گری اوہن وسے نین پرواہیان

لگی پیت قدیمی پا لئے
بہے ہس کے لے گل لالیان
آدیں رب دیوا سطے پیار یا
کیتا قول نہ پیار یا پالیا
میران شاہ میں داس قدیمی دی

لگا ہنوں ہویاندی جنبر باسے
تیری عشق نے پیار یا ماریان
اک جھیئوں نمانی جھالیاں
تیری عشق نی پیار یا ماریان
تیں پر جو نوجوانان نعن واریا
تیری عشق نی پیار یا ماریان
آوین گھیان رمزان دا ابیا
تیری عشق نی پیار یا ماریان
تینوں قسم ہے نبی کرمدی
تیری عشق نی پیار یا ماریان

آکھیو گل تل منون لبھاریان
ہو سکھ لبھندیاں ساریان
نیناں وچ جدایاں ہاریان
سینے لاگے پریم کٹاریان
دی دیدار میں ہوئی بلہاریان

پیارا پیا ہو یاں وی تیریاں نیناں توں نثار

جاں تیں لایا پریم نظارہ
کہی نیناں نے کیتی کاری
جانیں لایا نین چھکڑا
کھول انہاں گھنگھٹ توں درشن کھاویں
کرکے ناز توں ہو یوں نرالا
میراں شاہ کوئی ہور نہ حیلا

برلٹ ہویا عالم سارا
چمک دکھن نین ترسن سارے
عشق اساں نوں تایوں لگڑا
نال کرمدی نال ترساویں
اسیں پردیسی توں دیس نرالا
بیکھ پیا دا خاص وسیلہ

الیس گئے سب اسرار
ہیں ما جیہے لاکھ ہزار
توہیں نہ بھاویں گھر
ہیں مردے او گنہار
لئیں نمانی دی سار
ہیں کرساں جا پکار

ترمن انکھیاں درشن دیکھن نوں آن دیویں دیدار

جے پیار پیا ہریاں بندیاں
کونی کری انگ سہیلی
سب کہیاں گھر گنت سہاوی
عشق پیا دی دل ول گھیرے
من پیار پیا ہیں عاجز ہوئی
میراں شاہ چل بھکیہ منائیے

او ڈرگ نوں ہیں تیری بندیاں
جاتے ہو کوئی ساڈی نیل
بیتم سانوں من نہیں بھاوی
حال حقیقت داری میری
کدھرے گل نہ ملدی ڈھوئی
دین دنی دا مطلب پائی

دلبتوں ناہ لبھار
ہیں کرساں جان نثار
کر رہے جتن ہزار
جاتے کرد اظہار
باجھ تیرے دربار
حشتی ہے سرکار

پیارے ملن دی تانگھ نیناں نوں رات دنی لی نیند ہندی

سانگ ہجر دی دل دے اندر ہیں گھاری سہندی
جے جاگاں تاں یار نہ میرے میں حال پکار کریندی
دن سارا سیوں وسیاں پاواں میں گھڑیاں رات گنیندی

کدی کدائیں پیار سجنے آدی بہہ لکھ لکھ شکر کریندی
کنج تن نوں دل بھر پایا میں پابند غمی وچ ہندی
ہجر منجی سلون سول بھاوے ہیں نظر نیاز منیدی

لکھ لئے منڈ دا سکھ ساڈے ہیں دوس کسی نہ دیندی
میراں شاہ درشن بکلیر جاواں میں صابر صابر کہندی

سانوں کدی تاں مکھ دکھا دیں پیا نت رہندا ترا جا
پیا آتش فراق میں جھلا نہ دل بھلا
تیندڑا بہلا تیوی شالا لکی وچ نہیں رہ کدی گھبت کھلا
والشمس والقمر ہے رخ نور حسن علے

تینوں نبی کریم دا واسطہ نہوں لا نگڑ اور بھجا
بلبم رسید جان من این وقت حشر
تیرے کینوں ہیں ہند دا اوت تیری ملن پر دل
خواجگان دی گولڑی ہند میاں فقرا دیو دا

میراں شاہ نوں آمس کدیں کیتا شوق دا جام پلا

تیری سوری پیت پرانی سو جانے جو سگھڑ سیانی جنوں لگڑی ہر ہو ندوادی تا پا
تیری بندیاں توں نا ہینا کہ کیا

عشق تیرا دن رات ستاوے	ڈٹھیاں باجھوں چین نہ آوے	میں رہیاں اس سمجھاوے بیبا
	تیری بندیاں توں اپنا کرم کہا	
میں جیسے کئی زخم لگاوے	تیں جیہا نہیں عالم سارے	میں ڈھٹھا سر ہر جاوی بیبا
	تیری بندیاں توں اپنا کرم کما	
عشق تیری نے گھایل کیتی	مڑ بچاریا تیں سار نہ لیتی	ایوین گئی بہاوے بیبا
	تیری بندیاں توں تاں اپنا کرم کما	
میراں شاہ دی شرم تساںنوں	درسن دیویں آن اساںنوں	ایہو دل وچ چاہوے بیبا
	تیری بندیاں توں تاں اپنا کرم کما	

آدیں کہے سجن کدی آ گل لادیں	تیرے باجھوں میرا نہیں کوئی سہارا
میریاں ترسن اکھیاں مکھ دی دیکھن نوں	نام اللہ دی سانوں دیویں وے نظارا
ت دی اللہ جھے تیری سر پر جھلدی	ہیں نمانی کوئی عذر نہ چارا
عشق انوکھا سانوں چین نہ دیندا	ہوک جلایا میرا تن من سارا
اکناں ندی نال توں دسدا وی رسدا	قسمت ساڈی تیرا انت داوے لارا
میراں شاہ چل اچہ کلیر نگری	جتھے وے بسے میرا صابر پیارا

وے توں آدیں وے سجن

لکھیں نال پیار دی کاتباوے	اجھڑی جھب ساوڑے یار دی جی
لکھیں بعد خطاب القاب میاں	سانوں سک ہے اک دیدار دی جی
پھیر بعد دعا سلام کہنا	لیکن سار اویار پیار دی جی
کھلے بال بیحال ہیں نال غم دی	اوجی بیٹھے کاگا اڈار دی جی
ساڈی خیر بدخیر نہ سول لکھیں	اوہدی خبر نے شگن بچار دی جی
نہوں لائے کے پھیر نہ سار لیا	کوئی گل کریں اعتبار دی جی
بہاویں جان نہ جان دلدار میرے	تیری قدماں توں جیس نوں واردی جی
جنہاں جگ جہان دا جہلنے ہاں	نال پیڑ وچھوڑے مار دی جی
ہتیاں ہجر فراق نے ساڑ سٹی	چلے جان میری تیتوں وار سٹی
اجن جیتے میٹی گھر ہا پیاندے	تیرے عشق نے مار اجاڑ سٹی
نیر اکھ نوری سانوں خاص کیب	جے توں آدیں تا یار طواف کریے
میرے سمجھے غریب محتاج دی جی	کوئی ہووی تقصیر معاف کریے

کدی آوین وے دلبرا واسطائی
میران شاہ قدیم دی گولڑی ہان

تینون قسم ہے رب غفار دی جی
پاک پٹن والی سرکار دی جی

تون گھر آجا مُٹھے شام ہیں کیہان

تیرے سجنی مینہین نیند نہ آوے ہے
سس نہان ملو لاہمان کردی
پا ہندی پنڈت روز پچھیندی
گل مالاتن بہوت رما کے
اکناں نون لا گل ماہی ہسدا
یا مخدوم علاؤ الدین ا
حضرت شاہ گھڑامی پیارے
میران شاہ پی کنت گن ماوان

تیں باجھوں کجھ مول نہ بہاوی
ہیں بولان کجھ مول نہ ڈروی
دس بہاوی مول نہ پیندی
جوگن والا بھیس بٹھا کے
اکناں نون چھڈ چھپا ہان تسدا
دکھ سکھ تیں پر ظاہر کتیا
روشن نام تیرا جگ سارے
ساجن وسے من مول نہ بہاوان

ہیں گھر چھڈ روہیان بلیان
ہیں عشق تیرے بنے سلیمان
تیں خبران ناہ کہسلیان
ہیں تینون ڈھونڈن جلیان
کیون گردائین چھل بلیان
تون نظران پھیر سولیان
ہن سے صاد بلکیسان
ہیں کو بھی روپ کو لبان

تیرے عشق ستایاں پیار یا وے ہن لے سار سودایان پیاریا مُٹھے

تیں سنگ میرا انہون جیرو کا
کدی اسانول باگاں موڑین
اکھ گیا پھر مول نہ آیا
کدے اسانول پھیرا پاوین
ڈھونڈان تینون دیس بدیسان
برہون بہاہ پئی تن بھڑ کے
بھلکھ بیاہیں تیری جیری
میران شاہ نون عشق ستایا

درسن دیوین جیون جو گا
نام خدا دی پیت نہ توڑین
کس سوتن نے ول بھرمایا
قسم خدا دی بھول نہ جاوین
گلو چہ پلڑا عرض کریان
سانگ ہجر دی سینے رڑکے
لاج شرم رکھ لیجو میرے
کامل پیرولی میں پایا

کیون عاجز ترسایان پیار یا وے
یاد کرین جدلایاں پیار یا وے
ہیں جس کارن بسرایان پیار یا وے
پردیس وچ پاسایان پیار یا وے
کی تیری من آیا پیار یا وے
سُتڑی آن جگایان پیار یا وے
تیں پر گھول گھمایان پیار یا وے
جسنے چرہیں لایان پیار یا وے

درسن دیجا ہیں واری رسیا
من موہن ہم سنگ کیا لیکینے
انجرا ایکڑ چہ نریا چھینے..
ساس نند موہے گاریان دینی
سر تلہاری میں واری رسیا
پیتم ہم سنگ چھل بل کینا
گردلسے من بس کر لینا
پھر موہی اپنا درس نہ دنیا
روو تہاری میں واری رسیا
جب سے پیا پردیس سدھارے
ڈھونڈ پھری میں جمنا کنارے
چلو ری سکھی اب اہرکے دواری
تت بلہاری میں واری رسیا

جان میں اپنا پینیم پاؤن — سانہہ سکھی بل منگل گاؤن — سیس پیا کے چرنی لاؤن

ہوں بلہاری میں واری رسیا

میران شاہ چل ہسکیہ دوارے — کر کر پا موہے پار اتارے — درسن دیکھین دی بنجاری

سدا متواری میں واری رسیا

دیکھو ری کی ذات عشق دی جس گھر دیوچہ آوے

جھبون آتش بکڑ جوانی بیوچہ آن جلاوے — دین دنی دی خبر نہ رہندی بیخود مست بناوے

ادل عشق ذات نون ہویا کن فیکون کہایا — جو کجیہ باطن دیوچہ آہا پر گھٹ کرد کھلایا

لے گھونگھٹ نورانی مکہہ چہ احمد نام دہراوے

برہون چنگ پئی وچہ سینے خواب زلیخا آئی — نازانوالی شکل نورانی یوسف دی دس آئی

دیکھن کارن حسن تجن دا مصر قید کراوے

عشق لیلی دا شور کریندا جان مجنوں ل آیا — بادشاہی چھڈ عاجز ہویا تن من خاک رلایا

کدن اپنے یار خیال وچہ سینے دہب جماوے

عشق شراب پیالا پیکے جان منصور پلایا — کر سر شار انا الحق اسدے مکہہ تون جا کہایا

فارغ ذات صفاتوں کر کے جا سنگسار کراوے

رانجھا تخت ہزاریوں آیا بن صورت متوالی — وحدت والی مرلی داہی موہی ہیر سیالے

چاکان والی شکل بنا کے مجہیان چارن جاوے

اس عشق دی چال اولڑی جس لاگے سو جانے — باجہوں عشق نہ خالی کوئی کی کملی کے سیانی

کسے مجازی کسے حقیقی عقل فکر او ٹھ جاوے

عشق اولڑا میت پیا دا دکھان سولا نوالا — بن سر دتیان ناہیں لبھدا اگیجڑا بھید نرالا

تن من جان گرے قربانی پریم نگر سکھہ پاوے

میراں شاہ دربار آہی عرض کریندا ادایم — عشق اسانوں مرشد والا رہے ہمیشہ قایم

سید بہیکھہ کرے جان گریا عشق دلوں رہجاوے

تین سنگ ہکیاں لگیاں دے تون لگ نہ رسیا۔۔

باطن دیوچہ ہنر جلا دین ظاہر اپنا آپ چھپا دین — ایسن بچھوڑی نے پیٹیاں دے تون لگ نہ رسیا

عشق تیر یوچہ لتھیا لوئی طعنے دیندا ہی سب کوئی — تینوں آکھہ نہ سکیاں دے تون لگ نہ رسیا

تن من جان تیری توں گھولاں تیری لوبی تے مین بولاں — تیں شربان کیوں رکھیاں دے تون لگ نہ رسیا

نحن اقرب کوسے نبہدا و فی انفسکم سدا رسدا — آپے خبران دسیان وی توں لگ نہ رسیا

جو کر سبتن سر پر سہنا جیون شکر نہیں کچھ کہنا
میران شاہ گور توں بلہاری لہو لین سر توجہ تاری

یہہ بیتیاں ناہی کہیاں وی توں ان لگت رسیا
جھر بان لہوان وچہ کہیان وی توں ان لگت رسیا

گئے میت پیا پردیس جیا چل اٹھ پے چلیے
جہان میت بسا پیو دیس جیا چل اٹھ پے چلیے

اگوری کاگا خبر لیاؤ سیس پیا کی چیرنی لاؤ
الست دیاں حد دہان پایان ہو حکم وچہ اہیان لیان
تن من جال بہوت رہاؤں نس دن صابر پیر مناؤں
وہاں جاؤں جہان میت پیارا جہوں پر عالم سارا
میراں شاہ سب مطلب پاوان جانیں ست گر سکہہ مناؤں

موگت سے کہو اودیس جیا چل اٹھ پے چلیے
جہ ہیں بال پریس جیا چل اٹھ پے چلیے
گکلو جیہ ڈاردان کہیں جیا چل اٹھ پے چلیے
گنج شکر دی دیس جیا چل اٹھ پے چلیے
اکر جو گن کا بہیس جیا چل اٹھ پے چلیے

تم سنیوں کبھی گھر شام نہ آئی کیسے بیاکل بین ہوری میں کھیلونگی

پیا بن ٹھٹی کر دن اور منتہن
کت جا کہوں پیا مانت نا
ایسی آگ لگی تن ہی جلا
چلی میران شاہ در صابر کے

اگل پانی چہوڑ دان اپنا وطن
ہیں توسیس پاوہ تر جانت نا
سدہ بدہ بھی گئی بیتیم نہ ملا
ہوری وہان کھیلوں جہاں شام ملے

جہان شام بسے وہاں جاونگی
اب کہوری سکہی کیسے پاونگی
اب صابر کے در جاونگی
سبھی رنگ بنا چہڑکاونگی

اب جو پیا موری اگن آوے ساتھ سکھی سنگ لگاؤں

سرن پڑوں اور تن من داروں
پل پل چین چین درس کاران
اگن جنن کی چہنری بناوں
چلوری سکہی کو ڈھر جے کی دواری
ایکے سمے میتو نند سے چہری
میراں شاہ جہان میت بسنت ہے

بیٹی کر دن موکہہ میں سناؤں
ہیں باوری شوہ بہیکہ مناؤں
آپ ٹہہ میں تن بہوت رماؤں
گر موسوں ریگ سیس نواؤں
انجر اکہا پیارے گل لاؤں
جوگن ہو کر اب وہاں جاؤں

میں توری بلہار پر سب جی ہیں توسے بلہار

تم ٹہاکر ہم داسے تورے
تومیں صاحب وہرت اکا سا
پرتہم پریم اگن جب لاگے
اندہ گجر جب دیوت جارا
تین تلو کو لوجا سیکنے

نجہہ کرپا بن گت نہیں موسے
تیرا ہی مندر من باسا
اگہم ٹھانے پر گٹ جاگے
تب وحدت مول بجا نقارا
دیا دہرم کی سوبہا میتے

تیرا نام لوہار
گرد سمہی کرتار
احمد دیو اوتار
الہنوں سب سند
الولا سے ...

جن لوگو ست گور کر مانا
جو کوئی اپنا آپ پریکھے
آپ مرے گور مارگ پاوے
میران شاہ کو اپنا جانو

سر مندر کینوں اشنانا
جہاں مورت کا میلا دیکھے
انس دن پانچو حشیت مناوے
اوگن ہمری گن کر مانو

دینون سب دکھ ہار
جیت سدا نہیں ہار
لاگے بھیکھ دوار
تب نیا ہو پار

پر ہے بچی ہیں لوری بھار
موہے پیا بن پلک پرت نہ چین
سکھی کون سنے موری سکھی بین

پیتم ناہ لگے کوئی بتیاں
میران شاہ کہوبن نہیں آوے

چار کہو سکھی ہمری بتیاں
گھڑی پل چین موہے نیند نہ آوے

ترست ہیں درسن کو نین
تڑپ تڑپ موہے گذرت رین

بن موہن جیارا بھٹک رہیو رے

من موہن من بس کر لینیان
شام سندر جب میں بجائی
شام بنا مورا جیارا جلت ہے
جا ڈھونڈو کوئی سر سنگ رہیو
نین ان موری جاگت اندھیرا
میران شاہ جی پیتم آوے

مجھ بس کر موہے درسن دینان
دبنکی دمنک موری سدھ نہ بسرائی
رین دنان موہے کل نہ پرت ہے
انگھی بنتی تم ہمری کہیو
بیلگے ملن کا جاؤ گھنیرا
رام کرے کہوں درس دکھاوے

چھتواہیں جوروا کلنک رہیو رے
کانو نمیں مندر لٹک رہیو رے
جہیا ہیں سالنس اٹک رہیو رے
پیا بن جیورا سسک رہیو ری
پل پل پیا سے بھرک رہیو ری
مکھ پر نور جھمک رہیو ہے

ہو پیا نینون تیری ملندان جاگی گران مانڈی جندنہ رہندی کدی تا درس دکھا

معاص ہند لی پیت کر کہیری
ہو رہے مین نینا ندی برسے
پیتم کو کوئی جار سناوے
میران شاہ ہیں ہر دم جیری

دکھین کارن جند ترسے میری
پل چھن نت درسن نون مردی
تڑپ تڑپ ساری رین بہاوے
خاص غلام قدیمی تیرے

بروت رین بہا
نینوں سے نین ملا
لایاندی اوڑ نبھا
ضامن بھیکھ پیا

بہامیون تیرے ملن دا چا

موہے پیا بن تڑپ رین بہاوے لاکھ جتن کر ہیاں باوری الیسو تن کوئی جا سناوے

کون سنے موری من کی بتیاں
خواجہ معین الدین کر دہاؤن
بیلے کہو سو بن جیا ترست ہے

سلگے رین موری دھڑکت چھتیاں
سر جان پیوان اور سیس نواؤن
میراں شاہ پل کل نہ پرت ہے

جھیج سنی مورا جیا ڈرپاوے
اپنے کرم سے دہیر بندھاوے
پیاں پکڑ موہے لے گل لاوے

بہم ہونی پیا موری گمن گیا سیس چرن دھر تن من دیا

من موہن نے من ہر لینیان
ہار سنگار کیان سب سیان
کون سنو موری منکی تبیان
بن ہیتم ہیتو رہیان دیوانی
میران شاہ پی نظر آوے

گت اوگن موہی درش دیناں
پی کارن میں بیکل ہیان
پہر پہر آوے ہمری چھتیان
شام پیا موری قدر نہ جانی
ہاتھ دھرون کہیں ہاتھ نہ آوے

پیت کرت من لیں بکر لیا
جار دینیں وطن بجھ دیا
آگ لگی تن ترپت جیا
ایسی چیتر کو دکھیں کہیلیا
پریم نگر کے پاس لیا

کیسے کہیلونگی بہاگ رے بن سیام موے

سنوری سکہی نن بھڑکن بہائین
عطر عبیر گلالی رلاؤن
ساس سسر بیر نبان موری
میران شاہ جے بیتم پاؤن

آئی بسنت پیا گھر ناہیں
جب پیا آوے سب چیتر کاؤن
سب ہی چوڑیان ہاتھ کی پہوری
ساتھ سکہی مل منگل گاؤن

گیتے ہرے بہاگ
گانون بین ہس ہس راگ
نند کرنت ہے لاگ
سو بیر بن سوہاگ

رے بن شام پیارے کیسی کہیلونگی

بیتو پائن برت مناون پیارے رو سونا

الکے بار پیا جے تم مانون
تم بن پل چہن چین نہ آوے
اورن کے سنگ بہاگ رچایو
سب سکہی مل کہیلو ہووے
تم ہمرہ من چیت چہینا ن
میران شاہ اب من چیت بہاوے

مجہ برہن کو جیری جانون
ساہور بن من نہیں بہاوے
سوئی سوہاگن جن چیت لایو
دیکہت دہر کے چھتیان موری
پہر گت اوگن مجہ تجہ دینان
شام سندر موری انکھن آشے

تن من کہول کہاون پیارے
کی سنگ بین سنائیں پیارے
بس کیسی من بہاون پیارے
بین ہار سنگار جلاون پیارے
تمری داس کہاون پیارے
بین انگ سو انگ لگاون پیارے

رانجہا تخت ہزارے دا سائین میئون ملیا
کیتا تن من گہول گہائین میئون ملیا

جان ابہر جاگ میرے گھر آیا
سوہنا دیسیا لین آیا
شد سانون رجاک [illegible] یا
ماہی ساڈے نال جو ہسدا
میران شاہ سین کون بچارے

دکھ گیا سکھ نظری آیا
سانون جام وصال پلایا
رل کر سیان منگل گایا
لبہ کے بہید ولاندے وسدا
بہنکیہ نا کون یار اتا سے

نا ملیان پاگل ہا میں میئون ملیا
بین کروی شکر ادا میں میئون ملیا
گھر گھر بین بدہائین میئون ملیا
کر کے ناز ادائین میئون ملیا
آکر کے ملیان باہیں میئون ملیا

بین نہیں ہڑدی مات ماہی نون ملنان ضرور

ماہی ساڈا ہار بگھ رنگیلا	دویں جہائین خاص وسیلا	رہیے دلاندے حضور

رہنما ماہی کچھ آکھ نہ میتوں
میں جھیاں لکھ میراں ہوئیاں
سیاں ایہہ جیا ک سیالین آیا
میراں شاہ جیل جیالی سناواں

انیس گھوراں کی حسن تینوں
ندا تہس رج متھیاں نویاں
ذرہ حسن ماہی دا پایا
زہن دلی دا مطلب پاواں

مرنا کفر قصور
واانگ میاں منصور
دہسا ال گئی واانگ کوہطور
بھیا بیا دست منور

عشق ماہیدے نہ تھا شور جیا پایا جاں اس کن نی مرلی واہی سسٹی آن جگایا :-

کھلی زلف سوہنے گن بالا ہیہ نور سوایا
ماہی ساڈے سر دا سائیں نور کان جہان ٹھایا
بیبانی ہن برج نہ تینوں جو لگیا بھر پایا
بالکی ہیرن کھولن دتیاں ایہ لی دل تے آیا
نار سندر بیا بیٹھ میر کا نوں سبس گندا یا
کدن ماہی جیاک بیائے خواجہ پیر منایا

لیھے لوگ کراں بے یالین دلدا بھید نہ پایا
ہر جاں میری ستہ بدہ کھولی ہجرا تیر چلایا
عشق ماہیدی خبر نہ تینوں جن ڈھونڈیاں آیا
دس ماہی ہن کی گن کر کے لائی دستے آیا
ایتھے اوتھے دوہی جہانیں میں ماہی ور پایا
جیہ الوک الا ہنیا وید سادہو سر واسیا یا

میراں شاہ جیل بخت نزاسے کیوں ایتھے جڑایا

کھیڑیں در ور الکھ جگایا کدن ہیر سیال سیو آکر کے صادق جو درس پاوے	سیال ماہیو پایپ کٹیے بد صدو ہو جلوے	دیکھنی ماہی مدو پہ ٹھیایا کاران ہیر جو کوئی اسنوں سمجھیا پاوے
	سو نور ہوک نہال سیو	
باگل الغی الال سائے	کچھ جیدی کچھ ظہور رحمانی	دوہ اسدا حسن نورانی
	نظر و نظر نہال سیو	
تالین ساڈا دل بھر پایا	وحدت والا ناو بجایا	عاشق ہوکے سیالین آیا
	تینوں اسدی بہال سیو	
قدر بلند ڈھباہ پہند کاری	آپے نوری آپے ناری	دیکھو اسدی رمز نیاری
	منہد امیر سے نال سیو	
نقل پڑھاں لکھ شکر گذاراں	ماہی تے ہن لیاں ساراں	میراں شاہ ہن بخت سجاولان
	بچھیدا اسدا اعمال سیو	

آ ماہی سانوں درس دکھاوے صدقہ مجھیا ندا

آن گلے لگ جار اتنا فرق نہ پار	میں روز سنیھے لکھ گھلدی میں نت ڈھونڈاں عالم سارے	سانگ ہجر دی سینہ سلدی ڈھول جو سدا او جیہ بخت نزائسے

دفی انفسکم خود فرماوین
جسد مندی میں سرت سنبھالی
جے ویوین توں آن دکھالی
گنت کنتر اً مخفی ہوئے
میراں شاہ نت بھیکھ مناوان

جان دیکھان تان نظر نہ آوین
تیرے پیر رہی سوالی
خاک منجھیندی قدماں نوالی
مرلی واہی پاس کھڑو کے
حمایر دی در عرض سناوان

اُتنا نہ تر سا
خیر وصل دا پا
اسانوں خاک شفا
پیر لئی بہر ما
بخشو صبر رضا

آیا کارن ہیر سیال نی جوگی رمزاں والا

جس راہوں ایہہ جوگی آیا
میری اسدی بیت دہراندی
تخت ہزارے چپ چپاتا
ہیرے کارن جوگی ہویا
تتھے ملک نورانی لایا
چلو سیو رل درشن پایئے
میراں شاہ چل حاضر ہووان

اس راہوں ہیر گھول گھمایا
دیکھو گبھرُو کیہڑی گہیچ ولاندی
جان الست گھہا ناہیں جاتا
لیکھ جٹی دا یاور ہویا
گہٹیر باہاں نوں لٹکیندا آیا
تنہاں نال نیناں دی لائیے
دل توں داغ ہجر دا ہوواں

میتوں ہیر وہم اسدی بہال
وٹھڑا پاک جمال
جد آیا جھنگ سیال
اَج آیا کرن وصال
ہو عشق قدیمی چال
ہیں ہوواں ویکھ نہال
ہیں ملساں لگ گل نال

ہیں ہجر پیارے کٹھی کوڑ رے کوئی دسو پیا دا دیس

ہجو ستیاں خواب عدم دی
پاپیاندے گھر بال ایا کی
سینے لا سجن نوں سوئی
ہل گئے سب سیال ٹکائی
نیٹ کمینی عاجز ہوئی
میراں شاہ میں عشق ستائی

مرلی واہی چاک انگم وے
میں کجھ نہوں دی سار نہ جانی
اکدم جانمیں غافل ہوئی
چھڈ گیا وچہ دیس بیگانے
جس گھر کنت سہاگن سوئی
بھیکھ پیا جد سینے لائی

میں جان جاگی تاں لٹی
میں عشق لگا کے مٹھی
میں چھیچ سینے نہ ڈٹھے
میں نا جاگی نہ ستے
میں صورت رج نہ ڈٹھی
تا جان عذابوں چھٹی

کوڑی کوئی دسو سجن دا دیس

کداوسے محرم یار سیو میری لوی نماندی مار سیو

وہ وہ سہاگ نصیباں ونیاندی	گھر وچہ آون کنت جنہاندے	مندڑی سادی لیکھ دہراندے
	ورتی وچہ سنساز سیو	
اَج کوئی پاس پیادی جادی	پریم کہانی بیٹھ سناوے	بن دیکھے سانوں چین نہ آوے
	باجھوں درس دیدار سیو	
جا دکھو کوئی ہیم پیارے	جو سرورتے دکھ سکھ سارے	جے دیوے سانوں پاک نظارے

جان کہے بلہار سیئو

آتش عشق بئی نت بھڑکے	برہوں سانگ ہجر وچہ رڑکے	ہویا تن من کولا سڑکے
	روواں کوک پکار سیئو	
بیدردی کچھ درد نہ لیستا	سنڑی چہنڈ گھیا من متیا	میں کملی نے کچھ نہ لیستا
	کرلاں دیتڑی مار سیئو	
جوکجھ ساڈے سر تے بیتی	ایسی نال کسے نہ بیتی	نال کرم دے بہار نہ لیتی
	دتیاں مینوں لہسار سیئو	
میراں شاہ ابہنا کون بیچاری	عالم فاضل دہندی ساری	ہر ہیکے ڈہوہن مارے
	چہنڈ سئے گھر بار سیئو	

بہارے چہنڈ دیاں داماں میلہ دیدالی

ایہ عکس فانی ہجے پیارے
چہوڑ خودی بخود ہو جاویں
بہرم بھلایا پھریں نہ بہیری
چہاڑ عقلاں کچھ عمل کماویں
آپ پھریں سب ہی گم ساویں
ہوویں گریز سجو ہمہ سے
جے پاویں توں دلبر جانی
میراں شاہ پی پریم پیالا

پہنڈ دیویں سب کوڑ پسارے
کوڑ واکہنا دل وچ لاویں
وہم خیال دی چہنڈ جہیری
لکھ ہیکر شاہ دے جا آویں
آپ پھریں ہر ناتہا بہادیں
اوڑک قبر نہ جا بسدا سے
یہ مرکز قی عاشق نشانی
کلمہ آلہہ محمدؐ والا

اوڑک خاک سمانا میلہ دیدالی
جوتیرے کم آونا میلہ دیدالی
دلبر ویکھ پاونا میلہ دیدالی
اکدن تیں مر جانا میلہ دیدالی
مڑکے پہیر نہ آونا میلہ دیدالی
کرکے ڈسم سرہانا میلہ دیدالی
جیونہ پیر تقانا میلہ دیدالی
سجن یار تنہانا میلہ دیدالی

شام ہیک مکھڑا دس ڈکھا

الناں نال توں سدا رسدا
سلچھ چہوڑ دلی اٹھ تیر سے
اٹھ جانیاں میں بھاری
است کیا نہیاں لایاں
تن من [illegible] ہو جیتا موہیا
اس [illegible] پاتا
تورے صاحب میر ہے دی اتری
میراں شاہ [illegible]

الناں ویکھ سجہاں ان لبدا
سونڈھ ہے جاندہ دشمن جہیرے
نت دی چہوڑ ہونے میں مدی
ہوکس گھتوں مینوں بھلایاں
تیں بن ہیوں مشکل ہے پایا
اوڑک ساڈا خاک ٹہکانا
عشق تیرے دل وچ ولگ گیری
آجوں بہارلن

شام ساڈوں پیا نازسا
شام سے جاندی ڈولی پیا
شام ساڈے آنگن پہیر ایا
شام سدی نگڑی توڑ نبہا
شام مینوں اجڑی آن لبا
شام ساڈوں مس کے دکھا
شام ساڈے دل دی آس ہینجا
شام تیرے ڈھیلن سید دکھا

سیو پتیم میرا گبھرے دیس گیا نے
چہڈا او گنہاری پردیس لمیا نے

اوہدے عشق انوکھے میری جان جلائی   سیو متاں ہویاں کوئی خبر نہ آئی
ساری عمر بچھوڑا میری پیش پیا نے

میںوں باجھ دماندی کوئی نوکر لاوے   اوہدے خاص وطن دی کوئی خبر لیاوے
انہوں کن سوتن نے بھرمالیا نے

میری عمر ایانی پئے دکھ گھنیرے   ماپے خویش قبیلے ہوئے دشمن میرے
بے سلطان من چیت لا کے من لیا نے

گل الفی پاوں تن خاک رماواں   سیو پتیم پیارا کتے ڈہونڈ لیاواں
بتیاں جوگن والا ڈہیس لیائی

چلاں بہیکھ دوارے دساں حال انہاں نوں   کدے جیون جوگا ویسے ورس اساں نوں
میراں شاہ نہیں سانوں کوئی آن چھپائی

پا سندیادس جاوے پیاداوطن حنزید

جہنوں چلیا ستو ہڈی دوائے
برہوں سانگ سینے وچ لائی
اپ نہ لوے نالکھ سنیہے
لامن لکھ من ہیں بہولے
دیں کجھ بہوں دی سار نہ جاتی
پتیم آن لوے ہن ساراں
میراں شاہ تاراضی نہیواں

جا کریں دکھ ظاہر سارے
بیخود مستڑی آن جگائی
ہیں کلڑی ناسنیاں چھیجے
عشق تیرے دی چلیا سولی
عشق تیرے نے لا اچواتی
تن من گہولاں تے جندواراں
لہاں ہیں جام وصل ایہواں

گست گن چہڑیا دور
ہیں وچہ کی وے قصور
ہرگز باجھہ حضور
وانگ میاں منصور
ہیں جالی وانگ کوہطور
جے ہوواں منظور
ہور ہاں مجبور

ساڈھی لگی بیت نہ توڑیں وے غلام تیریاں

تول حاکم اسیں رعیت تیری
میری جیہے کی پیچ نکاسے
جسو بلے رب قاضی ہوئے
عشق تیری میری سدھ لسرائی
میرانشاہ چل بہیکھ دوائے

سنکھ گئے دکھ سیئے گھنیری
تیری جیہا وچ عالم سارے
ہاہون پاٹر فرشتہ ڈاہوے
ہردم سرت تیر لول لائی
دکھ سکھ بول لل ولدی ساری

پکڑی باہنہ نہ چہوڑیں
نالیہدا لاکہ کروڑیں
اوٹھے وے سادل لوڑیں
توں فیض نینا نال جوڑیں
لکھڑا اسول نہ موڑیں

غلام تیریاں

سچ رکھ کجھ مجھ بچارہ ہر کا نام بھلایا کیوں
نہ تینوں یاد نہیں کجھ دم دی نبیاد نہیں
پھڑی ایہو نیہا دن چار سمجھ صحیح کر اپنا یار
گور گھپٹ سبھ چھڈ دے یار امر ہی نوں سونپ بچار
رل ست گور سنگ ہو ہمراز پکڑ حقیقت چھوڑ مجاز
سی میراں اک رانجھا ہی اکی مرخ میں سانجھا ہے
میراں شاہ ہر چیت دہرے جو کرنا سو اب کر لے

جھوٹے وعدہ کر کے یار اپنا آپ گوایا کیوں
کون ہی جو برباد نہیں تیں وچ دنیا چت لایا کیوں
حرص طمع دے وچ پیر پسیلا اپنا آپ رولایا کیوں
بیت گئی جب بے ہی نہ سار پہر پاچھے پچھتایا کیوں
شہبا نہ اندا ہو کر یار چڑیاں کھیت لٹایا کیوں
اک سنبھانو چہ سانجھا ہی تیں نا ہی للچایا کیوں
آنال نفی ہر دم بہری تیں چشتی نام رکھایا کیوں

سانوں کدھرے سول نہ میندی نیوں دس پیاری چاک دی

پاس ہندے پنڈت بجھ بجھ ہارے عشق بیماری مشکل بھاری
بم جم دسیو میری سبھ گھر نوں تاندی رل مل بہیو
وہ جنگل سے بھاگ انہاندی گھر وچہ آون کنت جنہاندی
میر انشاہ بیں عاجز ہوئی بن تاندی میر امور نہ کوئی

کھول ختھان سر پادال نی سیو متھی بھاگدی
سانوں وی کوئی دسو نی گل ساڈے سانگ دی
کدی ہیں پر رحمت ہووے نی صاحب لولاک دی
باجھ وماندی چیری لی تیاں چشتی پاکدی

وی مار نیاندیاں سانگاں وے رانجھناں

اوہڑی رات گوڑے ویلے
ہم ہون بجلی چمک ڈراوے
ان کرین توں شاہ دلاں نعن
گر کلی توں چھڈ نہ جاویں
میراں شاہ نی یار سنیندا

کارن تیرے جنگل بیلے
رات اندھیری نظر نہ آوے
رات وسے تت رسن اسالوں
سنجھ ہی توں مڑ گھر تو نیم
باجھ تیں وریاد سنیندا

اشتری شیر ولا نکان ڈر ابجا
لکل گیاں میریاں جانگان
ہر دم تیریاں تانگان
شہر میں ملگیاں بار گیان
اوتھے میں برہ ہندیاں کا لگان

وے رانجھناں

آموری بالم تم سنگ سخی پیت لگا کر کیا ہی لیا
نا موہی چینان نا موہی نینان ہر دم تیری کر کر نینان
تم سنگ ہمری پلکن لاگی جب موہی جاگ لگی تب جاگی
کون نگر بارم رہی بالم ڈھونڈت جنگلوں ہاری
برہوں نے ہمری سدھ بدھ لدی تاتا تیا کی لاج بسا کی
سیس مہر الور سرن تمہارے آموری بالم آموری پیارے

بھوک دیا موہی پریم اگن موہی فرقت غم نے خاک کیا
دیر ہوئی ہی قسم خدا کی رنج والم نے ملا لیا
پیت توری موہی تن تیا گی آگ ہجر کی ہو کے سیا
ہوں تو لاگے سرن تمہاری تم بن جاوت نکس جیا
آموے یتیم کر کھیہ کاری سن کی بن بیں بلت رہیا
ورس دکھا وے موہی بلہاری ہر دم موہی نگر پیا بلے

میراں شاہ اصل حقیقت مگر باد جہر دے کے موری نگر یا
ڈوبت ہیں یا سیکھ نوایا اپنے کرم سے پار لگھا

مجھے لاگی سانگ حجابیہ پیا من میں لاگی سانگ
پیتم گوکل کو گوئے جا شادی بن پیتم موہی چین نہ آوی
پیتم گوکل جا دسئیر گھیون جھمہ بر جینیاں کو تجھ بنوان
آتو سکھی کو جتن کروں تن بہتو جان جگن ہیر ہنوان
میران شاہ موری منیس ہمارا اور جتن کچھ بن نہیں آوی

کیا کس سے کہت کہوں جو میری منیس لاگی سانگ
گھر جو بن کیسیں پھرون موری منیس لاگی سانگ
نکی پیا من کیسے ہیں موری منیس لاگی سانگ
انجم شکر و بسیں پھرون موری منیس لاگی سانگ
جا ہر کسے جا پھرون موری منیس لاگی سانگ

ہجر کی کیا ہی کروں کت جا ر کہوں

شام بن بیتی جات بہار سکھی رے پیا بن کیسے جار

جنگلے سکھی گھر شام بست ہے
ہمری پیا پردیس سدھا سے
امبوا ری مولی میں سون پھولی
سلس نند ہیر نیاں موری
میران شاہ یہ منیس آتے

بس بس ہن کت بھو سے کہیلے
عطر عبیر ووہے رنگ سہاۓ
شام نیان موری سدبد یہ بھولی
بیاں پکر موری چہرہ بیاں بھو بر چھے
لگے بہاگن پیا لاگے گلے

موری سہیلیاں نا شام بن بیتی جات بہار
پھرون نے دیتی جار
لی کیہو باغ بہار
چھپیا سگلے کا لا
سیس کروں بلہار

کت جیت لائیو شام سلونی جیہ موری سا را نہ چین

شام نیا گھر بن نہیں آوت رات سگلی رین بہاوری
ریوم نل ہوی چین نہ آوی شام پیا موری من ترساوی
پریم اگن میں سی رت تیاگی پلک لاگی تب پلک نہ لاگے
میرانشاہ یہی زنا فاری بنتی کروں اب صبر دوار

شام ... سدھ بیچ کت جیت لائیو شام سلونی
... کت جیت لائیو شام سلونی
... کت جیت لائیو شام سلونی
... تجھ دینی کت جیت لائیو شام سلونی

میرے نیسے ہیں سون چین

عشق پیا دکہا لیتی بھول گئی سکھ چین میرے
جب لاگی تب سار نہ جانی اب لاگی دکھ دین ہو رگے
جاوری سکھی کوئی لی سے کہو سار کدی آ رین معدی

دل پی لاگی دل ہی جانی کون سنے دکھ بین موری
ہجر پیا دو بھوک جلائی نیند نہیں دن رین موری
درد جگہ اندر جانی میری خضر حسن حسین موری

میران شاہ جلی صابر واری ... بن بیا سون چین

پھوٹی میرا بالم کب گھر آوے تیدی سکندی جند نوں ترساوے

حقیقت ... سدھ بدھ ہاری
سکھ ... کو اصل جاوے
میران شاہ جل درشن پاوان

لنظرۃ آو ادہی صورت پیاری
پاؤں ... گرہ سمجھاوے
سدا سہاگن نام سدا اوان

ہنپٹ کمینی ... کل لاوے
پیت پرانی نوں ناہ بہلاوے
ہار سنگار ... تا من بہلاوے

ساہ چیتر سدوار پیا من ... حسن ندینا

جھمک جھمک چل چل گیندان
ساہو رسیلی گون ہیلو بپا تسکھ
سب سکھیں مل بھاگ رچا لیو
پلک پلک نہیں لاگت موری
دیکھ لاگ رہیو سن ماہیں
میران شاہ چل پیا گھر ماننگوان

بپنت کرت مواس جیت چہیلن
رین ذان وہیں چھن نہ آوے
عطر عبیر گلاب ر لا لیو
جب پیا آوی ہیں کھیلون ہوری
آئی لپٹ پیا گھر نا ہیں
بنتی کروں اور پائیں لاگوں

کبھو نہ لینی سار
تجھ سب سنسار
چکر گرت بار و بار
بیتی جات بہار
کے سنگ کروں پکار
صابر کے دربار

جن اپنا آپ پچھاتا اسے سکھ چین سدا مدہ پاتا ہے

چھڈ کثرت وحدت سند ہوا وحدت جیا نفس موا
جن جاتا اس نے لکھیا ہے اوہ جا ہو وڑ رکھیا ہی
جن ہوجھ بیا ہی کو دسو بیں اوہی ہوس تداکجھ قصور نہیں
جیس اپنا آپ چھپایا ہی اوہ کو رصورت بن آیا ہے
جن میران شاہ شہید ہویا جان یار یار انہاں یار ہویا

ٹپہ

اوہ گور دی نظر شہید ہوا اس دیہاں کی ناملے
خود ہر رنگ وچ بھیس بھیکھا ہی اوہ اپنا آپی جاتا ہے
سب وہ سادہو کو وچ رہیں اوہ رمز لعیب چھپاتا ہی
ہر ہر وچ روپ دکھایا ہی گجیہ ملن جھیں وچ کہیا ہی
نروا کھیاندی دیکار ہویا اج اکوہن یار اتلے

رات پہلی پیا بہا چھوڑ سدہا ہے
دل پہندی پیا سندی راتیں گنتی تارے
رات دوجی پیا وکہان پایا گھیرا
برہوں وچ سینے وی ساڈی لایا ڈیرا
رات تیجی سیو ہر سانوں سے آئی
سن موہن پیارے ہن گھر نہ آئی
رات چوتھی پیا سیو کی گن گریے
گل پلو پا کے سر قدمیں دھریے
رات پنجویں پیا پیا مول نہ آیا
کیتی جان صدقے سر گھول گھمایا
رات چھیویں پیا کیہڑا آ تا صبہ جاوی
چشتی صابر پیارا سیو گرم کماوی
رات ستویں پیا بولے کاگ بنیرے
عتیاں نقل کر ہی ٹرنیاں اٹھ سویرے

دیوان وس سینوں حیر بہان لکائی
ساتھون ور تھگانے لدی جاندی پیار
رو رو آہین ماران کوئی زور نہ میرا
دل بھٹد اجاند او یکھہ خالی ویڑا
برہون نے بھوڑ نی میری جان جلائی
رو وان پاس کھلوتی سینے مول نہ لائی
چلو بسکیر دوارے حال ظاہر کریے
وچ بحر عشق دی بیڑا من تر لیے
سیو جگت اولانہ اتیاں سر تی جایا
کوئی نال نہ میری کیتا قول نبھایا
بیتی جو سر ساڈی انہوں جا سنا وے
کتے جیون جوگا نال سینے لاوے
کنیں ڈھنگ وصل دی آج پیا میرے
میران شاہ سر دوران پیا آیا کیرے

ہفت روز

چھنچھیر وار اٹھ پک دی نت من موہن یار
برہوں نا گھمن گھیریاں موہی بچے آر نہ پار

جھنجھیر وار وگھاں تے گھیری برہوں گھوئی مدھیدہ میری
بیری سدیہی کور لاوان گھاں سیالی لیہاں لدوان

چھٹا پل پل چد والدہیری پیار پاہو ودیر نہیری گن اہلی
وانگ پکھ نت جان چلاولی میرا نشاہ نت کوک سناواں

آیت وار ستاو ند ایالی کٹھن ہوگ
ساجن نگیے پردیس والا ئیے جگر نوں روگ

اتوار ہی دکھ بہر دی کر کسلی چھیڈ گیا چید وردی
ہو گیا نہیں گھمن کوئی تیاں ٹھپن حال نہ کوئی

دوجی نت اولا بھا کردی میں کچھ بولاں مول ندردی
جس گھر کنت سہاگن سوئی میرا نشاہ بن ملی نہ ڈھوئی

بیرون ریت پریم دی ہن جاتی چیت لا
توں من چھوڑا ادا وسکے تا چیائے پلے پیا

عشق دی ہولی لی کارن میں جگر کن ہوئی
گھل گوگس کر مدی ماری آ رُل پیار پایں بھاری

لتھی شرم حیا دی لوئی آ پیتم من کس عرضوئی
کروی ڈھونڈ پھیاں وگدا دی جیل شتاب آ کرکیہ کاری

منگل بھا نگے پریم ملکت ہر دل وچ
کت جا ساجن رم رہی کون سنے مکھ بیس

منگل پاچھ چیا اقرار پتیم لیپا مول نہ سار
من ہن کیوں نہ مل لایاں من مین میرے جی حال سُنایاں

آکھی جان لبان تی پلر پیا پر ملیں ٹل موڑ مہاساں
بوہل کٹھیاں خنگ قصائیاں میرا نشاہ ہیں گھل کٹھیاں

بدھ وار بدھ سوہنے سے چل چھوڑ اُستہار
ہاتھ باندھ کر ریگ سوہلت پیاری بھیکہ وداد

بدھ ود گھر ساجن آ و بہار برہوں دی بسرد کر اوی
سنوں آکھاں سندے چھیڑی پیار پائی پریم نگھیرے

پیاری نذری غفت دی اٹھ بہر سوں تال انہوں گھاو
سکھاں کاں وساکھ سہیڑی میرا نشاہ کی آدی بھڑے

جمعرات سوہا وی منگل پھولیں سے تار
میں گھر جھیچ بچھاو ساں خجر آوی پیتم یار

جمعرات ہی روز خورشید ایا یاد لبر پاس سپلیندا
گھلے چشم حقیقت والی پائی رمز معشوقاں والی

خجر کور گھودی بھر جم ودیدہ اندرہ لدابد سیندا
پیاری اپنی جھیج سہالی میرا نشاہ ہن تاں نہالی

روز جمعرات بھلا عارف گرن شمار
ساتھ لطیفہ قلب دی واصل گرن دیدار

وہ وہ روز جمعہ آیا یار اساڈی پھیرے آیا
اجان لوہ آیا تا میں پایا بھر جام وصال پلایا

نہ خود ہویاں مست خمار سانوں ملیا دلبر یار | سنت گور آن لنگھیا یار میراں شاہ لکھ شکر گذار

ہفت روز دیگر

ٹھوہ نے تاریاں

چھہ روز جھیجھیر یار و عشق تجبایا
کرکے ناز ادائیں آپنے حسن وکھایا
آیت دلبر پیا نے کیتی سب بے پرواہی
سیتیاں گڈ کے ویسو لاہو پریس ملائی
پیر روان پیت بہروں نے بینے لائی کانی
دو جا پیر اجمیری جہدا ہور نہ ثانی
چہڑ ہے سنگل بیاں رہ گئے منگل گاون
کسیر گوا کو ہر ایلان بہلاوین خاک اڑاون
بدھوان سدھ سب کہو کی ہیجڑ پریم پیالا
چھٹے وہم خیلون پہنچے عالم بالا
جمعرات جمعہ دی سیو جہیوین آئی
جانا من عرف فون جہدا رنگ دکائی
وہ وہ روز جمعہ اسیو ستواں آیا
اپنا آپ نہ مینوں گتے نظری آیا

مینوں بال جوانی سنتی آن جگایا
برقعہ شرم حیا دا منہ توں آن اٹھایا
ساتھوں رکھیا او ہلا ایہو سخت جدائی
کبھی گھڑی وکھیو سیو کھیل رچائی
بیٹھی سکھن بچا ملن محبوباں شاہ جیلانی
کدے کہہ وکھاوے میرا دلبر جانی
اونہاں بھاگ جنہاں پے جہناں شوق گل لاون
جہڑیاں غافل ہویاں کیکر شوق اوناں بھاون
کوئی غیر نہ ویکھے پاوے رتبہ اعلیٰ
اٹھے اپنے آپوں دسے کون نرالا
بھریاں دوروں نیڑے اکو وصل جدائی
سبھے بہلیلاں باتاں ولہ واہ وکن ٹہیائی
نادی گل میرے مینوں سیر کرایا
میراں شاہ کی آکھاں میوں گھول گھمایا

ہنگ سے ہوری کھیلوں گی صابر کے دربار

کیسر گھولوں رنگ بناؤں
عطر عبیر گلال رولاؤں
سر پر نگینے چھ سیلی ملہریا
میراں شاہ چل ہر جگ دواری

بہر بھکاری پی پیہ پاؤں
پاکپٹن چشت جہاں میں پاؤں
پیا کی بستی رنگدی نگریا
خواجہ معین الدین سب رنگ ڈوری

دو کھیوں حجب بہار رنگ ہوری کھیلو گی
چہڑ گوں میں بار و بار
ہیں توری بلہار
الیسو حیر کہسار

موری صابر پیا نے سانوریا جھبر من کو درس دکھاوے

گوکل متھرا ڈہونڈ پھری اب آن کلیر گری
ہوں تو چیری داس تمہاری کہو لیو سارے ہاری
میراں شاہ تمہاری لاج رکھیو مخدوم علی

ہو یا گوو مخدوم پیاری بنتی کرت ہوں باوریا
ہووت رین بہادت ساری نین جھولی نکسو کا جریا
وعدہ جگت کی بلن ہارے یار کر و موری نا وریا

بن جوگی آیا جاگ پیندی سکھندی جندنت در سوں نال سبیلی دی بہاگ

دیکھو اسدی خاص لٹ بی بہوت رمایا الا فانی سر پر تاج لولاک

پاک منزہ ذات صفاتوں
ولہ واہ اسدا پریم نیارا
میرانشاہ میں گھول گھمائی

ہین مٹھیاں اوہدے گھڑی گھڑی گھاتوں
ہر گھر دے بند آپ نظارہ
خواجہ پیر جہ دامن لائی

منڈہ قدیماں اساک
ہمجھو چیتر چالاک
گھول ہوواں غمناک

آوین محرم پیاری چاسٹول تینگی جند گھول گھتی کدے درس وکھا

پیا عشق تیرا پیا پیش میرے
رکھیں یاد میری سن فریاد میری
تیرے عشق گٹھی لگے نین میٹھے
کو کاں کوک کوہلے کدی ہودن میلے
مٹھی وسیاں ہاں وان گنھوں حال سناواں
کدی آل سایاں کتھے مدتاں لایاں
بیبا عشق تیرا جہدے پیش پیا
پیاریا من عرضوئی میں تاں عاجز ہوئی
میراں شاہ سرواراں چشتی پیر پکاراں

نت ہجر تیرے دتا پھوک
دیوین داد میرے پیا اوڑ نبھا
سینے کرگ اوٹھی دارو وصل پلا
پیاریا آن سمیلے سانوں لے گل لا
تتی کس در جاواں پیا تیری سوا
طعنے دین پرایاں دتی شرم گوا
کہی شرم حیا دسے ٹھاک رلا
جاوی پیش نہ کوئی جیوڑا ناترسا
جنھے لاگے ہزاراں دستے یار لنگھا

رج ستری جاگے بھاگ نی سیو شوہ آیا میرے پاس

ظاہر باطن ہیم ہویا شرک کفر جان دلتوں کھویا
قدم مبارک بہڑے پایا جام وصلدا آن پلایا
شوہ میرا ایہں شعودی ہوئی اول آخر ہور نکوی
نہ شوہ کعبے نہ تبخانی ناشوہ وچہ نماز دوگانے
ناشوہ بجہدا ذات صفاتاں ناحمی دیاں لمیاں واتاں
شوہ ملندی ریت نیاری اپنی ہستی کھودی ساری
میراں شاہ میں کن کہاواں جت دیکھاں تت شوہ نوں پاواں

جہاں میں گئی شوہ تن من ہویا گلیاں مویدا ناس
سدا سہاگن نام وٹایا منڈی حال میں اداس
جتول دیکھاں دسد اسوئی ڈھونڈ پھری ہوں بہاس
ناشوہ جاپ جپن وچہ بانی ہر ہر نیچ سماس
ناشوہ راضی جاگن راتاں مطلب تھوڑی راس
چشتی پیر گیسو جی کا نیر لیمدی ہتھ سے آس
ال اسا مطلیاں لاولی نبویاں مستول واس

میں غلام تیری سد سائیں چانڈ پیاریا پہاوین جان منجان

میرے یار تیریاں بہاراں
روز ازلدی پتیاں لایاں
تو بیل تو میں میں گجہ نا ہیں
میرانشاہ نوں تیری آسا

رکمل طعنے دین ہزاراں
ولہ واہ پیاریا خوب نبھایاں
ظاہر باطن ہر ہر جائیں
تیرا اکلیر دیو جیہ بابا

میرا دین ایمان
جان ملیا تن من جان
تیرا نام نشان
دیوین نیوں وللاں

میری باتنی سیل ہتیرا ایں واورتی کدی بال اسلول موڑین

الست کہیا آتا اکہیان لایان
تیری گہوڑی دا روپ نرالا
ہو اسوار عدم توں آیا
میر انشاہ دربار پکارے
سکہی کول جتن کر ڈہونڈن
نت روونت بیتی کرت ہون

ہن نہیں سہندی جان جدایان
خاص براق ہے جنت والا
شہر مدینہ آن سمہایا
ہوں امت دی جان جہٹکے
موری صابر پیا نہیں آئے ہو
مورے پیا نہت دن لائے
وہ توکوں سونن بہر مارے
کوڈ سکہڑ جتر سمجہائے
موہی سہجہے تو درس دیکھائے

تونین نینا نال جوڑین
نہ لبہا لا لاکہہ کروڑین
توں دامن لا پچہوڑین
توں اوتہے وی سانوں لوڑین
بیتو بتیاں لکہت کرائے
موری حسرت من لاکے سگی

میر انشاہ عمیر امن جیت جہینا
جب نینوں سنگین ملائی

جاؤ سیو کوئی پاس سجن دی حال کرو اظہار میرا
عشق سجن دی کملی کیتی حالتوں بیحال ہوئے
رل مل سیان مان لوبلی طعنے دیندی دیر میرے
نال پرایان سدا سدا مول نہ لیندا سار میری
بہتہ دق نیمیں ہوک جلایان کوئی یہ ندا بیہ تیر

مدتاں ہویاں نظر نہ آیا کیوں سوہنا دلدار میرا
جی اکوارین شکل دکہاوی تن من جیو بلہار میرا
دیکہو سیو اس ہوندی پد لو دشمن ستسار میرا
جیون جانی قیوں توڑ نبہاوی پیت میرے غمخوار اسرا
نت تڑسیندی ہندیج جاوچے گہر آہری یار میرا

میر انشاہ میں کجہہ نہ جانا بہیکہہ پیا نوں لاج میری
روز حشر سے دامن ملاوی ہور نہیں کجہہ کار میرا

کلنگڑے پاسے لوچی خنبہ

جہہ برہنیا کی بت راکہو
یہ پتیا تم بکانو ہو رے
ساد ہو سنتا درس جا بہیرا
رین دنا موہے یاد نہارو

نرگ ٹرگ کا ست در لاگو
دو جلگتموں آسا تورے
جوگی بہوگی سب گن گاوین
ہری نیا پار او تا رو

اتم صاحب ہم واسے
کیجو کبٹ لکے نا سے
جنگم اور سناسے
محرم کہ ہرت اکاسے

میر انشاہ جو تم جیت لامگے | : | کال جم کی دہتیاں بہاگی

گاؤ نہیں بہیم پلاتے

رانجہے دلوں سانوں سچ نہ مائی عشق عقل دا ویر

ماہی کی سانوں عشق پڑہایا
سیو مائی توں مار نہ بولی

کفر اسلاموں چار او ٹہایا
جاگ پیا اج میرے جہولی

کی کعبہ کی دیر
دہر در گاہوں خیر

اکی لیناہیں کھیڑین گیں کے
ابس عشقدی ایہو چالے
میران شاہ میں ایہہ گل جاتی

وچ جا جیبڑے وو وین رکے
ماہی چاک دا بخشیے والے
رانجھے باہجون دو میں جہانین

لچار کرانگی سیر
سر میر بتیے پیر
کوئی نہ دسدا غیر

سیو لگ رہیاں دل میرے تاہنگان یار دیان

دلبر دلدا ہیت نہ دسدا
آساجن ہوئی دیر بہتیری
پاہندی پنڈت بید منگاوان
کرم کرے جے پیر اجمیری
دلبر دا اپنون عشق سناوے
ہر دم صابر پیر مناوان
میران شاہ میں نت گن گاوان

پریت لگا کے ہن کیون نسدا
جل بل ہو یان خاک دی ڈھیری
سد نجومی فال کہلاوان
سٹری قسمت جاگی میری
اوس جیہا کوئی نظر نہ آوے
رو رو دل دا حال سناوان
گور چشتی دا درسن پاوان

سلوٹی کون بنیرے
بہیں راہ اڈیکان تیری
بہیں دیکھان مٹھ بنیرے
ساجن آوے بہیڑے
بہیں ویکھاں چار چوفیرے
دور کرے دکھ میرے
جے آوے اج بہیڑے

تیریان پل چھین لگ رہیان تاہنگان ہو یار

عشق تیری کی کیتی کارے
دلوں دا حسن ازل دیاں دو مکان
تین باہجوں میری کون نبیڑے
حسن تیری نے دلنون چھلیا
سار نہیں تیری ڈھونگی سر دی
میران شاہ میں کی گن گاوان

انار ستی تیری نت دے لار
ہر صورت وچ مائے حمکان
نام خدا دے آوڑ دوہڑے
زلف کنڈل نے عالم ڈلیا
جے توں تاں بن تاں میں تر دی
ہر دم ست گور چشت دیہاوان

بسر گیا گھر بار
ایہو مجبو باندی کا
جان کران بلہا
سمجھ لیا ہینہ رٹکار
فضل تیرا در کار
او ہو میر انمخوار

میں بردی ہاں صابر پیارے نام اللہ دی سانون درس دکھاوین

شہر مدینہ کعبہ تیرا طرف تیری نت سجدہ میرا
سفنے اندر درس دکھاوین جان جاگان تا نظر نہ آوین
ان پڑی تیری گلیں دواری میری جھیتین سی لکھ تا یکہ
تیری کارن میں جوگ کمایا گل الفی تن بہوت رمایا
میر انشاہ دل موڑ مہاران کرم کرین تا ہن جہہ ماران

اٹھ لمیتی بندی دامن لاوین
او لنہاری سایان تاتر سادین
وحدت والا بینون جام پلاوین
گنج شکر والا فیض دلاوین
دامن لگیاندی اوڑ نبھاوین

میں باجہ دا ہم بردی توں باہنبڑ کلاں ناسے یار

دل مل حسیان ملدان بولی
تن من دیو جہ ڈیرا تیرا

صورت تیر بنون میں کھولی
تو لیوین کعبہ قبلہ میرا

درسن دیکھن نون مردہ
بہیں جھک جھک سجدے کردہ

واہ واہ تیریاں بے پرواہیاں کیتے توڑیں گیتے اوڑ نبھائیں
بیں سٹھیاں تیری راز نیانان ہر گنتو لے محرم رازان
میر انشاہ میں تن من واران بھیکھ میاں من موڑ مہاران

گل کوئی سر دی
بیم بے پرواہیوں دی
بیس باماری تیری دردی

تیری نام اولون جند وار شان جھب اوہین تون گلیں لا لیا

اک پریم دی تن من بھوکدی
ہوین سار نماندی آن کے
جیئوں واسطہ چشتی فرید دا
مینوں لگیاں تانگھاں تیریاں
مینوں مار سنگار نہ بھاوندا
مینوں قسم ہے ذات غفور دی

نت صابر صابر کوکدی
اوگنہار نوں گودڑی جل بکے
مینوں شوق لگا خدا دے دیدار دا
میری جیہیاں ہور بتیریاں
تیری نام دا ورد سبھاوندا
میر انشاہ غلام حضور دی

تیرے عشق میر اجی جالیا
کیہا میر بولون جیت جالیا
جگ ٹول نیرا دریا لیا
آوین مست سدا متوالیا
جو کچھ پاونا سی سوئی پالیا
میتاں نہوں تیری سنگ لالیا

کاہنوں گرد امن دا بہانہ ہو کر سرت خود ہو سیانہ
سب چھڈ دی خواہش مندی ہر گیہ بوجھ ہاں گل سمجھدی
ہو چہ کثرت گھیوں چرایا ہی نہیں اصلی دیس بھلایا ہے
جے ست گورو دی گس گاویں تون تاں سر حقیقی پاویں تون
دس کیہڑا غیر سمایا ہے ہین تیرے ہو رنہ آیا ہے
بن عاشق عشق کماویں تون جل ہیر نار معشوقی پاویں تون
میر انشاہ جو آسا تیری ہی بن ہوئی دیر بہتیری ہے

گر اپنا یار ڈھکانا ہو جنہیں نال گسے ناجانا ہو یار
گر بیت توں من موہندی وٹ ناگر زور دھگانہ ہو یار
کیوں بہرم علیو چہ پایا ہی کیہ کرلی سوچ ناوانہ ہو یار
ہو بیخود خود ہو جاویں نعل جو بجھین قول ترانہ ہو یار
بن صورت بہیت چھپایا ہی گر حکم نماز دوگانہ ہو یار
ملکہ جام شراب جو لا دین آدان ہو پی مست دیوانہ ہو یار
جھنے چشتی پیر اجمیری ہی جیں لہہ دربار جانا ہو یار

نت کسے نوں طلب نہ پیا ہندی سینے سانگ ماری نہوں یار دی

اوتھانواں لیاں قہر کمایا کیہا جام شراب پلایا
ہو بیرن فات کیھنی جاں گلی ... ٹبلو جاندی آن کے
نیل کوئی تیاوس جاوندا مینوں شہر بنہوڑ نہ بھاوندا
ہوئیں ظالماں ترس نہ آیا نیوں جاکچاوی پایا
میر انشاہ کسی کرلاوندی نت پاندیاں خبو چھپاوندی

میں ہون تی نوں جھوڑ سدھایا آہیں پاسوی بانہ اللہ دی
پھریا کیہ جو ارہ پہیان کی پھیران ہو ندیں حسن گذاردی
جاناراہ نہ کیمگراں داہتیاں حال ہی حال پکاردی
کیہا جندر الیکھ لکھایا پیندی دس نہیں ملدار دی
وچہ تھیلاندی جان تواوندی خواجہ پیر دا نام جپاوندی

اکیلی لگ رہیاں چشتی صابر دوارے تک رہیاں

سیو کلیر جاواں رو رو حال سناواں
خواجہ گنج شکر دا اوتھے فیض مدامی
چھ کنز قصوری پیندی سرفی نہ پوری

دل دا مطلب پاواں چشتی صابر دوارے
گرساں جا غلامی چشتی صابر دوارے
ہوندی خاص حضوری چشتی صابر دوارے

جاندی قسمت والے عاشق ہو منہو سے
میران شاہ بلہاری پائے وصل بلارے

بنیدی پریم پیالے چشتی صابر دوارے
لاگے نین نظارے چشتی صابر دوارے

تینوں رب کریم دا واسطہ تیری وکھو لبر پیار یا

چھوڑ اساں گھر اد یس سا یا
اوگنہار تتی دیا سا یا ان
گھول گھتی تیری اک پھیری نوں
دل دا حال سناواں کینوں
تیری کارن میں جوگ کمایا
حضرت سید میر گیٹر امی
میر انشاہ نیا گھول گھمایا

بہاگ پیئنگے جنہوں نے گل لایا
یاد کرین جد اکھیاں لایاں
بابل دی سوں نام تیرے توں
پیٹ گھنی جان گے مینوں
گل الفی تن بہوت رمسایا
مطلب پورے ہون مدامی
جو کوئی تیرے دربور آیا

گست گن ساٹوں لبار یا
آ مل سوہنیا سا ریا
دونوں جہاناں تینوں وار یا
وچہ جدا یاں مار یا
در ور الکھہ جگا لیا
تیرن لپو رتن من وار یا
ظاہر باطن تار یا

مدتاں ہیاں جند تیرے دیکھاں کد گھر آوے یار میرا
کوئی خبر نہیں کیٹری دیس گیا او ہن کس تن نوں گھیر لیا
او بد عشق انوکھی سنایا نیں ستی خواب عالم توں جگایا نیں
نا کوئی نال کر دی خبر آئی سیوڈ ہونڈ ہیری میں رہ گئی
سانوں لامکانی و سدا ہی دیکھو وچہ اجمیر دی وسدا ہی
میر انشاہ آ مین اسدی ہر دی ہاں دناں الکھہ دکھہ میں تن سوہنے گمن

سیور وز ازل دی پیت میری آ ہو اوڑ نبھاو یار میرا
سیو نت دا چھوڑ اپیش ہیا کدی آ گل لاوے یار میرا
وچہ شرت الی ہو لایا میں تینوں رس کھاوی یار میرا
آیا شہر مدینہ مخفی وچہ علی احمد نام وہاں اوے یار میرا
کتی صابر ہو ول کسدا ہی اپنا بھیت چھپا دیلا میرا
نت سوز اڈیکاں کر دی ہاں آ کی دا من لاوی یار میرا

اوہی دلبر پیارے تار سار

جاں توں تخت ہزاریوں آیا
الست بربکم نازل کیتا
واہ واہ عشق تیر یاں چھوکاں
نال ساڈے ناز کر ندا
دیکھو سیتو نہوں لگر اڈنڈا
تیر بردی ہاں عاو قدیمی
وچہ نکلدی عجب بہاراں

جھنگ سیالیں ناد بجانا
ہیر نما نید ادل کھس لیتا
کملی کیتی مورکھ لوکاں
عشرت نگر وچہ الکھ جیب رہندا
جاگ کیتا دل جاگ اساٹرا
انول کرئیے نظر کریمی
میران شاہ سب جہد دی کاراں

لائے پریم نظارے
قالو بلیٰ نروارے
لے چل تخت ہزارے
ڈھونڈاں عالم سارے
آکھو صابر دوارے
جو کوئی تن من وارے
جھتے سی لکھہ تارے

عشق نے کٹھیاں میں صورت منٹھیاں آل یار گمانی جیہے والیا

ہجر تیری نے چھیلیاں جلیاں
جگموں تو میں ہی نا کچھ میرا

کلیاں بلیاں میں ہر ہوں سلیماں
ہر منظر وچہ جلوہ تیرا

لبے گیا گھر بار گما
میں دیکھہ ہوئی بلہا

تیری یاری نے ہیں ماری
روز ازل بکان ہنڈری تیرے
آرل کہیان رمزان والے

نام خدا آوے آگر کاری
حیثیت بگر ویا اوڑ ہیڑے
عشق تیری نے کئی گھر گالے

ہیں فرما بزوار
آن دیوین دیدار
عجب تیرا اسرار

جب سون گئی موہے چھوڑ وطن سکھی سانوریا نہیں آئے

سلس نند موہی کرت ٹھٹھولی
لاڑی پل چین ہی چین نہ آئے
اک بھے مینتو کلیر جاوان
گنج شکر موہی دامن لاوین

لاج گے ماری مینتو نہ بولی
برہون اگن مورا جیارا جلاوی
صابر پیر کو مین سناوان
میر انشاہ کی دہیر بندھاوین

ایسی لگی ہوری ڈنگو لگن
موہ لیو پیا کون سو تن
چھاڑ دیو موہے کت اوگن
وار ڈاروں اپنا تن من

ہیں حاضر بندی تیریاں آرے میری سائیں:-

بانوری بھیاں نال کھ گیا لیے سیان ہیں تا باس کہڑو
ٹھیان ناز ادائری تیرے آ میرے دلدار
من موہ لیا دل کھوہ لیا ہور سکیا سب سر سے
پیا چاد وقد بیدی اندیان ہان کہیں منہ بان اوٹ نجھا
میراں شعلہ پاؤنان بہت اوکہا چتی تیری باجہ نگاہا

من اہجر تیر الدہ پاپہیر استیان جان کراں بکھا
تیری عشق نے ہوک جلائی تینوں بہل گیا گھر بار
تیر نیشانہ دے مار کے گھٹیاں میں آ لٹیاں وچ بازار
ہنیوں تیری جہیا نہیں ہور کوئی ہیر جہیاں لکھ ہزار
ادتہی ہجر تی وصل منظور نہیں جیھے عارف اندا اسرار

سیئو عین نہیں من ڈٹھیاں لدی آئی دلبر پیارا
نت فال نجوم کہلاوان کینوں دل دا حال سناوان
اسیں ہر کا سدے ڈرے سو مندے عذر نہ کردے
کدی آ تتی دیا سایاں آہن تینوں اکھیاں لایان
ہین ہا گھنہد نہاویں تیتان وسد اشہر گراوین
سیو اسد اغر سہا سوایا جن شوہ نوں سیس نوایا
سیہ گنج شکر دی جاران سب دل دا حال سناوان

کوئی جار سہاوے اوہلوں ساں نوں ویوی بال نظارا
کوئی اسدا انت نہ پاوان جنیوں بھید اعالم سارا
اوہدا اکھ دکھیں نیر دی نہوں جالیاں تن من سارا
تیری عشق نے خال رلایاں کانسوں لاوین جھبو ہمالا
کدی جبات اسانوں پاوین ہیر ترا ترا دو جگ شور پکارا
ہیتاں زہر و حرم گوایا میر الکھیا لیکھ نگاہا
میر انشاہ ہیں گھول گھماوان وسیو یار رنگہاوان ہارا

بارہ ماہ

چیت مہینہ ری سکھی پھول رہے گلزار
چڑھ ہی چیت سکھی چیت میرا حضرت عشق نے کیتا پھیرا
عشق عجب اپنا رنگ دکھلاوے ساقی ہو کر جام پلاوے
پلہ بنیا کہ سہاونہ اجی گہر ساجن آہو
ماہ مہینہ الکھ میں آئی [illegible]

ہر ہر ڈالی مست ہو بلبل کرے پکار
دلدی اندر لایا ڈیرا اُستان آن جگایا پھیرا
بیخود کرکے مست بنا کے میر انشاہ کھیر پھیر پایا وے
دھتیا من کی سب مٹی چنتا رہے دکھ کو
شوہ میر آپ شہدی [illegible]

بیچنے بکھی نہیں

اوہ ہونار سہاگن ہووے جس پیر شوہ دی رحمت ہووے

جیٹھ مہینے ری سکھی جالی تن من لوا

جیٹھ مہینے جالی ساڑی ایس عشق دی اوہ کارے
جو کوئی ست گور پورا پاوے وحدت اندر سیر کراوے

ہاڑ مہینے ری سکھی پتے پریت دی بہار

ہاڑ مہینا من چیت بہاوے پیت پرہوندی پیا ملاوے
حضرت عشق چھپایا نہ کوئی عشق ہووے تا ملدی ڈھوئی

ساون بجلی چمکدی بادل دی گھنگھور

واہ واہ ساون دی رات آئی میری لگدی ہور گوائی
ملک گئی سب جھگڑے جھیڑے میں باہر نہ شامی پھیرے

بھادوں دکھاں رے سکھی ہوندیاں دیس بدیس

بھادوں بھاہ برہوں دی بہاوے جوگی ساہدو کرد کہلاوے
پی کارن کن مندراں پائی مرنے توں پہلی مر جائیے

اسو آسا شام دی من وچ رہے قدیم

اسو آس ہر لوہ بجائی وفی انفسکم دی گت پاسے
واہ واہ چشتی کامل پیر میری آن بندھائی دھیر

کتک کر پا گور کرے سن جہان سن ہو

کتک کرپا جان گور ہوئی جب دا حجاب رہا نہ کوئی
گفت شنود دی جا نہ کائی جن بولیا ان سولی پائی

مگھر مہینے ری سکھی کریئے حمد ہزار

واہ واہ مگھر مہینا آیا گور یار رحمت دا انت نہ پایا
نقطہ عین ہمروں اٹھ جاوے اوہو عین غیر سماوے

پوہ پالا ہے پاپ دا پالی بہرم لنوا

جیڑا ہیا پوہ بہرم اٹھ جاوے پالی ہی نظر نہ آوے
جے تن سیکے ہووے لال غوید اویکھے پاک جمالی

ماگھ مہینے رے سکھی دو سر ناہیں ایک

ماگھ مہینے ایک ہی سارے دوجا انیا آپ ہی پیارے

دلتوں داغ بہرم دا دھووے میراں شوہ سنگ جاگی سونیاں ہاردے

بھاہ تن ملدا عشق دا ہجر وصل نہ کوا

ساہدو بیبی کر گئی پارے گور چشتی تیں بلہاری
بہرم وددیا آپ اٹھ جلوے میراں شوہ نظر نہ آوے

جو کوئی پاوے ذات نوں عین ذات ہو جا

باطل وہم سبھی اٹھ جاوے تا یوں شامی ملکھ کہلاوے
عشق تعل اندر کر دالوئی میراں شوہ بن ہور نہ کوئی

جیڑا برسے گھٹ شوق دی دھک اندر کھود

ظاہر باطن دی ہریالی وہم دوریدی پیت بہجالی
گلتن تن چیت نہ میری میراں شوہ اج آیا نیڑے
شامی گھر وچہ پایا گر جو گن دا بھیس

پرمی ہو تن بہوت رہاوے در شامی دی الکھ جگاوے
دم دم انہد ناد بجاوے میراں شوہ دی گت مت پاوے

نے اور اک وجود دا ناں سکوی سہیم

ابنہ ایول دریاں دوتا ئی گور چشتی نوں بہول گہمائی
رونین بھائی نیر میراں شوہ دی ہے تدبیر

ال جنم کا ہونا پاپ پن نہ کو

جو جاگت ہی سوو سوئی جو جان جیرا دی پلی نہ ہوئی
شاہ شمس جے کھل لہائی میراں شوہ نے رمز سمجھائی

بدہ بدہ میری کھو گئی ملیا دلبر یار

احد آپ ہے احمد ہو دنیا یالاہوت نوں ناسوت کہایا
خفی جلی وچ منگل گاوے میراں شوہ دل چھپانی پاوے

جیڑہ شامی دی ہے سہج سمین مل بن ہو جا

کثرت وہم اہوں جلاوے وحدت اندر سیر کراوے
جو نیٹ کھیلی سکھیاں نال میراں شوہ رنگ کر وصال

بے رنگی دی رنگ من دیکھی رنگ انیکا

دیکھو بید کتاباں جاری کل تی محیط لکا رے

پی گور نوں سمجہ نلوا نا جس جا ناتس گور توں جا نا ان
پہاگن وردن ستے سکی کہلی بہا
واہ واہ پہاگن پہاگ چاہو سنگ حل بہا یہ پایو
کیسر گمول گلال رلاواں بھر بچکاری ملی پور یاوان

چہنڈ غفلت نا ہو ہیورا میرانشوہ دا کر شکراز
رنگ پریں پہول کی چہیر کوں صبح ہدی باگ
ہر ہر جام پلایو میں میر پلا رنگ اوڈایو
راگ لبنت ترانہ گاوان میرانشوہ دا شکر مناوان

ہوری ہو رہی

کوئی نہیں اعتبار اس یار دا اوہ قدیمی بے پرواہ

اکنان ناز ادا کہاوی اکنان ہسکی درس وکہاوی
دیکہو سیو اوس شوہ دی کاری اکنان ملدا اکنان لاوی
شاہ شمس دا پوس لہاوی سر مددا سر چا کٹواوی
شاہ حسین دا قرب بدہایا کربل دیچہ قتل کرایا
دیکہو سیر کیہ دیندا ہو کہی کتی بہشتی کتی قادری ہوگی
نال ہوسنجر عون لڑایا ابراہیم حیفہ وچہ پایا
میرانشاہ کیہ الفت نہ آوی جو سر دیوی سو یو یاوے

سو یو کردا جو من بہاوے اکنان وچہ جدایاں باردا
مل مل بہندا آئی ساری بہدا بہیت نہیں دلداردا
آپ انا الحق بول سناوی شاہ منصور سولی پر چاڑہدا
قطرہ پانی توں ترسایا اہسدی اوہ نجات پکاردا
گہر گہر فیض وہیندا اس موہ کی لکہ چہپ سانگ نبیندی ماردا
زکریا آرے بیٹہ چرایا کہیہ کی اعتبار پیاردا
نہوں بلاوے تا سو غم کہاوی جیندہ ہیدی ہجر کوی ملدا

عشق اولڑیدی سانگ ولڑی جس تن لاگے سو تن جانی

بہیڑ عشقدی عاشق سہند سے
عشق کریندا ناز ادایاں
روز اڈیکاں آ نل سایاں
جہڑی نال معشوقاں ولسے
میراں شاہ جے گڑ حیت اادوی

بن سر نیاں سول نہ رہندے
یکڑ جوانی ہوک جلایاں
اوچی چڑہ کے دیاں دو ہایاں
عاشق باہجوں کوئی نہ بہالی
رمز عشقدی سو یو باوے

سولی چڑہدی ہوگ نشانی
عشق سو کہالا لوکاں بہانے
لٹیاں کرکے زور تہگانے
بہاویں ہوون لاکہ سیانے
جو لوئی اینا آپ پہچہانے

کنوں بیرغ کہان نہ دہندی نی نت دے بجہوڑے نی مارلئی

عشق دی بہاہ سینے وچہ بہڑکے
بہاک ماہی نے وردنہ کہستا
ونار عشق دی بین ول دہائی
میرانشاہ میں کلیر عساوان

سانگ ہجر دی جگر وچہ رڑکے
روندی نوں چہڈ گیا من مبتا
ول ول لٹہیاں وانگ قصائی
رو رو دل دا حال سناوان

جو لجہہ بیتی سوئی سرسہی نی
اوگہن ہار کلڑی میں رہی نی
دلدی آس دلیو چہ رہی نی
صابر پیر دا نام سیحح نی

مدتاں گذر گیاں اوین محرم یار

مہ سوف جلی لون نالنہ چلاوین
ہوتی نے ہوک جلایاں

آن اساں نوں درس کہاوین
میں تتڑی نالے گل لایاں

جان کراں بلہار
کرساں عشق ہزار

ہو گنہگار نیویں لگ لاوین
ہور نال توں ہے دار سدا
میر انشاہ چل سیس نوابیے

عہد قدیمی پیت بنہاوین
پنیٹ کینی توں گت گس لندا
حال دلاندا آکھ سنائیے

تیری ذات ستار
رووان زار و زار
صابر دے دربار

جائے کہو کوئی شام سندر نوں رس دکھن دے نانگہہ سدا
نام صابر دی بخش بے ادبی ذات تیری ہے رحمانی
مدتاں ہو بان آمل سیاپیاں آئی لباں تے جان میری
چھب مٹھڑا آویں ناتر ساویں عجب نمانی دی کچھ سجا
میر انشاہ نوں اس ملنڈی پل پل دلنوں لگ رہی ہاہے

ننددی بچھوڑی نے ہوک جلائی میں گر سجناں موکہہ دکھلا
میں عاجز دی پیت پرانی جیوں جانی تیوں اوڑ نبھا
واہ واہ تیری ناز انوکھے ہجر کتے کتے وصل تیرا
جو کچھہ بیتی نال اساڈی کسنوں آکھاں تیری سوا
تن من میں نیہہ گھول گھماواں ناپیاریاں توں گل لا

میں بردی ہاں تیری وی سجنا درس دکھا اک ویری

طلب ویکھن دی ہر دم رہندی
ہور نال توں ہے دار سدا
واہ واہ تیری ناز اوڑے
جان بنیاندی جھاک دکھائی
فانی وہدا کی بھروسا
نیٹ کمبنی اوگن ہاری
میر انشاہ جان آوی بہتیرے

چوٹ جدایاندی جند سہندی
ساتھوں دلدا بھیت نہ دسدا
جنے جانے اوس سوڑے
بھل گئی سدھ بدھ تی جیترائی
اس دنیا دا کوڑا باسا
بابل دی سوہنہ میں پوروادی
وچہ جھتاندی لاوی ڈیرے

میں ہو یاں خاک دی ڈھیری
نت ترسے جند میری
میں کررہی ڈھونڈ بہتیری
میں عشق تیری نے گھیری
جیون جو گیدی پھیری
لاج رکھیں تو میری
میں باہجہ دماندے جیری

کس کارن توں پیاری آیا ویلا یاد نہیں

ایتھے پلک جھلک دا میلا
صوفی شیخ مشائخ کہاویں
پیاسے اپنی کر پڑتا لے
علیں حقیقت من چیت لاویں
حرص طمع وچہ عمر گوائی
کی لئے آیوں کی لے جانا
جھلن جہوندی رمز پچھانی
اکھ جایئے بھیدو کاری
میر انشہ میں گھول گھمایا

بھرم بھلایا بہریں اکیلا
کر کر باتاں دل پرچاویں
ست گورو دالی رمز نرالی
اوڑک ویلے کیوں پچھتاویں
حب وطن دی آن بھلائی
چھوڑ خودی توں ہو گ سیانا
کثرت وحدت اک کر جانی
اندر باہر آپے سارے
مرشد چشتی نے دامن لایا

اپنا اصل بھلایا ویلا
الست بیت نہ پایا ویلا
تیں بن کیہڑا آیا ویلا
دم آیا نہ آیا ویلا
سو رکھ جگت کہایا ویلا
ہر لوچہ کون سمایا ویلا
نالیوں تیں شوہ پایا ویلا
تیں نظارے آیا ویلا
نال کرم سمجھایا ویلا

آہو تی تد ٹرار ہر انوالادل جہل کیدا اکھیں ساڈی نال ناز کرندو

چتراں ہو انگر گھر وچہ وڑیا ہا کسے ڈٹھرا نا ر کسی پھڑیا
ڈھونڈ کرستے تا ہو مردانہ لبھ لوسے تا ہو مستانہ
پنڈت بید گیانی ساری عالم فاضل پڑہ پڑہ ہاری
میر انشوبہ ہو ڈٹھری کاری الحق ہو موجود لکھائے

کافی

حضرت عشق توں بل بل جلوہ حسنی یار ملایا ہے
محو کیتی میں وحدت اندر کثرت توں تیت دورہیا
من میں ہیری گئی گوا چی ظاہر باطن یار رہیا
مرن جیون توں فارغ کیتی کفر اسلام دوں جیبھا نہیں
میراں شاہ ایہہ کرم کمائی خواجہ غریب النواز کیتا

جان میں گئی ماد لو چہ وڑیا صاحب بن بن بہندا
نہیلا وضو نماز دوگانہ کیتے اپنا آپ نہ رہندا
نو وس ہوئی مذہب چاری بھید کسے نہ دیندا
ملا مسئلے کر کر لٹے بن گو رکون دسیندا
بھر کے جام محبت والا کر کے ناز پلایا ہے
واہ واہ کرم احسان عشق دا دولتوں وہم ہوایا ہے
ہستی میری تھون گھول گھماواں قول قرار نبھایا ہے
دعوی جیہڑے دعوی ہوئی ایسا بھرم اٹھایا ہے
بحر عشق وچہ نال کرم دے وحدت سیر کرایا ہے

ساڈوں بھل گیاں تدبیراں پیارے لگ پیاں عشق دیاں پیڑاں

نال اساڈے لارا لایا
قسم خدا دی ہیر ناتیں برگھولی
سن ناہی تیری ہنجوں وچہ ٹلی
کسا تیر لوچہ لن سیاں رانجھا
عشق تیرے من لس کر لیتا
کرم کریں گلمبیر دا سائیاں
میرانشاہ میں تیری ہوئی

جک مکھڑا نادرس وکھایا
جے پیا یا میں منڈر ابولی
در تیرے کر آساں کھڑیاں
درین دلی دا جھنڈیا لا رانجھا
دل میرے نوں برزے کیتا
نال فضل دے پار لنگھایاں
تیں بن دوجا ہور نہ کوئی

کیوں کروا تقریراں
توں معاف کریں تقصیراں
میں جیہاں سے میراں
ہیں ہویاں حال فقیراں
جیون در زیدیاں لیراں
ہیں سے لکھ دامن گیراں
ہیں ڈٹھرا نال ضمیراں

اک پل ٹلن نہ دیندا وے سجنا عشق تیرا

بیخود مست الست بناوے
ہس عاجزوں دے دل چھیڑاوے
ظالم خونی پھرن اوارے
اکناں ہس رس یار ملاوے
میرانشاہ من میں دل دہایا

مے وحدت دا جام پلاوے
ہجر وصل دی اگ بھڑکاوے
عاشق جھوٹے گر کر لٹے
اکناں دانت جی ترساوے
وہم خودی دا بھرم اٹھایا

جد ساقی ہو بہندا وے
تن من خاک کر یندا وے
کی کی عدل کریندا وے
اک پل ساہ نہ لیندا وے
ہر دم وچہ رٹر کیندا وے

او سے سار موری ساورسرن ہر دیتی تن من لہار موری ساور یالے سار

گھڑی گھڑی پل چھین سہرا پیار ستا
باوری ہیلاں گر لینت نہ ایکہ
صابہ پیام داسی ابو کہ

تم ری ورس ہن گل نہ بہت ہی
سب سکھیں مل بھاگ رچایو
آو لہیلو میرانشاہ سنگ ہوری

بھول گیو سنسار موری ساوریا
آئی بسنت بہار موری ساوریا
آن کھڑی دربار موری ساوریا

کافی بر وزن غزل

حمد الہی صفت محمد دل دی ہے وچکار میری — پنج تن پاک دی پل پل جاواں صدقے چار یار میرے

بہشتی خاص طریق بہشتی روشن قرب کمال ہویا — گنج شکر شہزادہ رب پاواں ہیں آئی در دربار تیرے

خاص خلیفے دونوں تیرے صابر تے محبوب خدا — شاہنشاہ دو عالم دووین مالک تے مختار میرے

ظاہر باطن شرق مغرب فرد عالم تیرا فیض ہویا — پاک منزہ شیخ الاکبر مونس ہتے غمخوار میرے

نام صابر دی پاک پہیری آن فرید اسارے میرے — دیوین شوق شراب پیالا میں عاجز ملہار تیرے

جیتے برساں زہد کمایا خواجہ قطب سجان فیض اٹھایا — میں عاجز تیری روضہ آیا دلیوں ہوگ قرار میرے

پاک پتن دیا حاکم سایاں لاکھ ہزاراں دامن لایاں — ہیں ہن تیری در تے آیاں صاحب قطب مدار میرے

خاص دیوان ہے یوسف ثانی سید محمد ہے لاثانی — روشن ہوون دوہیں جہانیں حاصل سب اسرار میرے

میراں شاہ مسکین بیچارہ گنج شکر تیرا سیوں ہارا

ہن عاجز نوں دامن لاؤ طالب لاکھ ہزار تیرے

کافی

آوین وے ڈھولن درس دکھاوین — جم جم آوین سانوں گل لاوین

تیری نظارہ دی نت سک رہندی — پاہدیاں جوشیاں نیند میں پوچھیندی

نام اللہ دے ساڈی اوڑ نباوین

سن وے ڈھولن کجھے کامن پاسے — ذات صفات دسے لاڈ بولائے

برہوں دی جاپے نوں نا بہہ جلاوین

عشق تیرے وچہ جوگن ہوئی — ساہو ریئے دی لاج نا کوئی

آہن مندی آس پوجاوین

آوین وے ڈھولن کدی موڑ مہاراں — میں مرچکی بیبا لے ہن ساراں

تیدی سکیندی نوں نا ترساوین

میراں شاہ نت بندی عرض کریندی — نام صابر دا میں ہر دم لیندی

اوگن ہاری نوں دامن لاوین

کافی

آوین وے یار دیوین دیدار ہوئی نثار میں واریاں وے — موڑ مہار بہاوین یار نوں قول قرار میں اریاں

مدتاں ہویاں مکھڑا ڈٹھیاں اکھیاں نیند حرام — ہووے وصال تا ہوواں نہال کر دیکھاں حال میں واریاں

معذ مشتاقی بیت سایاں جیہیں جان توں جاوین ٹوڑ — آوین دلدار میرے غمخوار ہوئی بیمار میں واریاں جے

کیتی سانوں دس ہنڈری نا ہیں میں ڈھونڈ ہیری سب دیس — اگ جان ہیلدی ڈکھ ہزار نہ موہا نوں مار ہیں واریاں دے
کلیر والا پیر مخدوم سنیں میراں شاہ دی زار پکار — اوگن ہار رہن آئی دربار نوں چشتی سرکار ہیں واریاں دے

کافی

آدین تخت ہزار ربدیا سایاں وے — نت ترسے ہیر سیالے

آسا لبیں ناد بجایا ہینوں سُتڑی آن جگایا — جند عشق تیرے نے جالے وے نت ترسے ہیر سیالے
کر نام خدا دی ہیر ہیں ویکھن دے درسن تیرا — میری جان جدایاں جالی وے نت ترسے ہیر سیالے
جد الفوں میم سمھالے گھر گھر وچہ ہوئی خوشحالی — کہی گھجڑی رمز دکھالی وے نت ترسے ہیر سیالے
تن نورانی عجب پوشالی سر سوہے چتر لولاکی — ساری امت دا توں والی وے نت ترسے ہیر سیالے
خود نیں نظارا لایا ہے کیوں اپنا آپ چھپایا ہے — تیری شان جلال جمالی دی نت ترسے ہیر سیالے
کدی ہیڑی آ جھنڈارا ہینوں سیوین عالم سارا — تیرا کامل رتبہ عالی دی نت ترسے ہیر سیالے
میراں شاہ چل جھکہ دوارے جتبے لین مراداں سارے — ادسے فیض علی شوہ پالی دی نت ترسے ہیر سیالے

کافی

میرا ماہی آن ملاؤ سیونی ہیں ہائی ہا بجہ نہ جیواں گی

کوین کوین اسماں ماہی پایا — چار ہنلمبیں گھر مول نہ آیا

موڑ بیلی ڈھونڈن جاؤ سیو

نال کو نمال تسیں خوشیاں مانوں — عشق لگے تاں ایہہ گل جانوں

جان اپنا آپ گواؤ سیو

سن دو نا ندی طعنے سڑیا — چھڈ سہجیاں گئے جنگل وڑیا

ہن رٹھا پیر مناؤ سیو

جاؤ سیو رل کلیر دوارے — آکھو صابر پیر پیارے

خیر خزانیوں پاؤ سیو

میراں شاہ کھو ماہی میری — جم جم مجھیاں آن نکھیڑے

ہینوں لو جھڑی آن لساؤ سیو

کافی

تیرے عشق نے پیاری کیسی دھوم مچائی — جیسے پون چل آگ لگائی
پریم پون جب پرگھٹ ہوئی — انس ملایک جل مل ہوئی
واہ پیار یا تیری نین نظارے — چمکے وحدت دی چمکارے

ملکیئے چوداں طبق ہیں دوہائی

حبس تن تیرا عشق سماوے ۔ سو ہو سکھڑ الٹی لکھاوے

ست گور جنہوں رمز سمجھائے

میراں شاہ گور گیاں بچارو ۔ ہجر وصل دا وہم اتار و

ایکت جانو ہن کہیں دوج نہ کائی

کافی

سوہنا پیت لگا کی جہل گیا ئے
جاؤنی کوئی موڑ لیاوَ
بیٹھ بنیری کاگ اوڈاواں
جہوڑ اساں کہیڑا دیس بسایا
ابیسے عشق جدائی لائے
میراں شاہ ہیں اُسدی گولی

جھیج سنیہے نیناں جاس نہ آئی
جاقد ما ننتے سیس نوادَ
جے گھر آوے سوہنا ہے گل للواں
ہیں نت رو رو جرم گوایا
ہس گئے سدہ بدہ تی حیرانی
مکھوں نہ منڈرا بول ہیں بولی

نال ہتو ماندے رنگیا نے
ہٹیری کلوں ساتوں ٹل گیا نے
خبر نہیں کہیڑی ول گیا نے
تیر جدا بیدا اسل گیانی
تن من میرا جل گیانی
کر گے دلا ستوں نکل گیانی

کافی

ہیں روز سنیہے گھلدی وے ناجر لادین سمجھا

ہیں تیرے سنگ پیت جو لائی
نہ جان جدایاں سنبھل دی
عشق لتاڑ اجتول ڈہاوے
پیش نہ جاوے کجہ عقلدی
توں ساڈے وچہ دلدے بسدا
ہیں جنگل رو ہیاں بلدی
عشق تیرے وچہ لہتیا لوئی
ہیں نت دے اولانبھے جھلدی
تیں باہجوں میرا ہور نہ کوئی
قسم مینوں بابل دی
واہ واہ تیرے تانہ اولڑے
ہیں وانگ چخہ دے جلدی
نام الہ دے دامن لادین

الیوین رو رو شمر گوائی
وے ناجر لادین سمجھا
جرم کرم دی سرت بھلاوے
وے ناجر لادین سمجھا
جیکوئی دو ردو راڈا دسدا
وے ناجر لادین سمجھا
ساہو ربیئے دی لاج نہ کوئی
وے ناجر لادین سمجھا
و دہیں جہائی تیری ہوئی
وے ناجر لادین سمجھا
جس بلدا تس بہاگ سولڑے
وے ناجر لادین سمجھا
میراں شاہ دی اس پنچا دین

تانٹھو دلاں نوں وصل دی
وے ناچیز لادین سجنا

کافی

کوئی پوچھونی اندر کون لبدا
اندر باہر سبھے اوسدا
کھول کھونگٹ ساتوں بھیت نہ دسدا
کس گل توں پیا ساتھوں الکدا
دل میری نوں کھسدا

دیکھو سیو کبے ناز کریندا
اُجاں ہیں چاسان نال چلیندا
جان ہسدی نال ہسدا

ہردم رہیندا نالے رلیسا
احمد بن کے دل نوں چھلیسا
شہر مدینہ وسدا

ابے ساتوں چیٹک لایا
میراں شاہ دا دل بھرمایا
ہن کیوں ساتوں نسدا

کافی

پیا تیری دم دی خاطر ہیں
ساری جگت دی گولی
تیری میری پیت پریدی
کن فیکو نوں عشق تیر یدی
جنگ سپے وچ چولے

پہلے ساڈا دل بھرمایا
ہن کیوں اپنا آپ چھپایا
ہیں مسنڈا مول نہ بولے

توں حاکم ہیں رحمت تیری
درس دکھاویں جی اکو یری
تا سر صدقے جند گھولے

سن مائی میری اصل گواہی
نا آدم نا حوا آہی
نی جاگ پیا میری جھولے

عشق ماہی دی سار نہ لبھتی
رل مل دوتاں بدیا کیتی
ہیں پا گھڑیاندی ڈولی

میراں شاہ لکھ شکر منایا
اوچ کلیر دی رانجھن پایا
ہیں ساری دنیا ڈولے

کافی

توں گھر آویں کملی دیا سایاں ڈے
رات دسنے تیرا پندہ ہیں اوڈیکاں
یار سٹے وی تیرے ترت دی مجبور سے
دل مل سیاں لادن لیکاں

پریم تیری نے جگ دہمان بایان وے

توڑ نہ یارا پیت پرانی ۔ عشق تیرے وچہ ہوئی دیوانی

اوڑ بہاوین جوین اکھیان لایان وے

مدتان ہویان سول نہ آیا ۔ برہوں مینون بہوک جلایا

موڑ مہاران ہوئی کسال سدایان وے

عشق تیرے وچہ تن من جالیا ۔ درس دکہاوین کدی کلمیر والا

مین اوگن ہاری تیرے دوارے آیان وے

مین تیری نت تانگہہ ستایان ۔ امیران شاہ نون آل ستایان

نام تیرے آون مین کہول کہایان وے

تمت

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا از تصانیف مولوی کریم بخش صاحب تخلص تاجر کتب لاہور کشمیری بازار

چہپی کتاب یہ اقدس بصحت الکلام ۔ کلام زاہد و صالح جو ہے ولی الہند

تو فکر سال طبع کے ہوئی بدر کو بہی ۔ پکارا ہاتف کلیات مرزنش اہند

اطلاع

چونکہ کتاب ہذا یعنی کلیات میرانشاہ حصہ اول و دوم
کا حق تصنیف حضرت میران شاہ صاحب مدظلہ العالی مصنف کلیات
سے مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب شہر جالندہر کو حاصل تھا
اور بعد حاصل کرنے حق کاپی رائیٹ کے بموجب ایکٹ ۲۵ ؁۱۸۶۷ء
مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب جالندہر نے اپنے نام اس کتاب
کی رجسٹری بھی کرائی تھی اب مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب شہر
جالندہر سے کتاب مذکور کا حق کاپی رائیٹ ہمنے خرید کر لیا ہے
اور رجسٹری دوبارہ اپنے نام کرائی ہی لہذا بخدمت جملہ تاجران کتب
و اہل مطابع التماس ہے کہ کوئی صاحب اس کتاب کے چھاپنے کا
قصد نکرے جسقدر نسخے درکار ہون ہمسے خرید ین۔

المشتہر

حاجی چراغ الدین سراج الدین تاجران کتب لاہور بازار کشمیری